

# کتاب الدعاء



پروفیسر مفتی  
مذہب الرحمن

وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ

اور تمہارے رب نے فرمایا: تم مجھ سے دعا کرو،  
میں تمہاری دعا کو قبول فرماؤں گا، (الْهُؤْمِنْ: 60)

## کِتَابُ الدُّعَاءِ

قرآن وحدیث میں منقول دعاؤں کا مجموعہ

مفتی منیب الرحمن

ضیاء القرآن پبلی کیشنز



جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب	:	کتاب الدعاء
مصنف	:	پروفیسر مفتی منیب الرحمن
کمپوزنگ	:	مولانا حافظ محمد جمشید ہاشمی
تخریج و ترقیم احادیث و اضافات:	:	مولانا مختیار علی نعیمی
تصحیح	:	مولانا ابرار احمد قادری
اشاعت سوم	:	
تعداد	:	
صفحات	:	

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

## عرضِ مدعا

دعا عبادت ہے، دعا جوہر عبادت ہے اور دعا مومن کا ہتھیار ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جا بجا دعا کی تلقین فرمائی ہے، کلمات دعا ذکر فرمائے ہیں اور قبولیت دعا کا وعدہ فرمایا ہے۔ اسی طرح دعا انبیائے کرام و رسل عظام علیہم السلام کا شعار ہے اور قرآن کریم میں انبیائے کرام کی دعائیں مذکور ہیں۔

حدیث پاک میں ہے: ”دعا قضا کو ٹال دیتی ہے“، دعا قضا کی ضد نہیں ہے، بلکہ دعا تقدیر کا حصہ ہے اور مقاصد خیر کے حصول کے لیے جس طرح دنیاوی اسباب ہوتے ہیں، اسی طرح روحانی اسباب بھی ہوتے ہیں۔ اسباب یقیناً کسی نہ کسی درجے میں مؤثر ہوتے ہیں، لیکن مؤثر بالذات نہیں ہوتے، ان کی تاثیر مشیت الہی پر موقوف ہوتی ہے، اسی طرح دعا بھی منجملہ اسباب میں سے ہے اور اُس کا نتیجہ کب ملے گا، کیسے ملے گا، کوئی مراد برآئے گی یا کوئی بلا ٹلے گی یا آخرت کے لیے ذخیرہ ہو جائے گی، یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اُس کی مشیت پر موقوف ہے۔

دعا تَجَر و نیاز، بندے کی بے بسی اور بے بسی کی مظہر ہے، یہ اللہ تعالیٰ سے بندے کا براہ راست ربط ہے، جب بندہ دعا مانگتا ہے تو اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی حضوری اور اس کے دربار کی حاضری میں محسوس کرتا ہے، یہ ایک طرح سے عبد اور معبود، خالق اور مخلوق اور بندے اور رب کے درمیان تعلق، امید اور آس کی مظہر ہے۔ بندے کو دعا مانگتے رہنا چاہیے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”اور تمہارے رب نے فرمایا: (اے میرے بندو!) تم مجھ سے دعا کرو، میں تمہاری دعا قبول فرماؤں گا، بے شک جو جو میری عبادت سے ازراہ تکبر اعراض کرتے ہیں، وہ عنقریب ذلیل و رسوا ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے، (المؤمن: 60)۔“

پس ہمیں بھی دعا کو اپنا شعار بنانا چاہیے، ہم نے اس کتاب میں قرآن و حدیث سے مسنون دعاؤں کو جمع کیا ہے، یہ دعائیں اللہ کی تعلیم فرمودہ ہیں اور اس کے انبیائے کرام علیہم السلام خاص طور پر خاتم النبیین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر جاری

ہوئی ہیں، اس لیے ان کی برکات مسلم ہیں۔ قرآن وحدیث میں منقول تقریباً سب دعائیں اس کتاب میں شامل کر دی گئی ہیں، اگر بعد میں کوئی اور دعا بھی نظر سے گزری تو ان شاء اللہ العزیز! آئندہ اشاعت میں اُسے بھی شامل کر دیا جائے گا۔

مادہ پرست منکرین دعا بلکہ دعا کا استہزاء کرنے والوں کا مدلل رد بھی اس کتاب میں شامل ہے، کتاب میں آداب دعا بھی بیان کیے گئے ہیں اور دعا کے قبول نہ ہونے کے اسباب بھی درج ہیں، ان تمام چیزوں کو دعا کے وقت پیش نظر رکھنا چاہیے، قبولیت دعا کے اوقات اور مقامات کی بھی نشاندہی کی گئی ہے، نیز چونکہ یہ قرآنی دعائیں ہیں اور مسنون دعائیں ہیں، اس لیے ان کے لیے کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے، جب بھی توفیق ہو، دعا مانگتے رہیں، مختلف حاجات اور مواقع کے لیے دعائیں درج ہیں، آپ جب بھی دعا کریں، راقم الحروف کو بھی ضرور یاد فرمائیں، اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مکرم ﷺ کے طفیل ہمیں مستجاب الدعوات بنائے، وَمَا ذَلِكْ عَلَى اللَّهِ بَعِزٌّ۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى إِحْسَانِهِ! اس کتاب کا پہلا ایڈیشن جلد ختم ہو گیا، اس دوران ایک صاحب خیر نے اپنی طرف سے عالی شان معیار پر ایک مکمل ایڈیشن شائع کر کے تقسیم کیا اور اب یہ تیسرا ایڈیشن آپ کے ہاتھوں میں ہے، یہ ایڈیشن تصحیح اور نظر ثانی کے بعد شائع کیا گیا ہے اور آخر میں چند مجرب اور مستجاب وظائف کا اضافہ بھی ہے، میں اس کتاب کی مقبولیت پر اللہ تعالیٰ کے حضور شکر گزار ہوں۔

”کِتَابُ الدُّعَاءِ“ کی ترتیب وتسوید اور حوالہ جات کی تخریج میں ریسرچ اسکالر علامہ بختیار علی زید مَجْدُ کا گراں قدر علمی تعاون شامل حال رہا ہے، میں ان کا شکر گزار ہوں اور مستقبل میں اُن کی ترقی کے لیے دست بدعا ہوں، علامہ صاحب کا پی ایچ۔ ڈی کا مقالہ زیر تکمیل ہے، اُس کی جلد تکمیل کے لیے بھی دعا گو ہوں۔

آپ سب کی دعاؤں کا طلب گار:

28 جنوری 2021ء

مفتی منیب الرحمن

## انتساب

إِمَامُ الْأَنْبِيَاءِ، سَيِّدُ الرُّسُلِ، رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ،  
خَاتِمُ النَّبِيِّينَ، مَنْ لِّلَّهِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ، سَيِّدُنَا

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

کی مزدلفہ میں آخرِ شب کی اُس دعائے مستجاب کے  
نام کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے گناہگارِ امت کے  
حق میں آپ ﷺ سے دعا کی قبولیت کا وعدہ  
فرمایا، یہاں تک کہ حقوق العباد سے بھی نجات کی  
امید دلائی۔

یکے از غلامانِ مصطفیٰ:

منیب الرحمن

## مشمولات

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
	عرضِ مدعا	
	انتساب	
	دعا کا معنی و مفہوم	
	دعا کی تاثیر کے متعلق مذاہب	
	منکرین دعا کا رد اور ان کے اعتراضات کے جوابات	
	دعا کے فضائل	
	دعا عینِ عبادت ہے	
	دعا رد کرنے سے اللہ حیا فرماتا ہے	
	دعا مومن کا ہتھیار ہے	
	دعا روزی اور عمر میں برکت کا باعث ہوتی ہے	
	دعا ہلاکت سے بچاتی ہے	
	دعا اللہ کے حضور تکریم کا سبب ہے	
	دعا نہ کرنا غضبِ الہی کا باعث ہے	
	دعا کے آداب	
	آغازِ دعا میں اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا	
	دعا بکثرت مانگنی چاہیے	



	دعا گڑ گڑا کر مانگنی چاہیے	
	ہر مراد اللہ سے مانگنی چاہیے	
	دعا میں اخلاص ضروری ہے	
	قبلہ رو ہو کر ہاتھوں کو اٹھا کر دعا کرنا	
	ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے دعا مانگنا	
	آواز پست رکھنا کہ نہ چیخ و پکار ہو اور نہ ایسا کہ بالکل ہونٹ بھی نہ ملیں	
	دعا میں قافیہ بندی نہ کرے	
	با وضو ہو کر دعا مانگنا	
	رغبت اور خوف کے ساتھ دعا کرنا	
	عجز و انکسار، خشوع اور خضوع کے ساتھ دعا کرنا	
	قبولیت کا یقین ہونا اور عزم کے ساتھ مانگنا	
	دعا کو تین بار دہرانا	
	خوشی اور مصیبت میں دعا مانگنا	
	اسمائے حسنی کے وسیلے سے مانگنا	
	دعا میں اپنے گناہوں اور اللہ کی نعمتوں کا اعتراف کرنا	
	دعا مانگتے ہوئے جامع دعاؤں کو اختیار کرنا	
	امام صرف اپنے لیے دعا نہ کرے	
	اللہ کی رحمت کو محدود نہ کرنا	
	آمین پر دعا کو ختم کرنا	

	دعا کے بعد ہاتھوں کو چہرے پر پھیرنا	
	دعا میں رونا	
	اللہ کی بارگاہ میں عاجزی اور انکساری کرنا اور اللہ سے اپنی مصیبت، ضعف اور تنگی کی فریاد کرنا	
	دعا کا آغاز خود سے کرنا	
	دعا میں حد سے تجاوز نہ کرنا	
	دعا کی قبولیت کی صورتیں	
	دعا بجائے خود قبولیت کی علامت ہے	
	دعاؤں کے قبول نہ ہونے کے اسباب	
	دعاؤں میں اخلاص کا نہ ہونا	
	دعا قبول نہ کرنے میں اللہ تعالیٰ کی حکمت	
	کھانا پینا حرام کا ہو	
	دعا کے قبول ہونے میں جلد بازی سے کام لینا	
	امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرنا	
	دعا میں عزم اور وثوق کا نہ ہونا	
	غافل دل سے دعا کرنا	
	اللہ تعالیٰ سے نیک گمان نہ رکھنا	
	دعا کے ساتھ عملی کوششوں کا نہ ہونا	
	بعض گناہ قبولیت دعا میں مانع ہیں	
	اوقات و احوال قبولیت دعا	

	یوم عرفہ	
	رمضان میں دعا	
	افطار کے وقت	
	جمعہ کے دن یا رات میں دعا	
	وقت سحر میں دعا	
	اذان کے وقت اور اذان و اقامت کے درمیان	
	روزہ دار، عادل حکمران اور مظلوم کی دعا	
	حالت سجدہ میں دعا	
	لیلۃ القدر میں پڑھی جانے والی دعا	
	رات کا درمیانی حصہ	
	فرض نمازوں کے بعد	
	بارش کے وقت	
	تلبیہ سے فراغت کے بعد	
	رات کے خاص حصے میں	
	جمعے کا خاص وقت	
	آب زم زم پیتے وقت	
	سجدہ کرتے وقت	
	مسلمان بھائی کے لیے اس کی غیاب (پٹیٹھ پیچھے) میں دعا	
	رات کو نیند سے بیدار ہوتے وقت	
	لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ پڑھتے وقت	

	یہ دعا پڑھتے وقت	
	رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہتے وقت	
	آمین کہتے وقت	
	وضو کے بعد	
	مجلس ذکر کے وقت	
	مرغ کی آواز کے وقت	
	دعا میں وسیلہ پیش کرنا	
	اللہ تعالیٰ کے اسمائے مبارکہ میں سے کسی اسم یا اس کی صفات میں سے کسی صفت کا وسیلہ	
	اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتے وقت اپنے نیک اعمال کا وسیلہ پیش کرنا	
	دعا میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کسی نیک آدمی کا وسیلہ پیش کرنا یا نیک آدمی سے دعا کرانا	
	اسمائے الحسنیٰ کے وسیلے سے دعا کرانا	
	دعا سے متعلق اقوالِ سلف	
	مستجاب الدعوات لوگ (جن لوگوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں)	
	دعائے مجبور	
	مظلوم کی دعا	
	باپ کی دعا اولاد کے لیے	

	مسافر کی دعا	
	حج اور عمرہ کرنے والے کی دعا	
	مجاہد کی دعا	
	بیمار کی دعا	
	روزہ دار کی دعا	
	عادل امام (حکمران) کی دعا	
	ماں باپ کے حق میں نیک اولاد کی دعا	
	والدین کے ساتھ نیکی کرنے والے کی دعا	
	وہ مقامات جہاں قبولیت دعا کی امید زیادہ ہے	
	کعبہ شریف کے اندر	
	رکن یمانی، مقام ابراہیم اور صفا و مروہ میں دعا کرنا	
	میدان عرفات میں	
	جمرات کے پاس	
	منیٰ میں	
	تلبیہ کے بعد	
	رکن یمانی اور حجر اسود کے پاس	
	قرآنی دعائیں، چہل رَبَّنَا	
	ہر آفت، ضرر اور شر سے محفوظ رہنے کی دعائیں	
	صبح و شام پڑھی جانے والی دعائیں	
	مختلف اوقات و امور کے لیے پڑھی جانے والی مسنون دعائیں	



	سوتے وقت قرآن پاک کی کوئی بھی سورت پڑھنا	
	سوتے وقت سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھنا	
	سوتے وقت سورۃ الکافرون پڑھنا	
	رات کو نیند نہ آئے تو یہ دعا پڑھے	
	رات کو اٹھنے کے وقت کی دعائیں	
	تہجد سے پہلے کی دعا	
	دعاۓ شب	
	تہجد سے فارغ ہونے کے بعد کی دعا	
	نیند سے بیدار ہوتے وقت اور صبح کی دعائیں	
	شیطان کے شر سے محفوظ رہنے کی دعا	
	بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعائیں	
	بیت الخلاء سے باہر نکلنے کے وقت کی دعا	
	مسجد میں داخل ہونے کی دعائیں	
	مسجد سے باہر نکلنے کی دعائیں	
	وضو کی دعائیں	
	اعضائے وضو دھونے کے متعلق سلف صالحین سے منقول دعائیں	
	وضو کے شروع میں یہ دعا پڑھے	
	استنجا کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے	
	کلی کرتے وقت یہ دعا پڑھے	
	ناک میں پانی ڈالتے وقت یہ دعا پڑھے	

	چہرہ دھوتے وقت یہ دعا پڑھے	
	دایاں ہاتھ دھوتے وقت یہ دعا پڑھے	
	بایاں ہاتھ دھوتے وقت یہ دعا پڑھے	
	سر کا مسح کرتے وقت یہ دعا پڑھے	
	کانوں کا مسح کرتے وقت یہ دعا پڑھے	
	دونوں پاؤں دھوتے وقت یہ دعا پڑھے	
	اس کے بعد آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ دعا پڑھے	
	وضو کے بعد یہ دعا پڑھے	
	کھانے کے آداب و دعائیں	
	کھانا کھانے سے پہلے یہ دعا پڑھیں	
	بیمار کو شریک طعام کرے تو یہ دعا پڑھے	
	کھانا کھانے کے بعد کی دعائیں	
	کھانے میں برکت کی دعا	
	دودھ میں برکت کی دعا	
	میزبان کے لیے برکت کی دعا	
	نیالباس پہنتے وقت کی دعا	
	کسی کے نئے کپڑے دیکھ کر دعا دینا	
	بیت الخلا میں کپڑے بدلنے یا اتارنے سے پہلے پڑھے	
	مجلس کی غلطیوں کا کفارہ	
	بازار میں داخل ہونے کی دعا	

	کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھی جانے والی دعا	
	گھر میں داخل ہونے کی دعا	
	گھر والوں کو سلام کرے	
	گھر سے باہر نکلنے کی دعا	
	نماز کے لیے نکلتے وقت دعا	
	روزہ افطار کرتے وقت کی دعائیں	
	جس کے ہاں افطار کرے اس کے لیے دعا	
	نکاح کے متعلق	
	خطبہ نکاح	
	شادی والے کو برکت کی دعا	
	شب زفاف کی دعا	
	بیوی سے قربت سے پہلے کی دعا	
	بچوں کو نظر بد سے بچانے کی دعا	
	غصہ دور کرنے کی دعا	
	آداب سفر و وداع	
	سفر کی دعائیں	
	جب سفر کا قصد کرے	
	کسی کو وداع کرتے وقت	
	لشکر کو رخصت کرتے وقت کی دعا	
	سفر پر جانے والے کو نصیحت اور دعا	

	بلندی پر چڑھتے وقت	
	جب کسی شہر میں داخل ہونا ہو تو دیکھتے ہی یہ دعا پڑھے	
	سفر میں رات ہو جائے	
	سفر میں سحر کے وقت پڑھے	
	کسی سے خوف ہو تو یہ دعا پڑھیں	
	دشمن کے خوف کے وقت	
	سفر سے واپسی کی دعا	
	دفع غم کے لیے ماثورہ دعائیں	
	عافیت کی دعا	
	غم اور پریشانی دور کرنے کے لیے	
	کسی بھی طاقتور کے شر سے بچنے کے لیے	
	مصیبت غم اور پریشانی کے وقت یہ دعا پڑھے	
	ہر قسم کی دشواری اور فقر کو دور کرنے والی دعا	
	مصیبت زدہ کی دعا	
	قبولیت کی ضامن دعا	
	کوئی فوت ہو جائے تو پسماندگان یہ دعا پڑھیں	
	کسی بادشاہ یا طاقت والے ظالم کے شر کا خوف ہو تو یہ دعا پڑھے	
	شیطانوں اور جنات کے شر سے حفاظت کے لیے	
	صلاة حاجت کے بعد دعا	
	نبی کریم ﷺ کے وسیلے سے دعائے حاجت	

	جس کو قرآن یاد رکھنے میں دشواری ہو	
	توبہ کرنے کا طریقہ	
	بارش کی دعائیں	
	آندھی دیکھ کر یہ دعا پڑھے	
	بارش کی زیادتی اور اس کے نقصان سے بچنے اور اسے روکنے کی دعا	
	جب گرج چمک ہو تو یہ دعا پڑھے	
	نیا چاند دیکھنے کی دعائیں	
	آئینہ دیکھنے کی دعا	
	چھینک آنے پر دعا	
	چھینک کا جواب	
	سلام کا طریقہ اور اس کی فضیلت	
	سلام کے مسنون الفاظ	
	گھر والوں کو سلام کرنے کے مسنون الفاظ	
	جب کسی مسلمان بھائی سے ملے	
	اہل قبور کو سلام کرنے کے مسنون الفاظ	
	جس کو اندیشہ ہو کہ اس کی نظر کسی کو لگ سکتی ہے، اس کے لیے دعائے برکت	
	جس کے پاس صدقہ کے لیے کچھ نہ ہو، وہ درود پڑھے	
	کوئی مسکرائے یا ہنستے تو اس کو یہ دعا دے	



	مسلمان بھائی سے محبت کا اظہار اور جوابِ محبت	
	نیکی کرنے والے کے لیے دعا	
	کوئی نیکی کرے یا مال کی پیشکش کرے	
	قرض کی ادائیگی کے وقت	
	قرض خواہ کی دعا قرض دار کے لیے	
	غربت، فقر اور قرض کا علاج	
	ادائے قرض کے لیے ایک نایاب نسخہ	
	گھر کے کام کاج سے تھکاوٹ کا علاج اور خادم کا نعم البدل	
	شیطان کے وساوس اور شر سے نجات کے لیے	
	پریشانی اور رنجیدگی کے وقت	
	شہر، اس کے پھلوں اور اس کے وزن کے پیمانوں کے لیے دعا	
	گمشدہ چیز کی بازیابی کی دعا	
	سفر میں کوئی بھٹکے تو یہ پڑھے	
	بدفالی سے بچنے کی دعا	
	نظر لگے تو یہ دعا پڑھے	
	جانور کو نظر لگے (انسانوں پر بھی پڑھ سکتے ہیں)	
	دیوانے پن کا علاج	
	سورۃ الفاتحہ	
	کالے کا علاج	
	گردے کی پتھری اور پیشاب کے امراض کا علاج	

	داد، زخم یا پھوڑا ہو تو یہ دعا پڑھے	
	درد کے لیے	
	بخار کا علاج	
	بیمار کے لیے عیادت کے وقت دعا	
	شہادت اور مدینے میں موت کی دعا کرنا	
	وفات کے وقت کی دعائیں	
	سکرات موت میں آسانی کی دعا	
	مرنے والے کو موت کے وقت تلقین	
	میت کے لواحقین یہ دعا پڑھیں	
	اس دعا کو میت کے علاوہ عام مصیبت میں بھی پڑھ سکتے ہیں	
	کلمات تعزیت	
	مسلمان کی مسلمان سے تعزیت	
	کافر کی مسلمان سے تعزیت	
	مسلمان کی کافر سے تعزیت	
	کافر کی کافر سے تعزیت	
	فوت ہونے والوں کے لیے یہ دعائیں کرے	
	نماز جنازہ کے بعد کی دعائیں	
	قبر میں رکھتے وقت کی دعائیں	
	دفن میت کے بعد اس کے لیے ثابت قدمی کی دعا	
	استعاذہ (شر سے پناہ مانگنے) کی دعائیں	

	نفع نہ دینے والے علم اور نہ ڈرنے والے دل سے پناہ	
	بزدلی اور بخل سے پناہ	
	بدبختی، مصیبت اور دشمنوں کی خوشی سے پناہ	
	سننے، دیکھنے، بولنے، سوچنے اور شہوات کے شر سے پناہ	
	بڑھاپے اور بری عمر سے پناہ	
	غم اور پریشانی سے پناہ	
	عجز اور سستی سے پناہ	
	فقر، رزق کی کمی، ذلت اور ظالم و مظلوم بننے سے پناہ	
	قبر کے فتنے عذاب اور غمی کے فتنے سے پناہ	
	بھوک اور خیانت سے پناہ	
	بدبختی، نفاق اور برے اخلاق سے پناہ	
	کفر اور قرض سے پناہ	
	ادائے قرض، سماعت و بصارت اور قوت کو نفع مند بنانے کی دعا	
	جنون، جذام، برص اور لاعلاج بیماریوں سے پناہ	
	معوز تان کا پڑھنا	
	سورة الفلق	
	سورة الناس	
	سفر کی مشکلات اور واپسی کی فکر و پریشانی سے پناہ	
	برے ہمسائے کے شر سے پناہ	
	انسانوں کے غلبے سے پناہ	

	دجال کے فتنے سے پناہ	
	انسی جنی شیاطین کے شر سے پناہ	
	کاموں کے منتشر ہونے اور وبائی امراض سے پناہ	
	جہنم کی گرمی سے پناہ: اپنے کیے ہوئے برے اعمال کے شر سے پناہ	
	کردہ و ناکردہ اعمال کے شر سے	
	حسٹ (دھنسائے جانے) سے	
	اونچائی سے گر پڑنے، دیوار کے نیچے دب جانے، ڈوب جانے اور جل جانے سے پناہ کی دعا	
	اللہ کے عذاب اور ناراضی سے پناہ	
	قیامت کے دن کھڑے ہونے کی پریشانی سے پناہ	
	تمام خیر اور بھلائی مانگنے اور تمام برائیوں سے پناہ کی جامع دعا	
	جہنم کی وادی جب الحزن سے پناہ	
	شیطان کے تکبر، مجنون بنانے اور شر سے پناہ	
	شک کے بعد یقین اور شیطان کی مقارنت سے پناہ	
	برے اخلاق و اعمال اور خواہشات سے پناہ	
	زوال نعمت، عافیت کے بدلنے اور ہر قسم کے عذاب سے پناہ	
	گمراہی سے پناہ	
	کسی اور کے لیے برکت کی دعا	
	اللہ تعالیٰ سے بھلائی مانگنا	

	طلب مغفرت کی دعا	
	ہدایت تقویٰ پاکدامنی اور غنی کی دعا	
	اللہ تعالیٰ کی محبت کی دعا	
	لیلۃ القدر کی دعا	
	ظاہر اور باطن کی پاکیزگی اور نیک اولاد کی دعا	
	اس دعا کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں	
	علم نافع اور اس میں اضافے کی دعا	
	رزق میں برکت اور غناء نفس کی دعا	
	شکر گزار اور ذکر کرنے والا اور فرماں بردار بننے کی دعا	
	اعضاء کی سلامتی اور برکت اور ظالم پر مدد کی دعا	
	ایمان، صبر، شکر غنی اور پاک دامنی کی دعا	
	عذاب سے پناہ، مغفرت اور رزق کی دعا	
	حکومت راشدہ کی دعا	
	امت محمد کے ساتھ احسان کرنے والوں کے لیے دعا	
	امت محمد کی اصلاح جس پر موقوف ہو، اس کی دعا	
	موت اور زندگی میں سے جو اچھا ہو، اس کی دعا	
	مغفرت کی جامع دعا	
	قوت، عزت اور رزق کی دعا	
	ثابت قدمی، ہدایت، شکر، سلامتی دل اور سچی زبان کے لیے دعا	
	دین میں مصیبت، دنیا کی محبت اور ظالم کے تسلط سے پناہ کی دعا	



	جو قسمت میں نہیں، اس کی مشقت سے بچنے اور جو مقدر میں ہے، اس میں آسانی اور صلاحیت مانگنے کی دعا	
	دشمن کے خلاف مدد مانگنے کی دعا	
	اتفاق و اتحاد مانگنے، فواحش اور بے حیائیوں سے بچنے اور آنکھ، کان، دل اور اہل و عیال میں برکت کی دعا	
	دل میں ہدایت ڈالنے اور نفس کے شر سے بچنے کی دعا	
	اللہ کے دیے ہوئے رزق پر قناعت اور اس میں برکت اور حفاظت کی دعا	
	قدیم وجدید اور ظاہر و پوشیدہ گناہوں کی مغفرت کی دعا	
	اعمال خیر کے کرنے، اعمال شر کے ترک کرنے، مساکین سے محبت کرنے والوں اور محبت کا سبب بننے والے عمل کی دعا	
	دین دنیا، مال اور اہل میں عافیت، پردے، امن اور حفاظت کی دعا	
	صحت اور اچھے اخلاق ایمان کی حالت میں مانگنے کی دعا	
	تمام کاموں کے انجام کے اچھا ہونے اور دنیا کی ذلت اور آخرت کے عذاب سے بچنے کی دعا	
	خیر کی جامع دعا	
	اسلام پر قائم رہنے، دشمنوں کے خوش ہونے سے بچنے اور خیر کے سوال اور شر سے پناہ کی دعا	
	مغفرت، غنیمت، سلامتی اور جنت کی دعا	
	ایمان کامل، نہ ختم ہونے والی نعمت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جنت میں رفاقت کی دعا	

	رزق میں وسعت اور سعادت کی دعا (اس کو دعائے نصف شعبان بھی کہتے ہیں)	
	ہر قسم کی آفات سے حفاظت کی دعا	
	ذکر، شکر اور حسن عبادت پر مدد کی دعا	
	بڑھاپے میں وسیع رزق کی دعا	
	عرش کے خزانوں کا ہدیہ	
	خاتمہ بالخیر اور آخری عمر کے اچھا ہونے کی دعا	
	دعائے حاجات	
	دعائے ثبات	
	قضاء پر راضی ہونے اور دیدار و لقاء خداوندی مانگنے کی دعا	
	اپنے لیے اور اپنے احباب کے لیے غنی (بے نیازی) مانگنے کی دعا	
	شاکر، صابر، اپنی نظر میں چھوٹا اور دوسروں کی نظر میں بڑا بنادینے کی دعا	
	دین دنیا و آخرت میں برکت اور زندگی و موت میں اچھائی کی دعا	
	زمین (اپنے ملک) کے لیے برکت کی دعا	
	دعا کی قبولیت پر اللہ کا شکر	
	سحر، نظر اور شیاطین کے شر سے حفاظت کے لیے	
	سحر سے حفاظت کی دعائیں	
	سورۃ الفاتحہ	
	آیہ الکرسی پڑھنا	

	چار قل	
	سورة البقرہ کی آخری آیات	
	سورة اعراف اور سورة طہ کی آیات	
	سورة الحشر کی آیات	
	سورة الانشراح	
	ہر قسم کے وائرس اور وبائی بیماریوں سے حفاظت کے لیے ماثورہ دعائیں	
	صلوٰۃ حاجات	
	حفاظت کا عمل	

## دعا کا معنی و مفہوم

علامہ مرتضیٰ زبیدی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

”الدُّعَاءُ بِالضَّمِّ مَبْدُودٌ: الرِّغْبَةُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى فَيَا عُنْدَكَ مِنَ الْخَيْرِ وَالْإِبْتِهَالُ إِلَيْهِ بِالسُّؤَالِ، وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالَى: ”ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً“۔

ترجمہ: ”دُعاء (دال پر پیش اور الف پر مد کے ساتھ) کے معنی ہیں: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے خیر حاصل کرنے کے لیے اس کی طرف رغبت کرنا اور خوب گڑگڑا کر سوال کرنا، اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”اپنے رب کو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے پکارو“۔

(تاج العروس، الدُّعَاء، ج: 38، ص: 46)

علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

”قَالَ النَّوَوِيُّ: أَصْلُ الدُّعَاءِ الْبِدَاءُ وَالِاسْتِعَاثَةُ، فَفِي الْجَامِعِ: سُئِلَ ثَعْلَبٌ عَنْهُ، فَقَالَ: هُوَ الْبِدَاءُ وَيُقَالُ: دَعَا اللَّهُ فُلَانٌ بِدَعْوَةٍ فَاسْتَجَابَ لَهُ، وَقَالَ ابْنُ سَيِّدٍ: هُوَ الرِّغْبَةُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى، الدُّعَاءُ: الْغَوْثُ وَقَدْ دَعَا أَيْ اسْتَعَاثَ، قَالَ تَعَالَى: ”ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ“۔

ترجمہ: ”امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دعا کے اصل معنی ہیں: ”پکارنا اور مدد مانگنا“۔ ”الْجَامِعُ“ میں ہے: ثعلب سے دعا کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا: دعا پکارنا ہے، کہا جاتا ہے: فلاں نے اللہ سے دعا کی تو اللہ نے اس کی دعا قبول کی اور ابوالحسن علی ابن سید نے کہا: دعا کا معنی ہے: (حاجت روائی کے لیے) اللہ تعالیٰ کی طرف مائل ہونا۔ دعا کے معنی ہیں: مدد مانگنا، فریاد کرنا (کہا جاتا ہے: اس نے دعا کی یعنی مدد مانگی، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: مجھ سے مانگو، میں) تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا“۔

(عُنْدَ الْقَارِئِ: ج: 1، ص: 196)

علامہ حافظ ابی سلیمان احمد بن محمد الخطابی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

”وَمَعْنَى الدُّعَاءِ: اسْتِئْذَانُ الْعَبْدِ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْعِيبَانِيَّةَ وَاسْتِئْذَانُ الْإِلَهِ الْبَعُونُ“۔

ترجمہ: ”اور دعا کا معنی ہے: بندے کا اپنے رب عزوجل سے نظرِ کرم اور مدد کا سوال کرنا، کیونکہ وہی مددگار ہے، (شأن الدعاء: ج: 1، ص: 4)۔

دعا کی حقیقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی عاجزی، کمزوری، بے بسی اور محتاجی کا اظہار اور اپنے رب کی عظمت، بڑائی اور بزرگی کا اعتراف ہے۔ بندہ جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلاتا ہے تو اپنی عبودیت، تہی دامن اور رب کے جود و کرم اور عطا کا امیدوار ہونے کا اظہار کرتا ہے، عبودیت کے اس اظہار کو نبی اکرم ﷺ نے حدیث میں اس طرح بیان فرمایا ہے:

”الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ“، دعا عبادت ہی ہے، (ترمذی: 2669) ”اور دعا کو عبادت قرار دینے کا مطلب ہے: ”دعا عبادت میں سب سے افضل عبادت ہے“، جیسا کہ حدیث مبارک میں ہے: ”الْحَبْثُ عَمَفَةً“ حج عرفہ ہے، (ترمذی: 889) ”یعنی وقوف عرفہ حج کا رکنِ اعظم ہے اور جس نے وقوف عرفہ کو پالیا تو اس کا حج فوت ہونے سے محفوظ ہو گیا، حالانکہ حج کے اور بھی ارکان ہیں اور ہر ایک کی اپنی جگہ اہمیت ہے، لیکن وقوف عرفہ کوچ کا رکنِ اعظم کہا جاتا ہے۔

### دعا کی تاثیر کے متعلق مذاہب

دعا کی تاثیر کے حوالے سے لوگوں کے افکار و نظریات مختلف ہیں: ایک گروہ کا کہنا ہے کہ دعا کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ قضاء و قدر کے فیصلے پہلے ہو چکے ہیں اور دعا سے تقدیر کے فیصلوں میں نہ تو اضافہ ہو سکتا ہے اور نہ اس میں کوئی کمی ہو سکتی ہے، اس لیے دعا کا کوئی فائدہ ہے اور نہ اس سے کچھ حاصل ہوتا ہے، وہ ان احادیث مبارکہ کو استدلال کے طور پر پیش کرتے ہیں:

(۱) ”عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: كَتَبَ اللَّهُ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، قَالَ: وَعَزَّ شُهُ عَلَى الْمَاءِ“۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ

کو فرماتے ہوئے سنا: زمین اور آسمان کی پیدائش سے پچاس ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کی تقدیر کو لکھ دیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اور اس وقت اللہ تعالیٰ کا عرش پانی کے اوپر تھا، (صحیح مسلم: 2653)“، حدیث میں ہے:

(۲) ”عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا، فَقَالَ: يَا غُلَامُ! إِنَّ أَعْلَمَكَ كَلِمَاتٍ، أَحْفَظُ اللَّهُ يَحْفَظْكَ، أَحْفَظُ اللَّهُ تَجِدَهُ تُجَاهَكَ، إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ لَكَ، وَلَوْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجُعِلَتِ الصُّحُفُ“۔

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں (سواری پر) نبی اکرم ﷺ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے لڑکے! میں تمہیں چند باتیں سکھاتا ہوں: ہمیشہ اللہ کو یاد کرو وہ تمہاری حفاظت فرمائے گا، اللہ تعالیٰ کو یاد رکھا کرو تم (ہمیشہ) اسے اپنے سامنے پاؤ گے، جب تم سوال کرو تو اللہ تعالیٰ سے کرو اور جب تم مدد مانگو تو اللہ سے مانگو اور جان لو! اگر سب لوگ اس بات پر متفق ہو جائیں کہ تمہیں کوئی نفع پہنچائیں تو بھی وہ صرف اتنا ہی فائدہ پہنچا سکیں گے، جتنا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے (لوح تقدیر میں) لکھ دیا ہے اور اگر وہ تمہیں کوئی نقصان پہنچانے پر اتفاق کر لیں تو ہرگز کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے مگر وہ جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے (تقدیر میں) لکھ دیا ہے، قلم اٹھا دیے گئے ہیں اور صحیفہ خشک ہو چکے ہیں، (سنن ترمذی: 2516)“، یعنی قضا و قدر کے معاملات طے ہو چکے ہیں۔

امام احمد بن حنبل روایت کرتے ہیں:

(۳) ”عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا غُلَامُ أَوْ يَا غُلَيْمُ! أَلَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهِنَّ، فَقُلْتُ: بَلَى، فَقَالَ: أَحْفَظُ اللَّهُ يَحْفَظْكَ، أَحْفَظُ اللَّهُ تَجِدَهُ أَمَامَكَ، تَعْرِفُ إِلَيْهِ فِي الرَّخَاءِ، يَعْرِفُكَ فِي الشَّدَّةِ، وَإِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ، قَدْ جَفَّ الْقَلَمُ بِهَا هُكَائِينَ، فَلَوْ أَنَّ الْخَلْقَ

كُلُّهُمْ جَبِيْعًا اَرَادُوْا اَنْ يَنْفَعُوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ لَمْ يَقْدِرُوْا عَلَيْهِ، وَاِنْ اَرَادُوْا اَنْ يَضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ لَمْ يَقْدِرُوْا عَلَيْهِ، وَاعْلَمْ اَنَّ فِي الصَّبْرِ عَلَى مَا تَكْرَهُ خَيْرًا كَثِيْرًا، وَاَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ، وَاَنَّ الْفَرْجَ مَعَ الْكَرْبِ، وَاَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا۔“

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں (سواری پر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لڑکے! یا (پیارے فرمایا): اے لونڈے! کیا میں تمہیں ایسی باتیں نہ بتاؤں، جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمہیں فائدہ پہنچائے گا، انہوں نے عرض کی: (کیوں نہیں) ضرور بتائیے: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیشہ اللہ کو یاد رکھو وہ تمہاری حفاظت فرمائے گا، اللہ تعالیٰ کو یاد رکھا کرو (ہر مشکل میں) تم اسے اپنے سامنے پاؤ گے، جب تم سوال کرو تو اللہ سے کرو اور جب تم مدد مانگو تو اللہ سے مانگو، جو کچھ ہونے والا ہے، اس کے بارے میں قلم خشک ہو چکا ہے۔ پس اگر ساری مخلوق چاہے کہ تمہیں کسی ایسی چیز میں فائدہ پہنچائیں، جو اللہ نے تمہارے لیے (تقدیر میں) نہیں لکھی، تو وہ اس پر قادر نہیں ہوں گے اور اگر وہ سب تمہیں کسی بات میں نقصان پہنچانے کا ارادہ کر لیں، جس کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے (تقدیر میں) نہیں لکھا، تو وہ اس پر قادر نہیں ہوں گے اور جان لو! تم کسی ناگوار چیز پر صبر کرو تو اس میں تمہارے لیے بہت زیادہ خیر ہے اور (اللہ کی) نصرت صبر کے ساتھ ہے اور تکلیف کے بعد کشادگی ہے اور مشکل کے بعد آسانی ہے، (مسند احمد: 2803)۔“

(۴) ”عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الصُّدُوقُ، قَالَ: إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْهَدُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، ثُمَّ يَكُونُ عِلْقَةً مِّثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِّثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ مَلَكَ فَيَوْمِرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ وَيُقَالُ لَهُ: اكْتُبْ عَمَلَهُ وَرَفَقَهُ وَأَجَلَهُ وَشَقِيْقَهُ أَوْ سَعِيْدَهُ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوْحُ، فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ لَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ كِتَابُهُ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ

عَلَيْهِ الْكِتَابُ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ -“

ترجمہ: ”حضرت زید بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ہم سے حدیث بیان کی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور آپ صادق اور مصدوق (یعنی آپ سچے ہیں اور آپ کی ہر بات سچی ہوتی ہے) ہیں: بے شک تم میں سے کسی ایک کی خلقت (یعنی مخلوط نطفہ) اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک جمع رہتا ہے، پھر وہ اتنی ہی مدت میں جما ہوا خون بن جاتا ہے، پھر اتنی ہی مدت میں گوشت کا لوتھڑا بن جاتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اور اسے چار باتیں لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے، اس سے کہا جاتا ہے: اس کا عمل، رزق، موت کا وقت اور اس کا بد بخت (جہنمی) یا نیک بخت (جنتی) ہونا لکھو، پھر اس میں روح پھونک دی جاتی ہے۔ پھر تم میں سے کوئی شخص (نیک) عمل کیے جاتا ہے، یہاں تک کہ (ظاہری آثار کے مطابق) اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ اس پر تقدیر کا فیصلہ غالب آ جاتا ہے (یعنی وہ موت سے پہلے برے انجام سے دوچار ہو جاتا ہے)، اسی طرح تم میں سے ایک شخص جہنمیوں کے سے اعمال کیے جاتا ہے کہ (بظاہر) اس کے اور دوزخ کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے، پھر تقدیر کا لکھا ہوا اس پر غالب آتا ہے اور وہ اہل جنت کے سے عمل کرتا ہے (اور اس کا انجام خیر پر ہو جاتا ہے)، (صحیح البخاری: 3208)۔“

(۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَفِي يَدِهِ كِتَابَانِ، فَقَالَ: أَتَدْرُونَ مَا هَذَانِ الْكِتَابَانِ، فَقُلْنَا: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِلَّا أَنْ تُخْبِرَنَا، فَقَالَ لِلَّذِي فِي يَدِهِ الْيُسْأَى: هَذَا كِتَابٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ فِيهِ أَسْبَاءُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَسْبَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ، ثُمَّ أُجِبَ عَلَى آخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ أَبَدًا، ثُمَّ قَالَ لِلَّذِي فِي شِمَالِهِ: هَذَا كِتَابٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ فِيهِ أَسْبَاءُ أَهْلِ النَّارِ وَأَسْبَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ، ثُمَّ أُجِبَ عَلَى آخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ أَبَدًا، فَقَالَ أَصْحَابُهُ: فَيَمِيزُ الْعَمَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ كَانَ أَمْرٌ قَدْ فُرِعَ مِنْهُ، فَقَالَ: سَدِّدُوا وَقَارِبُوا، فَإِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ عَمِلَ أَىَّ عَمَلٍ، وَإِنْ



صَاحِبِ النَّارِ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَإِنْ عَمِلَ أَمَى عَمَلٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدَيْهِ فَنَبَذَهُمَا، ثُمَّ قَالَ: فَرَعَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ“۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ ہمارے پاس تشریف لائے، اس وقت آپ کے ہاتھ میں دو کتابیں تھیں، آپ نے پوچھا: تم لوگ جانتے ہو یہ دونوں کتابیں کیا ہیں، ہم لوگوں نے عرض کی: نہیں! سوائے اس کے کہ آپ خود ہمیں بتادیں۔ دہانے ہاتھ والی کتاب کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا: یہ رب العالمین کی کتاب ہے، اس کے اندر جنتیوں، ان کے آباء واجداد اور ان کے قبیلوں کے نام ہیں، پھر آخر میں ان کا خلاصہ بیان کر دیا گیا ہے، لہذا ان میں نہ تو کسی چیز کا اضافہ ہوگا اور نہ کمی ہوگی۔ پھر آپ نے بائیں ہاتھ والی کتاب کے بارے میں فرمایا: یہ رب العالمین کی کتاب ہے، اس کے اندر جہنمیوں، ان کے آباء واجداد اور ان کے قبیلوں کے نام ہیں اور آخر میں ان کا خلاصہ بیان کر دیا گیا ہے، اب ان میں نہ تو کسی بات کا اضافہ ہوگا اور نہ کسی بات کی کوئی کمی ہوگی (یعنی یہ حتمی دستاویز ہے)۔ صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! جب سب کچھ حتمی طور پر طے ہو چکا ہے تو اب عمل کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: راہِ حق پہ چلتے رہو اور حسبِ توفیق اللہ کی قربت اختیار کیے رہو، اس لیے کہ جنتی کا خاتمہ اہل جنت کے سے اعمال پر ہوگا، اگرچہ اس سے پہلے وہ کوئی بھی عمل کرتا رہے اور جہنمی کا خاتمہ جہنمیوں کے سے اعمال پر ہوگا، اگرچہ اس سے پہلے وہ کوئی بھی عمل کرتا رہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا، ان دونوں کتابوں کو رکھ دیا اور فرمایا: تمہارا رب بندوں (کی تقدیر کے معاملات سے) فارغ ہو چکا ہے، (انجام کار ایک فریق جنت میں جائے گا اور ایک فریق جہنم میں جائے گا،) (سنن ترمذی: 2141)۔“

(۶) ”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرٌ، وَلَا هَامَةٌ، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَمَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَانَتْهَا الطَّبَاةُ، فَيَخَالُطُهَا الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَمَنْ أَعْدَى الْإِبِلِ“۔

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بیماری (اپنی ذات میں) متعدی نہیں ہوتی، صفر میں کوئی نحوست نہیں ہے، الو میں کوئی نحوست نہیں ہے، تو ایک اعرابی نے عرض کی: یا رسول اللہ! پھر کیا وجہ ہے کہ ایک اونٹ ریگستان میں ہرنوں کی طرح چمکدار ہوتا ہے کہ ایک خارش زدہ اونٹ ان میں آکر شامل ہو جاتا ہے اور انہیں خارش زدہ کر دیتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلے اونٹ کو خارش کی بیماری کس نے لگائی، (صحیح البخاری: 5770)۔“

(۷) ”عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَكَلَّ اللَّهُ بِالرَّحِمِ مَلَكًا، فَيَقُولُ: أَيُّ رَبِّ نُطْفَةٍ، أَيُّ رَبِّ عَلَقَةٍ، أَيُّ رَبِّ مُضْغَةٍ، فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقَهَا، قَالَ: أَيُّ رَبِّ، أَذْكَرٌ أَمْ أُنْثَى، أَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ، فَمَا الرِّزْقُ، فَمَا الْأَجَلُ، فَيُكْتَبُ كَذَلِكَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ۔“

ترجمہ: ”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے رحم مادر پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے جو کہتا رہتا ہے کہ اے رب! یہ نطفہ قرار پایا ہے، (پھر کہتا ہے: اے رب! یہ منجمد خون بن گیا ہے، (پھر کہتا ہے: اے رب! یہ گوشت کا لوتھڑا بن گیا ہے، پھر جب اللہ تعالیٰ اس کی پیدائش کا فیصلہ کرتا ہے، تو فرشتہ پوچھتا ہے: اے رب! یہ لڑکا ہے یا لڑکی، نیک ہے یا بد، اس کا رزق کتنا ہے، اس کی موت کا وقت کب مقرر ہے، پس اس طرح یہ سب باتیں شکم مادر ہی میں لکھ دی جاتی ہیں، (صحیح البخاری: 6595)۔“

یہ ان لوگوں کے دلائل ہیں جو دعا کی کسی بھی تاثیر کے قائل نہیں ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ دعا کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ یہ موقف قرآن کی متعدد آیات کے خلاف ہے، اس لیے ان احادیث مبارکہ کا صحیح مفہوم سمجھنے کے لیے ہم دعا کی تاثیر اور برکات کے حوالے سے ائمہ کبار و علمائے کرام کا موقف بیان کریں گے اور یہ کہ دعا سے بلائیں دفع ہوتی ہیں اور قضا طئی ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دعا مانگنے کا حکم دیا ہے، اس کی ترغیب دلائی ہے، قبولیت کا وعدہ بھی فرمایا ہے اور دعا نہ مانگنے والوں کے لیے وعید بھی بیان فرمائی ہے۔

### منکرین دعا کا رد اور ان کے اعتراضات کے جوابات:

دعا کے حوالے سے جو عقلی اعتراضات اور شبہات وارد کیے جاتے ہیں، ان کے ازالے کے لیے میں نے روزنامہ دنیا میں دو کالم لکھے تھے، مقام کی مناسبت سے ہم یہاں انہیں من وعن نقل کر رہے ہیں:

”اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ“۔

ترجمہ: ”اور (اے رسول ﷺ!) جب آپ سے میرے بندے میرے متعلق سوال کریں، تو (آپ فرمادیں کہ) بے شک میں ان کے قریب ہوں، دعا کرنے والا جب دعا کرتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں، (البقرہ: 186)۔“

اس آیت کے تحت جناب غلام احمد پرویز لکھتے ہیں:

”اس آیت کے مفہوم کو سمجھنے میں مجھے دشواری تھی، کیونکہ اس کا تقاضا تو یہ ہے کہ ہر ایک کی دعا من وعن قبول ہو جائے، لیکن تجربہ یہ بتاتا ہے کہ عملاً ایسا نہیں ہوتا۔ اگر بعض کی دعائیں قبول ہو جاتی ہیں تو بہت سوں کی رد بھی ہو جاتی ہیں۔ اس کی یہ تاویل کہ دعا کس صورت میں قبول ہو، اللہ تعالیٰ کی حکمت پر منحصر ہے۔ اگر اس کی دعا بعینہ قبول نہیں ہوئی تو اس کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ اس کا مصیبت میں مبتلا رہنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُس کے حق میں بہتر ہے اور یہ آیت بھی اس مفہوم کی تائید نہیں کرتی: ”بھلا وہ کون ہے جو مصیبت زدہ کی دعا کو قبول فرماتا ہے اور اس کی تکلیف کو دور کر دیتا ہے، (النمل: 62)۔“۔ یعنی اس آیت کا تقاضا تو یہ ہے کہ ہر مصیبت زدہ کی دعا قبول ہو اور کسی پریشاں حال و درماندہ کی دعا رد نہ ہو، جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ ایک مفہوم میرے ذہن میں یہ آیا کہ زندگی کے کسی مشکل موڑ پر جب بندہ اپنی عقل سے فیصلہ نہ کر سکے تو رہنمائی کے لیے قرآن سے رجوع کرے، لیکن پھر یہ آیت میرے سامنے آئی:

”وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَدُنْكَ

وَلِيًّا ۖ وَاجْعَلْ لِّكُلِّ امْنٍ لَّدُنْكَ نَصِيرًا“۔

ترجمہ: ”اور (اے مسلمانو!) تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں جنگ نہیں کرتے حالانکہ بعض کمزور مرد، عورتیں اور بچے یہ دعا کر رہے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں ظالموں کی اس بستی سے نکال دے اور ہمارے لیے اپنے پاس سے کوئی کارساز بنا اور اپنی طرف سے کوئی مددگار بنا، (النساء: 75)“۔

اس آیت سے جناب غلام احمد پرویز کے ذہن میں ایک اور مفہوم آیا کہ اللہ تعالیٰ براہ راست مظلوموں اور پریشاں حال لوگوں کی داد رسی اور نصرت نہیں فرماتا بلکہ وہ اپنے بندوں کے ذریعے ان کی مدد کرتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس طرح آفاق یعنی اللہ تعالیٰ کے تکوینی نظام میں اس کا قانونِ فطرت کارفرما ہے، اسی طرح انسانوں کی دنیا میں بھی اسی کی کارفرمائی ہے۔ پھر انہوں نے سورۃ المعارج: 4 کے حوالے سے اللہ کے ہاں دن کی طوالت کو ہمارے پچاس ہزار سال کے برابر قرار دیا ہے۔ لیکن جب اللہ کے بندوں کی کوئی جماعت میدانِ عمل میں آتی ہے تو جو انقلاب پچاس ہزار سال میں برپا ہونا ہے، وہ چند دنوں میں برپا ہو جاتا ہے۔ غزوہ بدر کے تناظر میں سورۃ انفال آیت 17 کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے یہ معنی اخذ کیا کہ کمان رسول اللہ ﷺ کی تھی اور تیر اللہ تعالیٰ کے تھے اور یہ شعر لکھا:

تیر قضا ہر آئینہ در ترکشِ حق است

اما کشاد آں ز کمانِ محمد است

یعنی قضائے الہی کا تیر بہر حال حق کے ترکش سے نکلتا ہے، لیکن اُسے محمد رسول اللہ ﷺ کی کمان سے چلایا جاتا ہے۔ کمان سے تیر چلایا جاتا ہے، جیسے آج کل راکٹ لانچر ہوتا ہے اور ترکش، جو دراصل تیر کش ہے، اس آلے کو کہتے ہیں جس میں تیر رکھے جاتے ہیں، ایک ایک تیر نکال کر کمان کے ذریعے چلایا جاتا ہے، اردو لغت میں اس کے لیے متبادل لفظ ”تیر دان“ لکھا گیا ہے پھر وہ علامہ اقبال کا یہ شعر نقل کرتے ہیں:

چوں فنا اندر رضائے حق شود

بندہ مومن قضائے حق شود

یعنی جب بندہ اللہ کی رضا میں فنا ہو جاتا ہے تو وہ حق کی قضا بن جاتا ہے، وہ ’الْغَیَاہُ لِابْنِ آثِمٍ‘ سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: ”میں تمہارے اور اللہ کے درمیان ہوں، میرے اور اللہ کے درمیان کوئی نہیں ہے اور یہ کہ اللہ نے مجھ پر یہ لازم قرار دیا ہے کہ میں تمہاری دعاؤں کو اس تک پہنچنے سے روکوں، سو تم اپنی شکایات مجھ تک پہنچاؤ اور جس کی رسائی مجھ تک نہ ہو تو وہ میرے مقررہ حاکموں سے رابطہ کرے ہم اُس کا حق اُس تک پہنچا دیں گے“۔ پھر انہوں نے علامہ اقبال کا یہ شعر لکھا:

ہاتھ ہے اللہ کا، بندہ مومن کا ہاتھ

غالب و کار آفریں، کار کشا، کار ساز

یہاں تک میں نے شاہکار رسالت سے پرویز صاحب کی عبارت کا خلاصہ پیش کیا ہے اور کوشش کی ہے کہ ان کا پورا مفہوم ادا ہو جائے۔ اس میں انہوں نے دعا کا فلسفہ اور حکمت اپنی بصیرت کے مطابق تکوینی انداز میں یعنی ماتحت الاسباب بیان کی ہے، جس کی روح یہ ہے کہ بندوں کی حاجات بندوں تک پہنچ جائیں اور وہ ان کا مداوا کریں۔ ہماری دینی فہم کے مطابق اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا بندے کی براہ راست التجا ہے، فریاد ہے اور انصاف کی طلب ہے۔ اسی طرح گناہوں سے استغفار اور معافی کی التجا بھی دعا ہے، مشکلات سے نجات اور سلامتی کی طلب بھی دعا ہے۔ دعا کے کچھ آداب اور تقاضے بھی ہیں، جس طرح توبہ کے کچھ لازمی تقاضے ہیں۔

ہمیں تسلیم ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں کی بعض حاجات کی تکمیل کے لیے اپنے بندوں کو وسیلہ بناتا ہے یا تکوینی اسباب کو اس کے لیے سازگار بناتا ہے، کسی کے لیے دوسرے شخص کے دل میں رحم کا جذبہ پیدا کرتا ہے، مگر وہ اسباب کا پابند نہیں، اسباب اس کے حکم کے تابع ہیں۔ آج کل ہم جدید سائنسی دور میں رہ رہے ہیں، سیٹلائٹ میں گائیڈنگ سسٹم اور کمپیوٹرائزڈ کیمرے نصب ہیں، جو زمین پر رونما ہونے والے امور کا چوٹیں گھنٹے مشاہدہ کرتے رہتے ہیں۔ ان کی حساسیت اور درستی (Accuracy) کا عالم یہ ہے کہ زمین سے اگر ایک میزائل اپنے ہدف کی جانب چلتا ہے تو سیٹلائٹ پر نصب یہ گائیڈنگ سسٹم پہلے

سے ایکشن کی پوزیشن میں تیار دافع میزائل (Interception Missile) کو ہدایت دیتا ہے اور وہ اس میزائل کو ہدف تک پہنچنے سے پہلے ہی فضا میں تحلیل کر دیتا ہے۔

پس ہمارا نظریہ یہ ہے کہ ہماری دعائیں براہِ راست اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچتی ہیں اور اس کی بارگاہ سے شرفِ قبولیت پانے کی صورت میں اس کے حکم کے مطابق اثرات مرتب کرتی ہیں۔ اسی کو دعا کے اثر اور قبولیت سے تعبیر کیا جاتا ہے اور یہ اس کی حکمت پر منحصر ہے کہ دعا کو کس انداز میں قبول فرمائے۔ فوری قبولیت کی صورت میں دعا کرنے والا امن و عنِ اپنے من کی مراد پالے یا اس کے لیے کوئی بہتر نعمت مقدر ہو جائے یا اس سے کوئی بڑی مصیبت ٹل جائے یا اللہ تعالیٰ اسے اجرِ آخرت کے لیے اپنے پاس امانت کے طور پر محفوظ فرمالے، یہ تمام صورتیں احادیثِ مبارکہ میں تفصیل کے ساتھ مذکور ہیں۔

اگر شریعت کی اس حکمت کو نہ مانا جائے اور دعا کو ایک مادی عمل قرار دے کر اس کی مادی تاویل ہی کو لازم قرار دیا جائے، تب بھی پرویز صاحب کا اشکال رفع نہیں ہوگا اور بہت سے دعا کرنے والے اپنی دعا کی قبولیت کا انتظار کرتے ہوئے محرومی کی حالت میں اس دنیا سے رخصت ہو جائیں گے اور شاید درِ اجابت کھلنے تک کئی صدیاں گزر جائیں۔ پرویز صاحب نے قدرت کے حساب سے ایک دن کو پچاس ہزار سال کے برابر قرار دے کر قبولیتِ دعا میں تاخیر کے حوالے سے اپنے عقلی استدلال کو محض سہارا دیا ہے، اگر آخرت میں دعا کے بے پایاں اجر کے امکان کی نفی کر دی جائے، تو اتنی مدت کا انتظار ناقابلِ تصور ہے۔ ہم نے کالم کی محدودیت کے پیش نظر آیات و احادیث کے حوالوں سے قصداً صرف نظر کیا ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ قرآن و سنت کی روشنی میں فلسفہ دعا پر کبھی تفصیلی گفتگو ہوگی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ میرے نظامِ حکومت کی ہر تقصیر کی مجھے بروقت اطلاع دوتا کہ میں مظلوم کی دادی کر سکوں اور حق دار کو اس کا حق دلا سکوں، کیونکہ ان کے ذہن میں اس ارشادِ نبوی کی جلالت ہوگی: ”وَأَتَّقِ دَعْوَةَ الْبَظْلُومِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ“۔ ترجمہ: ”مظلوم کی دعا سے ڈرو، کیونکہ اس کے اور اللہ کے

درمیان کوئی حجاب نہیں ہے، (صحیح البخاری: 1496)۔ سو آخرت کی دعا کا احساس انہیں بے چین کیے رکھتا تھا، حدیث پاک میں ہے:

”عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ لِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: هَلْ تَذَرِي مَا قَالَ ابْنُ لَبِيك، قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَإِنَّ ابْنَ قَالَ لِابْنِكَ: ”يَا أَبَا مُوسَى! هَلْ يَسُرُّكَ إِسْلَامُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهَجَرْتُنَا مَعَهُ وَجِهَادُنَا مَعَهُ وَعَمَلُنَا كُلَّهُ مَعَهُ، بَرَدَ لَنَا، وَأَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمَلُنَا بَعْدَهُ نَجُونَا مِنْهُ، كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ“، فَقَالَ ابْنِي: لَا وَاللَّهِ! قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَصَلَّيْنَا وَصُنَّنا وَعَمَلْنَا خَيْرًا كَثِيرًا وَأَسْلَمَ عَلَيَّ أُيْدِينَا بَشَرًا كَثِيرًا وَإِنَّا لَنَجُوزُ ذَلِكَ، فَقَالَ ابْنِي: لِكَيْ أَتَانَا، وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ، لَوَدِدْتُ أَنَّ ذَلِكَ بَرَدَ لَنَا، وَأَنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَمَلُنَا بَعْدَ نَجُونَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ، فَقُلْتُ: إِنَّ أَبَاكَ وَاللَّهِ خَيْرٌ مِنْ ابْنِي“۔

ترجمہ: ”ابو بردہ بیان کرتے ہیں: عبد اللہ بن عمر نے مجھ سے کہا: تمہیں معلوم ہے کہ میرے باپ نے تمہارے باپ سے کیا کہا تھا، میں نے کہا: نہیں، انہوں نے کہا: میرے باپ نے تمہارے باپ سے کہا تھا: کیا تم اس پر مطمئن ہو کہ رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک پر ہمارا اسلام قبول کرنا، آپ کے ساتھ ہجرت کرنا، آپ کے ساتھ جہاد میں شریک ہونا، نیز آپ کے ساتھ ہمارے سارے اعمال خیر ہمارے لیے نجات کا سبب بن جائیں اور آپ ﷺ کے بعد ہم نے جو کچھ کیا ان کے حساب کتاب میں ہم برابر برابر چھوٹ جائیں، تو آپ کے باپ (ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) نے میرے باپ (عمر رضی اللہ عنہ) سے کہا: نہیں، بخدا! ہم نے آپ ﷺ کے بعد جہاد کیا، نمازیں پڑھیں، روزے رکھے، بے شمار نیک کام کیے اور ہمارے ہاتھوں پر کثیر تعداد میں لوگ اسلام لائے، ہم ان حسنات پر بھی اجر کثیر کی امید رکھتے ہیں۔ میرے باپ (عمر) نے کہا: ذات باری تعالیٰ کی قسم! میری تو تمنا ہے کہ اگر رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ہماری حسنات باعثِ نجات بن جائیں اور بعد کے سارے اعمال میں ہم برابر برابر چھوٹ جائیں تو بہت بڑی بات ہے، ابو بردہ نے کہا: تمہارے باپ میرے باپ سے افضل تھے، (صحیح البخاری: 3915)۔“

غلام احمد پرویز صاحب کے نظریہ دعا و قبولیت دعا کے موضوع پر مندرجہ بالا گزارشات پیش کیں، مقصد یہ ثابت کرنا تھا کہ پرویز صاحب کا نظریہ دعا و قبولیت دعا قرآن و سنت سے ثابت شدہ مسلمہ نظریے کے خلاف ہے۔ اندرون ملک اور بیرون ملک سے بہت سے فاضل قارئین نے اس موضوع میں دلچسپی لی اور اسے مفید قرار دیا۔ کئی قارئین نے متوجہ کیا کہ یہ بحث ہمارے سر کے اوپر سے گزر گئی ہے اور ہمیں سمجھنے میں دشواری محسوس ہو رہی ہے، اس کا کسی حد تک مجھے شروع سے اندازہ تھا۔

در اصل دعا و قبولیت دعا، جنت و جہنم، تقدیر، جزا و سزا اور قرآن و سنت سے ثابت شدہ بہت سے عقائد اور تعلیمات کے بارے میں پرویز کا نظریہ جمہور امت سے جدا ہے۔ وہ رضائے الہی اور مَشِیئَتِ الہی کو بھی خلط ملط کر دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک تقدیر قوانین فطرت (Laws of Nature) کا نام ہے اور اللہ تعالیٰ العیاذ باللہ! ان قوانین فطرت کا پابند ہے، ان قوانین فطرت کو وہ ”کَلِمَةُ اللہ“ اور ”سُنَّةُ اللہ“ سے تعبیر کرتے ہیں اور ان دو اصطلاحات کی یہ تعبیر بھی جمہور امت سے ہٹ کر ان کی اپنی ذہنی اختراع ہے۔ کالم کی تحدیدات کے پیش نظر تمام مسائل بلکہ کسی ایک مسئلے پر بھی تفصیل سے بحث کرنے کی گنجائش نہیں ہوتی۔

پرویز صاحب در اصل دین کی ہر بات کو تکنیکی میکانزم یعنی سبب و مُسَبَّب اور علّت و معلول (Cause & Effect) کی عینک سے دیکھتے ہیں، ان کا ذہنی سانچہ بھی اسی میں ڈھلا ہوا ہے، وہ قرآن کریم کو صاحب قرآن، امام الانبیاء، سید المرسلین، سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے مکتب میں بیٹھ کر سمجھنے کے لیے تیار نہیں ہیں، لہذا ان کے لیے حق و باطل اور قرآن کی تعبیر و تشریح کا معیار ان کی عقل ہے اور عصر حاضر کی لاندہیت، الحاد و انحراف، عقل پرستی اور Humanism جو ہری اعتبار سے اسی کا نام ہے۔

پس پرویز صاحب کے نزدیک دعا، قبولیت دعا اور تاثیر دعا بھی ایک ماڈی اور تکنیکی عمل ہے اور دعا کا منشا یہ ہے کہ بندے کی حاجت اس بندے تک پہنچ جائے جو اُس کی حاجت روائی کی استطاعت رکھتا ہے اور اُس کے مَن کی مراد پوری ہو جائے، وہ خارق



عادت اُمور کے قائل نہیں ہے۔ قوانینِ فطرت، سبب اور مُسَبَّب، علّت و معلول اور Cause & Effect کو ہم بھی مانتے ہیں، اس لیے عالمِ تکوین کو عالمِ اسباب بھی کہتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ پر یہ قوانینِ فطرت نہ حاکم ہیں اور نہ اللہ تعالیٰ العیاذ باللہ! ان کے آگے مجبور ہے، بلکہ وہ ان پر حاکم ہے۔ جب کوئی معاملہ مافوقِ الاسباب یعنی اسباب کے تانے بانے سے ماوراءِ صادر ہوتا ہے تو اُسے خارقِ عادت کہتے ہیں۔ اسباب کا تانا بانا قانونِ فطرت ہے، لیکن یہ قوانینِ فطرت العیاذ باللہ! اللہ تعالیٰ کی مَشِیئَت پر حاکم نہیں ہیں، بلکہ اُس کی مَشِیئَت ہر چیز پر حاکم ہے۔ چنانچہ سُنّتِ الہیہ یہ ہے کہ مرد وزن اور نر و مادہ کے اختلاط سے انفرائشِ نسل ہوتی ہے، لیکن اُس کی مَشِیئَت کا تقاضا ہو تو آدم علیہ السلام کی ولادت یا تخلیق ماں باپ کے واسطے کے بغیر، حضرتِ حوا کی پیدائش کسی عورت کے واسطے کے بغیر اور حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کسی مرد کے واسطے کے بغیر ہو جاتی ہے۔ اس لیے حدیثِ پاک میں فرمایا گیا: ”لوگ (مختلف چیزوں کے بارے میں یکے بعد دیگرے) ایک دوسرے سے سوال کریں گے کہ اس چیز کو کس نے پیدا کیا، ظاہر ہے کہ ہر بار جواب آئے گا: اللہ تعالیٰ نے، پھر ایک مرحلے پر کوئی سوال کرے گا: پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ تو (جب عقلِ عیار کی قیل و قالِ ذاتِ باری تعالیٰ تک پہنچ جائے تو اس بحث کو موقوف کر دو اور) کہو: میں اللہ پر ایمان لایا (کیونکہ اس سے آگے گمراہی کے سوا کچھ نہیں)، (صحیح مسلم: 212)۔“ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک مرحلہ آتا ہے کہ عقل کو رضائے الہی اور مشیتِ باری تعالیٰ کے آگے Surrender کرنا پڑتا ہے، علامہ محمد اقبال نے کہا ہے:

اچھا ہے دل کے ساتھ رہے پاسانِ عقل  
لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے

مزید کہا:

نکل جا عقل سے آگے کہ یہ نور  
چراغِ راہ ہے منزل نہیں ہے

الغرض عقل کو شریعت پر حاکم نہیں مانا جاسکتا، بلکہ شریعت عقل پر حاکم رہے گی، سواگر

شریعت کے کسی حکم کی حکمت ہماری عقل کو اپیل کرے تو یہ عقل کی سعادت و اصابت (Righteousness) ہے اور اگر خدا نخواستہ صورت حال اس کے برعکس ہو تو یہ ہماری عقل کی نارسائی ہے، اس کی وجہ سے حق کی حقانیت پر کوئی حرف نہیں آ سکتا۔ سودعا کی قبولیت کی اس صورت کو ہم بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے بندوں کی حاجات کو پورا کرنے کے لیے اہل دل کو وسیلہ بناتا ہے۔ لیکن ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ دعا اللہ تعالیٰ کی ذات سے کی جاتی ہے اور بندے کی فریاد براہ راست اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جاتی ہے اور وہ اپنی حکمت سے اپنے کسی حاجت مند بندے کی حاجت براری کے لیے کسی صاحب خیر بندے کے دل کو مائل فرماتا ہے اور یہ محض ایک ماڈی عمل نہیں ہے بلکہ اس کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا رفرما ہے، حدیث پاک میں ہے:

”إِنَّ قُلُوبَ بَنِي آدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ أَصْبَعَيْنِ مِنَ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ، كَقَلْبٍ وَاحِدٍ يُصْرَفُ حَيْثُ يَشَاءُ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”اللَّهُمَّ مَصْرِفِ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ“۔

ترجمہ: ”بے شک بنی آدم کے سارے دل رحمن (اللہ) کی دو انگلیوں کے درمیان قلب واحد کی طرح ہیں، وہ جدھر چاہتا ہے اسے پھیر دیتا ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے دلوں کو پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنی طاعت پر جمادے، (صحیح مسلم: 2654)۔“

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کسی کے دل میں دوسرے کے لیے رحم کا جذبہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کے حاکمانہ تصرف سے پیدا ہوتا ہے، یعنی ظاہری اسباب سے ماوراءِ اقدارِ مطلق کی ذات ہے جس کی حکمت کا رفرما ہوتی ہے۔ اگر اس کو ایک حسی اور ماڈی مثال سے سمجھنا چاہیں تو یوں ہے کہ جیسے دو آدمی لیپ ٹاپ لیے ہوئے ایک جگہ بیٹھے ہیں، ایک دوسرے کو ای میل سے کوئی پیغام بھیجتا ہے تو یہ پیغام اُس تک براہ راست نہیں پہنچتا بلکہ yahoo.com یا gmail.com یا hotmail.com کی سینٹرل پوسٹ میں یہ پیغام پہنچتا ہے اور وہاں سے یہ ڈاک Deliver ہو کر اصل مخاطب تک آتی ہے۔ اسی طرح ہماری دعائیں براہ راست اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچتی ہیں اور اس کی حکمت سے اُن کی اثر

آفرینی کے بارے میں احکام صادر ہوتے ہیں اور اس کی ذات فیصلہ کرتی ہے کہ کسی کی دعا کو کس صورت میں قبول کیا جائے، حدیث پاک میں ہے:

”إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ، فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللَّهِ بِالْدُّعَاءِ“۔

ترجمہ: ”دعا (بعض اوقات) اُس آفت سے نجات کا سبب بن جاتی ہے جو نازل ہو چکی ہے اور (بعض اوقات) ایسی آفت جو ابھی نازل نہیں ہوئی، اسے ٹال دیتی ہے، سو، اے اللہ کے بندو! دعا کو لازم پکڑو، (سنن ترمذی: 3548)۔“

پرویز صاحب چونکہ اللہ تعالیٰ کے ماورائے اسباب یا خارقِ عادت کسی تصرف کے قائل ہی نہیں ہیں، اس لیے وہ دعائے مغفرت کی بھی مادی تعبیر کرتے ہیں۔ حالانکہ قرآن مجید دعا کو انبیائے کرام علیہم السلام کا شعار بتاتا ہے اور قرآن وحدیث دعائے مغفرت کے لیے ترغیبات سے سजे ہوئے ہیں۔ مگر چونکہ پرویز صاحب آخرت کی جزا و سزا کے قائل ہی نہیں اور نہ ہی وہ جمہور امت کے تصورِ مغفرت کے قائل ہیں، اس لیے وہ ایصالِ ثواب کے لیے فاتحہ یا دعائے مغفرت کی بھی مادی تعبیر کرتے ہیں اور اسے محض میت کے وارث کے لیے متعلقین صبر اور تسلی سے تعبیر کرتے ہیں، اس کے سوا کچھ بھی نہیں، چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

”باقی رہا ہمارا ایک دوسرے کے لیے دُعا کرنا، تو یہ درحقیقت ان کے حق میں ہماری نیک آرزوؤں کا اظہار ہوتا ہے جس سے انہیں سکون حاصل ہوتا ہے۔ معاملات کی دنیا میں اسے اخلاقی تائید (Moral Support) کہا جاتا ہے۔ اس سے خود اس شخص کے اندر ایک قسم کی نفسیاتی قوت بیدار ہو جاتی ہے جس کے اثرات نہایت خوش گوار ہوتے ہیں، غالب نے کہا ہے:

ان کے دیکھے سے جو آجاتی ہے منہ پر رونق

وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے

سو غلام احمد پرویز کہتے ہیں: اگر محبوب جاں نواز کے دیکھنے سے مریض کے چہرے پر رونق آسکتی ہے، تو اسی طرح تسلی کے چار کلمات یا تحسین کے دو الفاظ سننے سے جو قلبی کیفیت پیدا ہو سکتی ہے، اس کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، یہی حیثیت، مُردے کے لیے دعائے خیر کی

ہے۔ اس سے مُردہ پر تو کوئی اثر نہیں پڑتا، اس کے پسماندگان کے غم و اندوہ میں کمی ہو جاتی ہے، اس قسم کے معاشرتی روابط کا یہی فائدہ ہوتا ہے۔ اس سے انسان اپنے آپ کو معاشرے میں تنہا محسوس نہیں کرتا اور سخت سے سخت جانکاہ مصیبت میں بھی اس کا حوصلہ قائم رہتا ہے۔ اسی لیے حضور نبی اکرم ﷺ سے کہا گیا تھا کہ یہ لوگ جب اپنے عطیات آپ کے پاس لائیں تو انہیں قبول کرنے کے بعد ”صَلِّ عَلَیْهِمْ“ انہیں شاباش دیا کریں، ان کے اس عمل کو Appreciate کیا کریں، انہیں دعا دیا کریں، اس لیے کہ اِنَّ صَلَوتَكَ سَكَنٌ لَّہُمْ، (9:103)، آپ کی دُعا ان کے لیے بڑی موجب تسکین ہوتی ہے۔

(کتاب التہذیر، دعا، صفحہ: 301)

آپ نے غور فرمایا: غلام احمد پرویز صاحب کے نزدیک دعا محض ایک معاشرتی عمل ہے، سماجی قدر ہے، کبھی ذریعہ تسکین اور کبھی تحسین ہے۔ الغرض غلام احمد پرویز صاحب کے فلسفہ دعا کا اُس روحانیت سے کوئی تعلق نہیں ہے جو ہمیں قرآن و حدیث میں تعلیم فرمائی گئی ہے، آج کل پرویز صاحب کے ہم خیال لوگ کافی پائے جاتے ہیں۔

جناب یاسر پیرزادہ لکھتے ہیں:

”در اصل دنیاوی معاملات میں مذہب کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا، دنیا کے معاملات دنیا کے اصولوں پر چلتے ہیں، یورپ نے اتحاد کے لیے کلیساؤں میں دعائیں مانگیں اور نہ اسرائیل نے عربوں کو شکست دینے کے لیے فقط دعاؤں پر انحصار کیا، آج امریکا اس وجہ سے سپر پاور نہیں کہ وہاں پادری ہر اتوار کو چرچ میں جا کر امریکا کی سر بلندی کے لیے دعائیں کرتے ہیں، بلکہ امریکا کی طاقت انہی اصولوں کو اپنانے کی وجہ سے ہے جو دنیا میں طاقت کے حصول کے لیے اپنائے جاتے ہیں۔ یہ دنیا جن اصولوں کے تحت چلتی ہے، اگر وہ مذہب کے تابع ہوتے تو کسی کے ساتھ نا انصافی نہ ہوتی، کوئی بچہ اپنا جج پیدا نہ ہوتا، کوئی شخص بھوکا نہ سوتا، کوئی بے گناہ جنگ میں نہ مارا جاتا، کسی کمزور کی عزت نیلام نہ ہوتی، کسی زلزلے میں دودھ پیتے بچے ہلاک نہ ہوتے، یہ دنیا طبعی اور غیر طبعی قوانین کا مجموعہ ہے، جب ہم بے بس

ہو کر خدا سے دعا کرتے ہیں تو دراصل اس سے ان قوانین میں ترمیم کا مطالبہ کر رہے ہوتے ہیں، جو ممکن نہیں، کیونکہ اگر ایسا ہونا شروع ہو جائے تو پھر سر درد کی گولی تو ایمان والوں پر اثر کرے گی مگر پستول کی گولی ایمان والوں کا کچھ نہ بگاڑ سکے گی، ہم سمجھتے ہیں کہ دعاؤں سے دنیاوی مسائل حل ہو سکتے ہیں، پیغمبروں کی فضیلت اور ان کی دعا کی بات الگ ہے، جسے ہم گناہگار نہیں پاسکتے، جبکہ مذہب کا یہ موضوع ہی نہیں۔ وہ مزید لکھتے ہیں:

”یہ کائنات کچھ آفاقی قوانین کے تحت چل رہی ہے، ان قوانین کے مجموعے کو ہم طبعی قوانین کہتے ہیں، آج سے ساڑھے تیرہ ارب سال پہلے جب یہ کائنات وجود میں آئی تو ساتھ ہی یہ طبعی قوانین بھی وجود میں آ گئے، یہ قوانین کائنات میں یکساں انداز میں لاگو ہیں۔“

(5 فروری، 2020ء، روزنامہ جنگ)

ہمیں جناب یاسر پیرزادہ کی اس بات سے اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کو پیدا کیا اور اس کے تکوینی نظام کے لیے قوانین فطرت بھی مقرر فرمائے، لیکن کیا خالق کا اس کے بعد کائنات سے رشتہ ٹوٹ گیا ہے، کیا خالق کی مشیت اب بھی کائنات میں کارفرما نہیں ہے یا معاذ اللہ! وہ معطل ہو گیا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿٣٨﴾ وَالْقَمَرَ قَدَرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ﴿٣٩﴾ لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا النُّجُومُ سَابِقُ النَّهَارِ ۚ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿٤٠﴾“

ترجمہ: ”اور سورج مقررہ راستے پر چل رہا ہے، یہ بہت غالب، بے حد علم والے کا بنایا ہوا نظام ہے اور ہم نے چاند کی منزلیں مقرر کی ہیں حتیٰ کہ وہ لوٹ کر کھجور کی پرانی شاخ کی طرح ہو جاتا ہے، نہ سورج کی مجال کہ وہ (چلتے چلتے) چاند کو پالے اور نہ رات دن سے پہلے آسکتی ہے اور ہر ایک (سیارہ) اپنے اپنے مدار میں تیر رہا ہے، (یس: 38-40)“ اور فرمایا:

”الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ“

ترجمہ: ”سورج اور چاند ایک حساب سے چل رہے ہیں، (الرحمن: 5)“

جناب یاسر پیرزادہ نے عاجز مسلمانوں پر طنز فرمایا ہے کہ وہ دعا کو ہر مسئلے کا حل سمجھتے ہیں، جبکہ قوانین فطرت میں دعا کا کوئی عمل دخل نہیں ہے اور نہ دعا کی تاثیر ہے، پھر انہوں نے قوموں کے عروج و زوال کے حوالے دیے اور آج کل مغربی قوتوں کو جو غلبہ حاصل ہے، وہ کسی دعا کے نتیجے میں نہیں ہے، بلکہ ان کی اپنی محنت، صلاحیت، اہلیت اور قابلیت کے نتیجے میں ہے، اس کا توڑ دعاؤں سے نہیں ہو سکتا، کیونکہ قوانین فطرت اٹل ہیں۔ ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ قوانین فطرت فاطر پر حاکم نہیں ہیں کہ وہ قادرِ مطلق ہے، جب چاہے ان کو معطل فرما سکتا ہے، ان سے ماوراء اپنی قدرت ظاہر فرماتا ہے، جیسے آگ کا کام جلانا ہے، مگر جب اس کا حکم ہوا تو وہی آگ ابراہیم علیہ السلام کے لیے سلامتی بن گئی تو اُس وقت قانونِ فطرت کی کارفرمائی کہاں گئی۔ پھر انہوں نے مثالیں دیتے ہوئے خلطِ محبت سے کام لیا اور مثالیں دیتے وقت قانونِ فطرت یا طبعی قانون اور تشریحی قوانین کو خلطِ ملط کر دیا۔ ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ قوموں کے عروج و زوال کا تعلق قوانین فطرت سے نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کے تشریحی نظام سے ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے کہیں یہ وعدہ نہیں فرمایا کہ کسی استحقاق کے بغیر کلمہ پڑھنے والوں کو ساری ملتِ کفر پر غالب کر دے گا، ایسا ہرگز نہیں ہے، اُس نے غلبے کے لیے ”مومنِ کامل“ ہونے کی شرط رکھی ہے اور اس کا ایک جامع مفہوم ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”کتنے ہی چھوٹے گروہ ایسے ہیں جو اللہ کے اذن سے بڑے گروہوں پر غالب آ گئے، (البقرہ: 249)“، جیسا کہ آپ نے اسرائیل کی مثال دی ہے اور کسی حد تک طالبانِ افغانستان کی مثال بھی دی جاسکتی ہے کہ ماڈی طاقت اور جدید اسلحے کی اہمیت مسلم ہے، لیکن عزیمت و استقامت اور قوتِ ایمانی بھی اپنا اثر دکھاتی ہے۔

جناب پیرزادہ صاحب! کس نے کہا ہے کہ دعا پراکتفا کرو اور علم و عمل کے میدان میں اپنی اہلیت ثابت نہ کرو، ضرور کرو، اس کے بغیر چارہ کار نہیں ہے، لیکن اس سے دعا کی نفی یا دعا کی بے وقعتی کیسے ثابت ہوگئی، حدیثِ پاک میں ہے:

”حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ ایک شخص اپنی قوم کی حمایت

کرتا ہے اور دشمن کے حملے سے اپنے لوگوں کا دفاع کرتا ہے، کیا اس کا بھی اس مالِ غنیمت سے اتنا ہی حصہ ہوتا ہے، تو نبی ﷺ نے فرمایا: تمہاری ماں تم پر روئے! اے سعد کی ماں کے بیٹے! تمہاری جو مدد کی جاتی ہے اور تمہیں جو رزق دیا جاتا ہے، وہ صرف تمہارے ضعفاء کی وجہ سے دیا جاتا ہے، (مصنف عبدالرزاق: 9752)۔“

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

”اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جو سمجھتے تھے کہ ان کے لیے فضیلت ہے، اس سے ان کی یہ مراد نہیں تھی کہ ان کا مرتبہ اور شرف دوسروں سے افضل ہے، بلکہ اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ جو مسلمان (میدانِ جنگ میں) دوسرے مسلمانوں سے زیادہ بہادری کے جوہر دکھائیں اور زیادہ دُشجاعت دیں، آیا ان کا حصہ کمزور مسلمانوں سے زیادہ ہوگا یا نہیں، تو نبی ﷺ نے اس کے جواب میں یہ فرمایا کہ کمزور مسلمانوں کی دعاؤں کے سبب سے ہی تم کو فتوحات حاصل ہوتی ہیں، (فَتْحُ الْبَارِئِ، ج: 4، ص: 296)۔“

اب اس کا کوئی گنج یا پیمانہ ہمارے پاس نہیں ہے کہ آپ کو یہ ثابت کر سکیں کہ کسی قومی مہم میں عاجز اور کمزور لوگوں کی دعاؤں کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت شامل حال ہوگئی۔ جس طرح دوائیں اور طبیب اسباب میں سے ہیں اور یہ اسباب کسی کے حق میں مؤثر ہو جاتے ہیں اور کسی کے حق میں نہیں ہو پاتے، کوئی اسپتال سے صحت مند ہو کر گھر جاتا ہے اور کسی کی میت تابوت میں جاتی ہے، اگر شفا بالذات دوا اور طبیب میں ہوتی تو سب کے سب صحت یاب ہوتے اور کوئی بھی موت سے ہمکنار نہ ہوتا، لیکن اس کے سبب نہ کسی نے علاج چھوڑا ہے اور نہ کوئی اس کا مشورہ دیتا ہے، اسی طرح دعائیں بھی اسباب میں سے ہیں اور جب اللہ کی مشیت شامل حال ہوتی ہے تو دعا کا فیض بھی شامل ہو جاتا ہے۔ دعا اور دوا میں فرق یہ ہے کہ اگر دوا نے فائدہ نہ پہنچایا تو پیسے ضائع ہوئے، لیکن دعا چونکہ بجائے خود ایک نیکی اور عبادت ہے، اس لیے وہ ضائع نہیں ہوتی، اس کا اجر کسی نہ کسی صورت میں دنیا یا آخرت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مل جاتا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے، بشرطیکہ مومن کو اس

کے وعدے پر یقین ہو اور اگر کسی کے نزدیک اُس کی عقل و دانش ہی حتمی معیار ہے، تو ہم اس کے لیے ہدایت و خیر کی دعا کر سکتے ہیں۔ پس مادی اسباب کو اختیار کرنا شریعت کا حکم ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

”وَاعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ“۔

ترجمہ: ”اور اُن (دشمنوں) کے لیے جتنا تمہارے بس میں ہے، طاقت تیار رکھو اور (سرحدوں پر جنگ میں کام آنے والے) گھوڑوں کو باندھے رکھو تاکہ اللہ اور تمہارے دشمن پر تمہاری دھاک بیٹھی رہی، (الانفال: 60)“۔

آج کل گھوڑے جدید آلاتِ حرب سے استعارہ ہیں اور اس آیت میں یہ ہدایت کی گئی ہے کہ ہر وقت دشمن کے مقابلے میں ریڈ الرٹ اور ہائی الرٹ رہو، یعنی حملہ کرنے اور دشمن کے حملے کے دفاع کے لیے بالکل تیار حالت میں رہو، عہدِ رسالت مآب ﷺ میں ریاستیں اور ریاستی ادارے منظم نہیں تھے، لہذا جو بھی لڑنے کے قابل ہوتے تھے، انہیں اپنے گھوڑے، تلوار اور تیرکمانوں کے ساتھ ریڈ الرٹ رہنا پڑتا تھا کہ جب بھی اچانک بلاوا آئے تو وہ چل پڑیں، آج کل یہ ذمہ داری مسلح افواج پر ہے اور قوم کی ذمہ داری ہے کہ جو مدد انہیں عوام سے درکار ہو، وہ دل و جان سے فراہم کریں اور اللہ سے اُن کی کامیابی اور سرخروئی کے لیے دعائیں کرتے رہیں، آپ دانشور لوگ ہیں، آپ کی سوچ بہت بلند ہے، ہم عاجز لوگوں کے پاس یہی چارہ کار ہے، لیکن انسانوں پر قوانینِ فطرت حاکم نہیں ہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کے تشریحی قوانین حاکم ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آخرت میں نجات کا فیصلہ کسی کی صورت پر نہیں ہوگا، یہ نہیں دیکھا جائے گا کہ وہ لنگڑا تھا، لُجھا تھا، بینائی سے محروم تھا یا کسی اور جسمانی ضعیف کا شکار تھا، یہ دیکھا جائے گا کہ اُس نے اپنی استطاعت کے مطابق اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرّم کے احکام کی پابندی کی یا نہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے تشریحی قوانین کے معیار پر مسلمانوں کو پرکھیں اور اپنی یونیورسٹیوں کو عالمی معیار پر علم و تحقیق کا مرکز بنائیں، یہ



چھوڑیں کہ چرچ میں دعائیں ہوتی ہیں یا نہیں یا یہ کہ دعا ہو یا نہ ہو، گولی بہر حال نشانے پر جاتی ہے، لیکن حضور! کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ نشانہ خطا ہو جاتا ہے اور کبھی دشمن کا آتشیں اسلحہ فضا میں پھٹ جاتا ہے، ہماری خبر لیتے رہیں، کوئی حرج نہیں ہے۔

دعا کی تاثیر اور اس کی اہمیت و فضیلت کے حوالے سے مذکورہ بالا کالمز میں جو دلائل مذکور ہیں، ان کے علاوہ دیگر دلائل درج ذیل ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(۱) ”وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۖ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ ذُخْرَيْنَ“

ترجمہ: ”اور تمہارے رب نے فرمایا: تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا کو قبول فرماؤں گا، بے شک جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں، وہ عنقریب ذلت سے جہنم میں داخل ہوں گے، (المومن: 60)۔“ اس آیت مبارکہ میں دعا کی ترغیب دینے کے بعد ”اِسْتِكْبَارَ عَنِ الْعِبَادَةِ“ کا ذکر آیا، اس کا مطلب یہ ہوا کہ دعا بھی عبادت ہے، بلکہ ایک حدیث میں فرمایا:

”الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ“، ترجمہ: ”دعا عبادت ہی ہے، (سنن ترمذی: 2969)۔“

تاثیر دعا کے منکرین کا یہ موقف کہ ہر چیز کا فیصلہ ہو چکا ہے اور اس لیے دعا کے لیے کوئی تاثیر نہیں اور نہ دعا کا کوئی فائدہ ہے، مندرجہ بالا آیت کریمہ کی رو سے باطل ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں دعا مانگنے کا حکم دیا ہے اور قبولیت کا وعدہ بھی فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ کسی ایسے چیز کا حکم نہیں فرماتا جو عبث ہو اور جس پر کوئی نتیجہ مرتب نہ ہوتا ہو، اگر دعا میں کوئی تاثیر نہ ہو تو اللہ تعالیٰ نے اس کی قبولیت کا جو وعدہ فرمایا ہے، اس کی حکمت کیا ہے۔ ظاہر ہے اللہ تعالیٰ کا دعا کی قبولیت کا وعدہ فرمانا اس بات کا بین ثبوت ہے کہ اس کی رضا اور مَشِیئَت سے دعاؤں پر دنیاوی اور اخروی اثرات مرتب ہوتے ہیں اور بندہ جو مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اپنی حکمت کے مطابق اس کو قبول فرماتا ہے۔

دعا مانگنے کے لیے کسی خاص وقت کی قید بھی نہیں لگائی، بلکہ بندہ جب چاہے اپنے رب سے دعا مانگ سکتا ہے چاہے خوشی ہو یا غم، راحت ہو یا تکلیف، مصیبت ہو یا فراخی، دن

ہو یا رات، جب بھی دعا مانگے گا اللہ قبول فرمائے گا اور اللہ نے اس کی قبولیت کو اپنے ذمہ کرم پر لیا ہے، ارشاد بانی ہے:

(۲) ”وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ“۔

ترجمہ: اور (اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم!) جب آپ سے میرے بندے میرے متعلق سوال کریں، تو (آپ فرمادیں کہ) بے شک میں ان کے قریب ہوں، دعا کرنے والا جب دعا کرتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں، (البقرہ: 186)۔

پھر دعا کا طریقہ بھی بتلایا کہ کس طرح سے دعا مانگنی ہے اور اس کیفیت کا بھی ذکر فرمایا جو دعا مانگتے وقت بندے پر طاری ہونی چاہیے، کیونکہ یہ کوئی عام دنیاوی بادشاہوں کا دربار نہیں، بلکہ رب العالمین کی بارگاہِ صمدیت ہے، جو تمام عالم سے بے پرواہ ہے اور جسے کسی کی کوئی پرواہ نہیں، وہ بے نیاز ہے، تمام عالم اس کا محتاج ہے۔ اُسے بندے کی جودا پسند ہے، وہ عجز و انکسار اور اپنی بے بسی کا اظہار ہے، لہذا اس کی بارگاہ میں عاجزی کے ساتھ گڑ گڑا کر دعا مانگنی چاہیے، وہ دلوں کے بھیدوں سے باخبر ہے اور اس کی بارگاہ میں اپنی عرضی پیش کرنے کے لیے چلانے یا اسے متوجہ کرنے کے لیے تیز آواز کی ضرورت نہیں، بلکہ وہ دلوں میں پیدا ہونے والی امنگوں اور آرزوؤں سے بھی باخبر ہے، کوئی دل میں بھی بارگاہ الوہیت کی طرف متوجہ ہو کر اپنی حاجت پیش کرے، وہ اُسے بھی سنتا ہے اور شرف قبولیت سے نوازتا ہے، کیا خبر کہ جو گویائی پر قادر ہی نہیں، اُس کی دعا فصح اللسان لوگوں سے بھی زیادہ اس کی بارگاہ میں قبولیت نصیب ہو جائے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(۳) ”ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ“۔

ترجمہ: ”تم اپنے رب کو گڑ گڑا کر اور چپکے چپکے پکارو، بے شک وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا، (الاعراف: 55)۔“

اور دعا مانگنے کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

(۴) ”قُلْ مَا يَعْبُودُ آبَاؤُكُمْ رَبِّي لَوْلَا دَعَاؤُكُمْ فَقَدْ كَدَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا“۔

ترجمہ: ”آپ کہیے کہ تم میرے رب کی عبادت نہ کرو تو اس کو تمہاری کوئی پرواہ نہیں بے شک

تم نے اس کو جھٹلایا تو اس کا عذاب تم پر ہمیشہ لازم رہے گا، (الفرقان: 77)۔“ یہاں بعض مفسرین نے ”دعا“ کو عبادت کے معنی میں لیا ہے اور دعا کا معنی بھی کر سکتے ہیں۔

علامہ عینی دعا کی تاثیر سے متعلق قائلین کے منہج کی ترجمانی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”وَجَفَّ الْقَلَمُ عِبَارَةً عَنْ عَدَمِ تَغْيِيرِ حُكْمِهِ، لِأَنَّ الْكَاتِبَ لَمَّا إِنَّ جَفَّ قَلَمُهُ عَنِ الْبِدَادِ لَا تَبْقَى لَهُ الْكِتَابَةُ، كَذَا قَالَه ”الْكَلَامُ“ وَفِيهِ نَظَرٌ، لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ: ”يَمْحُوا اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ“، فَإِنْ كَانَ مُرَادُهُ مِنْ عَدَمِ تَغْيِيرِ حُكْمِهِ الَّذِي فِي الْأَزَلِ فَبُسَلَّمَ، وَإِنْ كَانَ الَّذِي فِي اللَّوْحِ فَلَا، وَالْأَوْجَهُ أَنْ يُقَالَ: جَفَّ الْقَلَمُ، أَيْ: فَرَعَ مِنَ الْكِتَابَةِ الَّتِي أَمَرَ بِهَا حِينَ خَلَقَهُ وَأَمَرَهُ أَنْ يُكْتَبَ مَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَإِذَا أَرَادَ بَعْدَ ذَلِكَ تَغْيِيرَ شَيْءٍ مِمَّا كَتَبَهُ مَحَاهُ كَمَا قَالَ: ”يَمْحُوا اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ“، قَوْلُهُ: ”عَلَى عِلْمِ اللَّهِ“، أَيْ: حُكْمِ اللَّهِ، لِأَنَّ مَعْلُومَهُ لَا بُدَّ أَنْ يَقَعَّ وَالْأَلَزِمُ الْجَهْلُ فَعِلْمُهُ بِمَعْلُومٍ مُسْتَلْزِمٍ لِحُكْمِهِ بِوُقُوعِهِ“۔

ترجمہ: ”قلم کا خشک ہونا اللہ تعالیٰ کے حکم کے متغیر نہ ہونے سے کنایہ ہے، کیونکہ جب کاتب کے قلم کی سیاہی خشک ہو جائے تو اس کے لیے لکھنا باقی نہیں رہتا، اس طرح علامہ کرمانی نے کہا اور اس پر یہ اعتراض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ”يَمْحُوا اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ“ وَعِنْدَكَ أُمُّ الْكِتَابِ“ (ترجمہ:) اللہ جس لکھے ہوئے کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے قائم رکھتا ہے، اور اس کے پاس ام الكتاب (لوح محفوظ) ہے، (الرعد: 39)۔“ پس اگر علامہ کرمانی کی مراد یہ ہے کہ ازل میں جو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اس میں کوئی تغیر نہیں ہوتا تو اس کو تسلیم کیا جائے گا اور اگر علامہ کرمانی کی مراد یہ ہو کہ لوح محفوظ میں جو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، اس میں کوئی تغیر نہیں کیا جائے گا، تو اس کو تسلیم نہیں کیا جائے گا اور زیادہ واضح یہ ہے کہ یوں کہا جائے کہ ”جَفَّ الْقَلَمُ“ کا معنی ہے: قلم اس چیز کے لکھنے سے فارغ ہو گیا، جس چیز کو اس وقت لکھنے کا حکم دیا گیا تھا، جب اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا کیا تھا اور اس کو حکم دیا تھا کہ قلم ان تمام چیزوں کو لکھے جو قیامت تک ہونے والی ہیں۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد کسی چیز کو متغیر کرنے کا ارادہ فرمایا جس کو پہلے قلم لکھ چکا ہے، تو اللہ تعالیٰ

اس کو مٹا دیتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ جس چیز کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جس چیز کو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے“ (اس باب کے عنوان میں لکھا ہے: ”قلم خشک ہو گیا اللہ کے علم پر“) اس کا معنی ہے: اللہ کے حکم پر، کیونکہ اللہ کے معلوم کا واقع ہونا ضروری ہے، ورنہ اللہ تعالیٰ کا جہل لازم آئے گا، پس اللہ تعالیٰ کو معلوم کا جو علم ہے وہ اس کے وقوع کے حکم کو مستلزم ہے، (عمدة القاری: ج: 23 ص: 227، دار الکتب العلمیہ، بیروت)۔

علامہ عینی کے اس قول: ”جَفَّ الْقَلَمُ“ کا معنی ہے: قلم اس چیز کے لکھنے سے فارغ ہو گیا جس چیز کو اس وقت لکھنے کا حکم دیا گیا تھا، جب اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا کیا تھا اور اس کو حکم دیا تھا کہ قلم ان تمام چیزوں کو لکھے جو قیامت تک ہونے والی ہیں۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد کسی چیز کو متغیر کرنے کا ارادہ فرمایا جس کو پہلے قلم لکھ چکا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کو مٹا دیتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ جس چیز کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جس چیز کو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے“۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ کے بندوں کا اللہ سے دعا کرنے میں اور اس دعا کے لیے تاثیر کا اعتقاد رکھنے میں اور ”جَفَّ الْقَلَمُ“ والی حدیث میں کوئی تضاد نہیں بلکہ قلم کے لکھنے کا تعلق اس وقت سے ہے جب قلم کو پیدا کیا گیا تھا اور بعد میں قلم کے لکھے میں اللہ تعالیٰ اپنی مرضی سے جب بھی چاہے تصرف فرماتا ہے۔

علامہ عینی کی اس عبارت کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بندے اور اس کی تقدیر کا مالک ہے، پس جب بد بخت بندہ اس سے دعا مانگتا ہے، تو وہ اپنے فضل و کرم سے اس کی بد بختی مٹا کر اسے نیک بختوں میں لکھ دیتا ہے اور جب نیک بخت دعا مانگتا ہے، تو اسے اس کی نیک بختی پر ثابت اور قائم رکھتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے دعا کی تاثیر کے متعلق ارشاد فرمایا:

”لَا يَرُدُّ الْقَضَاءُ إِلَّا الدُّعَاءُ“۔

ترجمہ: ”دعا ہی تقدیر کو ٹال دیتی ہے، (ترمذی: 2139)۔“

یعنی تقدیر میں اگر بد بخت لکھا ہے اور وہ اپنی بد بختی کو مٹانے کے حوالے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی بد بختی کو مٹا کر نیک بختی سے بدل دیتا ہے، اگر تقدیر میں

غربت لکھی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ غربت کو مٹا کر امارت سے بدل دیتا ہے، بلکہ امام حاکم نے حدیث بیان کی ہے، جس میں دعا کے بلاؤں سے جھگڑنے کا ذکر فرمایا ہے، حدیث میں ہے:

”عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يُغْنِي حَدَرٌ مِنْ قَدَرٍ وَالدُّعَاءُ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ وَإِنَّ الْبَلَاءَ لَيَنْزِلُ فَيَتَلَقَّاهُ الدُّعَاءُ فَيُعْتَدِلُجَانِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ“۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تقدیر تدبیر سے نہیں ٹلتی اور دعا اس مصیبت میں جو نازل ہو چکی ہے اور اس میں جو ابھی نازل نہیں ہوئی، فائدہ دیتی ہے اور بے شک مصیبت کے نازل ہوتے ہی دعا اس سے جھگڑنے لگتی ہے اور قیامت تک ان کا مقابلہ جاری رہتا ہے، (الْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ: 1813)۔ یعنی دعا قیامت تک مصیبت کا راستہ روکے رکھتی ہے۔

امام حاکم کی روایت کردہ ایک حدیث میں نیکی کی برکت سے عمر میں اضافہ ہونے اور گناہ سے رزق میں کمی ہونے کا ذکر ہے اور عمر میں اضافہ اور کمی تقدیری معاملات ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

”عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَزِيدُ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ، وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُسْرِ إِلَّا الْبُؤْسُ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْصِرُ الرِّزْقُ بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ“۔

ترجمہ: ”حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دعا تقدیر کو ٹال دیتی ہے اور نیکی سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے اور آدمی کو گناہ کے سبب اس کو پہنچنے والے رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے، (الْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ: 1814)۔“

امام حاکم نے اپنی سند کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور حدیث کو روایت کیا ہے، جس میں دعا کی نفع مندی اور دعا مانگنے کو اپنے اوپر لازم کرنے اور دعا ضرور کرنے کا ذکر فرمایا ہے:

”عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الدُّعَاءُ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ، وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ، فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللَّهِ بِالْدُّعَاءِ“۔

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دعا ہر مصیبت میں نفع دیتی ہے، خواہ وہ نازل ہو چکی ہو یا نازل ہونے والی ہو، تو اے اللہ کے بندو! تم دعا مانگنے کو لازم پکڑو، (الْمُسْتَدْرِكُ لِلْحَاكِمِ: 1815)۔“

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگنے سے عاجز آنے کو منع فرمایا ہے یعنی دعا میں سستی نہیں کرنی چاہیے، امام حاکم اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

”عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: لَا تَعْجِزُوا فِي الدُّعَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَهْدِكُمْ مَعَ الدُّعَاءِ أَحَدٌ۔“

ترجمہ: ”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دعا مانگنے سے عاجز نہ آنا، کیونکہ دعا کے ساتھ کوئی شخص ہلاک نہیں ہوتا، (الْمُسْتَدْرِكُ لِلْحَاكِمِ: 1818)۔“ دعا مانگنے سے عاجز آنے کے معنی ہیں: ”آدمی دعا مانگتے مانگتے تھک جائے اور دعا کو ترک کر دے۔“

ایک اور گروہ کا یہ کہنا ہے کہ دعا مانگنی واجب ہے، لیکن جو دعا قضاء کے موافق ہو، صرف وہی قبول ہوتی ہے اور جو قضاء کے موافق نہ ہو، وہ قبول نہیں ہوتی، تاہم اس کے باوجود ہم دعا اس لیے مانگتے ہیں کہ دعا ایک امر تعبدی ہے، یعنی دعا بھی ایک صورت عبادت ہے اور عبادت پر یقیناً اجر ملتا ہے۔

لیکن حق یہ ہے کہ دعا کے لیے تاثیر ہے اور دعا سے تقدیر بدلتی ہے، جیسا کہ مندرجہ بالا آیات قرآنی اور احادیث مبارکہ سے واضح ہے۔ اگر دعا کی کوئی تاثیر نہ ہوتی تو اللہ تبارک وتعالیٰ نہ اس کا حکم فرماتا اور نہ اس کی ترغیب دیتا اور اگر صرف موافق قضاء دعا ہی قبول ہوتی ہے تو پھر یہ تحصیل حاصل ہے، کیونکہ جو چیز انسان کے مقدر میں ہے اس کے لیے دعا کرے یا نہ کرے وہ تو ملنی ہی ہے اور جو چیز انسان کے مقدر میں نہیں اس کا ملنا کیسا اور انسان صرف اسی کی دعا تو نہیں مانگتا جو اس کے مقدر میں ہے بلکہ آنے والے ہر قسم کے شہائد و مشکلات میں آسانی اور فراخی کی دعا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے: اُدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ، اس کے بارے میں مفصل احادیث فضیلت دعا میں آرہی ہیں۔

## دعا کے فضائل

قرآن وحدیث میں دعا کی فضیلت پر متعدد آیات الہی اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم دال ہیں، ذیل میں انہیں ذکر کیا جاتا ہے:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

(1) ”وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۖ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ ذٰلِخِيْنَ“۔

ترجمہ: ”اور تمہارے رب نے فرمایا: تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا کو قبول فرماؤں گا، بے شک جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب ذلت سے جہنم میں داخل ہوں گے، (المومن: 60)۔“

(2) ”وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ۚ اُجِِبُّ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ“۔

ترجمہ: ”اور (اے رسول) جب آپ سے میرے بندے میرے متعلق سوال کریں تو (آپ فرمادیں) بے شک میں ان کے قریب ہوں، دعا کرنے والا جب دعا کرتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں، (البقرہ: 186)۔“

(3) ”ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَ خُفْيَةً ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِلِيْنَ“۔

ترجمہ: ”تم اپنے رب کو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے پکارو، بے شک وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا، (الاعراف: 55)۔“

(4) ”قُلْ ادْعُوا اللّٰهَ اَوْ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ۚ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرُوْا بِصَلَاتِكُمْ وَلَا تَخَافُوْا يَہٗاۤءِبْتَعِبٰۤىۤنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا“۔

ترجمہ: ”آپ کہیے: تم اللہ کہہ کر پکارو یا رحمن کہہ کر پکارو، تم جس نام سے بھی پکارو، اس کے (سارے ہی) نام اچھے ہیں اور آپ نماز میں نہ بہت بلند آواز سے قرآن پڑھیں اور نہ بہت پست آواز سے اور ان دونوں کے درمیان طریقہ اختیار کریں، (بنی اسرائیل: 110)۔“

## (1) دعائیں عبادت ہے:

نبی کریم ﷺ نے دعا کو عین عبادت قرار دیتے ہوئے فرمایا: بندہ کا اپنے رب سے مانگنا عبادت ہی ہے، حدیث پاک میں ہے:

(الف) ”عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ، ثُمَّ قَرَأَ: ”وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ“۔

ترجمہ: ”حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: دعا عبادت ہی ہے، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ”اور تمہارے رب نے فرمایا: تم مجھ سے دعا کرو، میں تمہاری دعا کو قبول فرماؤں گا، بے شک جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب ذلت سے جہنم میں داخل ہوں گے، (ترمذی: 3447)۔“

(ب) ”عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ“۔  
ترجمہ: ”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ نے فرمایا: دعا عبادت کا مغز ہے، (ترمذی: 3371)۔“ یعنی دعا عبادت کا جوہر اور نچوڑ ہے۔

## (2) دعا رد کرنے سے اللہ حیا فرماتا ہے:

کوئی بندہ اپنے رب کے سامنے دعا کے لیے ہاتھ پھیلانے سے اس لیے جھجک رہا ہو کہ میں دعا مانگوں اور قبول نہ ہو، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ بندے کے دعا کے لیے اٹھے ہوئے ہاتھوں کو خالی نہیں لوٹاتا، بلکہ عطا فرماتا ہے، اس لیے بندہ دعا مانگنے اور اللہ کی بارگاہ میں دست سوال دراز کرنے سے غفلت نہ برتے، حدیث پاک میں ہے:

”عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ رَبَّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَيٌّ كَرِيمٌ، يَسْتَجِيبُ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا“۔

ترجمہ: ”حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا رب تبارک و تعالیٰ حیا دار کریم ہے، اپنے بندے سے حیا فرماتا ہے کہ جب بندہ اس کے حضور دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے، تو وہ انہیں خالی لوٹا دے، (ابوداؤد: 1488)۔“



## (3) دعا مومن کا ہتھیار ہے:

رسول اللہ ﷺ نے (ردِ آفات کے لیے) دعا کو مومن کا ہتھیار قرار دیا ہے، انسان ہتھیار کے ساتھ اپنے دشمن سے لڑتا ہے اور اور اس کے ذریعے اپنی حفاظت کرتا ہے، تو دعا کے ذریعے بھی انسان آفات اور اغوائے شیطان سے محفوظ رہتا ہے، حدیث میں ہے:

(الف) ”عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَعِمَادُ الدِّينِ وَتَوَرُّدُ السَّيِّئَاتِ وَالْأَرْضِ“۔

ترجمہ: ”حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دعا مومن کا ہتھیار ہے، دین کا ستون ہے اور آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔“

(الْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ: 1812)

متدرک کے حوالے سے امام حاکم کی حدیث گزر چکی ہے، جس میں ہر صورت میں دعا کے نافع ہونے اور آفات سے جھگڑنے کا ذکر ہے۔

## (4) دعا روزی اور عمر میں برکت کا باعث ہوتی ہے:

دعا روزی اور عمر میں برکت کا وسیلہ بنتی ہے اور تقدیر کو ٹال دیتی ہے، حدیث پاک میں ہے:

(الف) ”عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَرُدُّ الْقَدَرُ إِلَّا الدُّعَاءُ، وَلَا يَزِيدُنِي الْعُمْرُ إِلَّا الْبُؤْسُ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُخْرَمُ الرِّزْقُ بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ“۔

ترجمہ: ”حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دعا تقدیر کو ٹال دیتی ہے، نیکی سے عمر بڑھ جاتی ہے اور گناہ آدمی کو پہنچنے والے رزق سے محرومی کا سبب بنتا ہے، (الْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ: 1814)۔“

دعائیں نفع دیتی ہیں اور ایمان والوں کو دعائیں ضرور کرنی چاہئیں، حدیث مبارک میں ہے:

(ب) ”عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الدُّعَاءُ يَنْفَعُ وَمِمَّا تَزَلُّ، وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ، فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللَّهِ بِالْدُّعَاءِ“۔

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دعا ہر اس مصیبت میں نفع دیتی ہے جو نازل ہو یا نازل ہونے والی ہو، تو اے اللہ کے بندو! تم پر دعا مانگنا لازم ہے، (الْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ: 1815)۔“

### (5) دعا ہلاکت سے بچاتی ہے:

(الف) ”عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تَعْجِزُوا فِي الدُّعَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَهْدِكُمْ مَعَ الدُّعَاءِ أَحَدٌ“۔

ترجمہ: ”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دعا مانگنے سے مت اکتاؤ، کیونکہ دعا ہلاکت سے بچاتی ہے۔“

(الْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ: 1818)

(ب) ”عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فَتَحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ، وَمَا سِوَالِ اللَّهِ شَيْئًا يَعْنِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مَنْ أَنْ يُسْأَلَ الْعَافِيَةَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ: إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ، فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللَّهِ بِالْدُّعَاءِ“۔

ترجمہ: ”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جس کے لیے دعا کا دروازہ کھولا گیا، اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیے گئے اور اللہ تعالیٰ سے مانگی جانے والی چیزوں میں جو چیز اللہ کو سب سے محبوب ہے، وہ اس سے عافیت کا سوال ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک جو مصیبتیں نازل ہو چکی ہیں اور جو نازل ہونے والی ہیں، دعا ان سب کو دور کرنے میں نفع دیتی ہے، پس اے اللہ کے بندو! تم دعا کو لازم پکڑو، (سنن ترمذی: 3548)۔“

(ج) ”عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أُنِئ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ قَاعِدٌ فِي ظِلِّ الْحَظِيمِ بِمَكَّةَ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أُنِئ عَلَى مَالِ أَبِي فُلَانٍ بِسَيْفِ الْبُحْرِ فَذَهَبَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا تِلْفَ مَالٌ فِي بَرٍّ وَلَا بَحْرٍ إِلَّا بِسِنَمِ الزَّكَاتِ، فَحَرِّزُوا أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاتِ وَدَاوُوا مَرْضَاكُمْ بِالصَّدَقَةِ، وَادْفَعُوا عَنْكُمْ طَوَارِقَ الْبَلَاءِ بِالْدُّعَاءِ،

فَإِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ، مَا نَزَلَ يَكْشِفُهُ وَمَا لَمْ يَنْزِلْ يَحْبِسُهُ“۔

ترجمہ: ”حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ مکہ میں حطیم کے سائے میں تشریف فرما تھے کہ آپ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا اور آپ ﷺ سے عرض کی گئی: یا رسول اللہ ﷺ! سمندر کے کنارے میرے باپ کے مال پر سمندری طوفان آگیا اور مال کو بہا لے گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: بحر و بر میں مال زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی وجہ سے تلف ہوتا ہے، لہذا زکوٰۃ ادا کر کے اپنے اموال کو محفوظ کر دو اور صدقہ دے کر اپنے بیماروں کی تکالیف کا ازالہ کرو اور دعاؤں کے ذریعے خود سے بلاؤں کو دفع کرو، کیونکہ دعا اُن مصیبتوں کو بھی دفع کرتی ہے جو نازل ہو چکی ہیں اور اُن مصیبتوں کو بھی ٹال دیتی ہے جو ابھی نازل نہیں ہوئیں، سو جو مصیبت آگئی ہے، اُسے دور کر دیتی ہے اور جو مصیبت ابھی نازل نہیں ہوئی، اُسے روک دیتی ہے، (الدُّعَاءُ لِلطَّبْرَانِ: 34)۔“

### (6) دعا اللہ کے حضور تکریم کا سبب ہے:

(۱) ”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى مِنَ الدُّعَاءِ“۔

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے حضور کوئی چیز دعا سے زیادہ باعثِ تکریم نہیں ہے، (ترمذی: 3370)۔“

اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا مسلسل سوال کرتے رہنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ مانگنے سے ناخوش نہیں ہوتا کہ یہ کسی دنیاوی حاکم کا دربار نہیں ہے، بلکہ مالکِ ارض و سماء کی بارگاہ ہے، جو مانگنے سے خوش ہوتا ہے اور جو جتنا زیادہ اس سے مانگے وہ اس کی بارگاہ میں اتنا ہی زیادہ قریب ہے۔

### (7) دعا نہ کرنا غضبِ الہی کا باعث ہے:

(الف): ”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّهُ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ“۔

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ

تعالیٰ سے سوال نہیں کرتا، اللہ اس پر غضب فرماتا ہے، (ترمذی: 3373)۔“

(ب) ”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ لَمْ يَدْعُ اللَّهَ سُبْحَانَهُ، غَضِبَ عَلَيْهِ“۔

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا نہیں کرتا، اللہ اس پر غضب فرماتا ہے، (ابن ماجہ: 3827)۔“

(ج) ”عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ أَنْ يُسْأَلَ، وَأَفْضَلُ الْعِبَادَةِ أَنْتِظَارُ الْفَرَجِ“۔

ترجمہ: ”حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ اس سے سوال کیا جائے اور بہترین عبادت کشادگی کا انتظار کرنا ہے، (ترمذی: 3571)۔“، یعنی دعائیں عجلت ناپسندیدہ ہے۔

## دعا کے آداب

ہر عبادت کی قبولیت کے لیے آداب مقرر ہیں، اگر ان آداب کا خیال رکھا جائے تو اس عبادت کی قبولیت کی امید زیادہ ہوتی ہے، دعا بھی ایک عبادت ہے اور اس کے لیے بھی شریعت نے آداب مقرر کیے ہیں، اس لیے اللہ کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلانے اور اس کے سامنے اپنی حاجات پیش کرتے وقت اگر ان آداب کا خیال رکھا جائے تو اس بات کی زیادہ امید ہے کہ اللہ اس کی دعا کو قبول فرمائے، دعا کرنے والا ایک بات کا خیال رکھے کہ اس نے دست سوال دراز کرنا ہے، رد و قبول اللہ کی مرضی ہے، وہ بندے کے لیے جو بہتر جانتا ہے، وہی مقدر فرماتا ہے، ہاں آداب کا خیال کر کے جو دعا مانگی جائے اس کی قبولیت کی امید زیادہ ہے، ذیل میں وہ آداب ذکر کیے جاتے ہیں:

### (1) آغاز دعا میں اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا:

دعا کے آداب میں سے ہے کہ بندہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنائیاں کرے اور اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ذوق و شوق سے درود پڑھے، پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے حاجات کو پیش کرے، اس طرح دعا کی قبولیت کی امید زیادہ ہے، احادیث مبارکہ میں ہے:

(الف) ”عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَاعِدٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَنِيْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عَجَلْتَ اَيْهَا الْبُصَلِّ، اِذَا صَلَّيْتَ فَتَعَدَّتْ فَاَحْصِدِ اللّٰهُ بِهَا هُوَ اَهْلُهُ، وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ. قَالَ: ثُمَّ صَلَّى رَجُلٌ آخَرٌ بَعْدَ ذَلِكَ فَحَصَدَ اللّٰهُ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: اَيْهَا الْبُصَلِّ اُدْعُ تُجِبْ“۔

ترجمہ: ”حضرت فضالہ بن عبید اللہ بن عبد ربیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ اسی اثنا میں ایک شخص آیا، پھر اس نے نماز پڑھی اور یہ دعا کی: اے اللہ! میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے نمازی! تو نے جلدی کی، جب تم

نماز پڑھ لو تو بیٹھ جاؤ، پھر اللہ کی شان کے مطابق اس کی حمد بیان کرو اور مجھ پر درود بھیجو، پھر اللہ سے دعا مانگو۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر اس کے بعد ایک شخص نے نماز پڑھی، پھر اللہ کی حمد بیان کی اور نبی ﷺ پر درود بھیجا تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: اے نمازی! دعا مانگ، تیری دعا قبول کی جائے گی، (سنن ترمذی: 3476)۔“

(ب) ”عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الدُّعَاءُ مَحْجُوبٌ عَنِ اللَّهِ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ“۔

ترجمہ: ”حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دعا اللہ تعالیٰ سے حجاب میں ہوتی ہے، جب تک کہ محمد ﷺ اور آپ کی آل پر درود نہ پڑھا جائے۔“

(شُعَبُ الْإِيمَان: 1475)

(ج) ”عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: إِذَا بَدَأَ الرَّجُلُ بِالشَّئَاءِ قَبْلَ الدُّعَاءِ فَقَدْ وَجَبَ، وَإِذَا بَدَأَ بِالدُّعَاءِ قَبْلَ الشَّئَاءِ كَانَ عَلَى رَجَاءٍ“۔

ترجمہ: ”ابراہیم التیمی بیان کرتے ہیں: جب آدمی دعا سے پہلے اللہ تعالیٰ کی ثناء سے آغاز کرتا ہے تو قبولیت اللہ کے ذمہ کرم پر ہوتی ہے (اور اس کی قبولیت یقینی ہو جاتی ہے)، لیکن جب بندہ اللہ کی ثناء سے پہلے دعا شروع کر دے تو قبولیت (یقینی تو نہیں ہے، البتہ اس) کی امید کی جاسکتی ہے، (مُصَنَّفُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ: 29171)۔“

(2) دعا بکثرت مانگنی چاہیے:

اللہ تعالیٰ سے کثرت سے مانگنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ مالک ارض و سما ہے اور اس کے خزانوں میں مانگنے سے کمی واقع نہیں ہوتی، حدیث پاک میں ہے:

”عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا سَأَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْثُرْ، فَإِنَّهُ يَسْأَلُ رَبَّهُ“۔

ترجمہ: ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا مانگے تو بکثرت مانگے، کیونکہ وہ اپنے رب سے مانگ رہا ہے، (صَحِيحُ ابْنِ حَبَّان: 889)۔“ اور رب کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں ہے۔

### (3) دعا گڑ گڑا کر مانگنی چاہیے:

احادیث مبارکہ میں ہے:

(الف) ”عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ كَيُحِبُّ الْبَلَدِجِينَ فِي الدُّعَاءِ۔“

ترجمہ: ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ گڑ گڑا کر دعا مانگنے والوں کو پسند فرماتا ہے، (شُعَبُ الْإِيْمَان: 1073)۔“

(ب) ”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يُوشِكُ أَنْ تَنْظَهَرَ فِتْنَةٌ لَا يَنْجِي مِنْهَا إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ دُعَاءُ كَدُّعَاءِ الْغَرِيقِ۔“

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب ایک فتنہ ظاہر ہوگا، اللہ عز وجل کے سوا اس سے کوئی نجات دینے والا نہیں ہوگا یا ایسی بے بسی کی دعا جیسے سمندر میں ڈوبنے والا (تمام ظاہری اسباب سے مایوس ہو کر) اللہ کو پکارتا ہے، (شُعَبُ الْإِيْمَان: 1077)۔“

### (4) ہر مراد اللہ سے مانگنی چاہیے:

احادیث مبارکہ میں ہے:

(الف) ”عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَيْسَ أَلْ أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلِّهَا حَتَّى يَسْأَلَهُ شَيْئًا نَعْلِيهِ إِذَا انْقَطَعَ۔“

ترجمہ: ”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ اپنی ہر مراد اپنے رب سے مانگے، یہاں تک کہ جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اس کا سوال بھی اللہ سے کرے، (شُعَبُ الْإِيْمَان: 1079)۔“

(ب) ”عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْهَمَزِيِّ، يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: سَلُوا اللَّهَ حَوَائِجَكُمْ حَتَّى الْبَلَدِجِ۔“

ترجمہ: ”بکر بن عبد اللہ المزنی کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجات کا سوال کرو یہاں تک کہ نمک (جیسی معمولی چیز) کا سوال بھی اُسی سے

کرو، (شُعْبُ الْإِيمَان: 1082)۔“

(ج) ”عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: اُطْلُبُوا الْخَيْرَ دَهْرَكُمْ كُلَّهُ وَتَعَرَّضُوا لِنَفَحَاتِ رَحْمَةِ اللَّهِ، فَإِنَّ لِلَّهِ نَفَحَاتٍ مِنْ رَحْمَتِهِ يُصِيبُ بِهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ، وَسَلُّوا اللَّهَ أَنْ يَسْتَرْعَوْزَاتِكُمْ وَيُؤَمِّنَ رَوْعَاتِكُمْ“۔

ترجمہ: ”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پوری زندگی اللہ سے خیر اور بھلائی مانگا کرو اور خود کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے جھونکوں کے سامنے رکھا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے جھونکے چلتے رہتے ہیں، وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے عطا کر دیتا ہے اور اللہ سے سوال کرو کہ وہ تمہاری پردہ پوشی فرمائے اور تمہیں ہر خوف کے عالم میں امن عطا فرمائے، (شُعْبُ الْإِيمَان: 1083)۔“

(د) ”عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَقَدْ بَارَكَ اللَّهُ لِرَجُلٍ فِي حَاجَةِ أَكْثَرِ الدُّعَاءِ فِيهَا أُعْطِيَهَا أَوْ مَنَعَهَا“۔

ترجمہ: ”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آدمی کی اس حاجت میں برکت ڈالتا ہے، جس میں وہ زیادہ دعا کرتا ہے، خواہ اسے عطا کی جائے یا (وقتی طور پر) روک دی جائے، (شُعْبُ الْإِيمَان: 1095)۔“

(هـ) ”عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فِيمَا رَوَى عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ: يَا عِبَادِي! إِنِّي حَرَمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا، فَلَا تَظَالُمُوا، يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ، فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ، يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ جَائِعٌ، إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ، فَاسْتَطْعَمُونِي أَطْعِبْكُمْ، يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ، إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ، فَاسْتَكْسُونِي أَكْسِكُمْ، يَا عِبَادِي! إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَأَنَا أَغْفِرُ الدُّنُوبَ جَمِيعًا، فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ، يَا عِبَادِي! إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِي فَتَضُرُّونِي وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي، يَا عِبَادِي! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِئْتُكُمْ كَانُوا عَلَى أَتَقَى قَلْبَ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ، مَا رَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا، يَا عِبَادِي! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِئْتُكُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا، يَا عِبَادِي!



لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجَنَّتُمْ قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ، مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْبَخِيطُ إِذَا أُذْخِلَ الْبَحْرُ، يَا عِبَادِي! إِنِّي هَاهُنَا أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ، ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ بِهَا، فَتَنَ وَجَدَ خَيْرًا، فَلْيَحْصِدِ اللَّهُ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ، فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ“۔

ترجمہ: ”حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کر دیا ہے اور اسے تمہارے درمیان بھی حرام ٹھہرایا ہے، سوا ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو، اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر میں جسے ہدایت دوں، سو تم مجھ سے ہدایت مانگو، میں تمہیں ہدایت دوں گا، اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو، مگر جس کو میں کھلاؤں، سو مجھ سے روزی مانگو، میں تمہیں روزی عطا کروں گا، اے میرے بندو! تم سب بے لباس ہو، سو اس کے جسے میں لباس عطا کر دوں، پس مجھ سے لباس مانگو میں تم کو لباس عطا کروں گا، اے میرے بندو! تم شب و روز گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو معاف کرتا ہوں، سو تم مجھ سے بخشش مانگو، میں تمہیں بخش دوں گا، اے میرے بندو! تم مجھے نقصان پہنچانے کے قابل نہ ہو گے کہ مجھے نقصان پہنچاؤ اور تم مجھے نفع پہنچانے کے قابل نہ ہو گے کہ مجھے نفع پہنچاؤ، اگر اول سے لے کر آخر تک تمام کے تمام انسان اور جن تقوے کے اعلیٰ معیار کو پالیں (یعنی بندگی کے اعلیٰ درجے کو اختیار کر لیں) تو اس سے میری بادشاہی میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا (یعنی اس کا فائدہ خود انہی کو پہنچے گا)، اے میرے بندو! اگر ابتدا سے انتہا تک سب کے سب انسان اور جنات انتہائی درجے کے نافرمان بن جائیں، تو اس سے میری بادشاہت میں کوئی کمی نہیں آئے گی (یعنی اس کا نقصان خود انہی کو پہنچے گا)، اے میرے بندو! اگر اول تا آخر سب کے سب انسان اور جنات ایک مقام پر جمع ہو کر مجھ سے اپنے من کی ساری مرادیں مانگیں اور میں سب کو حسب طلب عطا فرماؤں، تو اس سے میرے خزانوں میں اتنی بھی کمی نہیں آئے گی، جیسا کہ سوئی سمندر میں ڈبودی جائے تو اس کے ساتھ جو تری لگ جاتی ہے (اس سے سمندر میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی)، اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہی ہیں جن کا میں

حساب رکھتا ہوں اور پھر ان کا پورا پورا اجر عطا کرتا ہوں اور جو اس کے سوا کچھ پائے (یعنی کوئی برائی پائے) تو وہ اپنے نفس ہی کو ملامت کرے، (صحیح مسلم: 2577)۔

### (5) دعائیں اخلاص ضروری ہے:

اخلاص دعا اور ہر عمل کی قبولیت کے لیے اکسیر ہے، تریاق ہے، اخلاص اعمال کے وزن کو بڑھا دیتا ہے، بغیر اخلاص کے اعمال اللہ کی بارگاہ میں شرف قبولیت سے محروم رہتے ہیں، پس ہر عمل صرف اللہ کی رضا کے لیے کیا جائے، دعا بھی ایک عبادت ہے، اس لیے دعا بھی صرف اللہ کی رضا کے لیے کرنی چاہیے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(الف) ”قَادُّوْا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ“۔

ترجمہ: ”سو تم دین کو اللہ کے لیے خالص کر کے اس سے دعا مانگو، (المومن: 14)“۔

(ب) ”وَمَا أُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوْا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ“۔

ترجمہ: ”اور ان کو صرف یہی حکم دیا گیا تھا کہ وہ اخلاص کے ساتھ اطاعت کرتے ہوئے اللہ کی عبادت کریں، (البینہ: 5)“۔

دعائیں ہر قسم کے ریا اور دکھاوے سے بچنا چاہیے، ہمارے اس پر فتن دور میں جہاں ہر چیز کمرشلائز ہو چکی ہے، وہاں دعا جیسی عبادت بھی کمرشلزم کا شکار ہو چکی ہے، میڈیا میں اشتہار آتے ہیں، جگہ جگہ بینرز لگے ہوتے ہیں کہ فلاں صاحب گڑ گڑا کر دعا مانگیں گے، الیکٹرانک میڈیا کی دعائیں اس کی نمایاں مثال ہے، ذرا سوچیے! دعا میں گڑ گڑانا، تضرع اور آہ وزاری کرنا کوئی ورزش یا ایکسرسائز تو ہے نہیں کہ اس کی پہلے سے تشہیر کی جائے، یہ تو ایک باطنی کیفیت ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نصیب ہوتی ہے اور کسے معلوم ہے کہ کب باری تعالیٰ کا کرم متوجہ ہو جائے اور دل یا دِالہی کے لیے نرم ہو جائیں، لیکن اخلاص وللہیت اور تشہیر ایک دوسرے کی ضد ہیں، اس کے علاوہ جو لوگ دوسروں کے لیے دعا کرتے ہیں تو اس میں بھی اخلاص کا خیال رکھنا چاہیے۔

### (6) قبلہ رو ہو کر ہاتھوں کو اٹھا کر دعا کرنا:

دعا کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ بندہ قبلہ رو ہو کر اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی

بارگاہ میں عجز اور انکسار سے دعا مانگے، قبلہ مومنین کے لیے مرکز توجہ اور محور التفات ہے اور قبلہ و کعبہ کے تصور اور حضوری سے بندے کے دل میں اللہ کی عظمت کا تصور اجاگر ہوتا ہے اور اس کی توجہات میں یکسوئی اور حضوری پیدا ہوتی ہے اور اگر قبلے کی طرف ظاہری رخ کو پھیرنے کے ساتھ ساتھ اپنے قلب و دماغ کو بھی اس کی طرف پھیرا جائے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ صمدیت میں حضوری کے شرف سے مشرف ہو کر دعا مانگی جائے تو قبولیت کی امید زیادہ ہے اور ہاتھوں کو اٹھانا مانگنے کی علامت ہے، جیسے فقیر کشکول میں بھیک مانگتے ہیں اس طرح اللہ کے در کے فقیر بن کر جب بندہ ہاتھوں کا کشکول پھیلا کر مانگتا ہے تو قبولیت کی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے سوال کے لیے اٹھے ہوئے ہاتھوں کو خالی ہرگز نہیں لوٹاتا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعا میں دونوں مبارک ہاتھوں کو اٹھاتے تھے، امام ابو داؤد ایک حدیث روایت کرتے ہیں:

(۱) ”عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: إِنَّ رَبَّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَيٌّ كَرِيمٌ، يَسْتَجِيبُ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ، أَنْ يَرُدَّهُمَا صَغُرًا“۔

ترجمہ: ”حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا رب حیا دار ہے کریم ہے وہ اس بات سے حیا فرماتا ہے کہ جب بندہ دعا کے لیے اس کی طرف ہاتھوں کو اٹھائے اور وہ اسے خالی لوٹا دے، (سنن ابو داؤد: 1488)۔“

کبھی کبھی ہاتھ اٹھانے میں اتنا مبالغہ فرماتے کہ صحابہ کرام کو آپ کے بغلوں کی سفیدی نظر آ جاتی، امام مسلم روایت کرتے ہیں:

(۲) ”عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ، حَتَّى يُرَى بَيَاضُ بَطْنِهِ“۔

ترجمہ: ”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے دعا میں ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگی، (صحیح مسلم: 895)“، حدیث میں ہے:

(۳) ”عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: الْمَسْأَلَةُ أَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكِبَيْكَ أَوْ نَحْوَهُمَا، وَالْإِسْتِغْفَارُ أَنْ تُشِيرَ بِأَصْبِعٍ وَاحِدَةٍ، وَالْإِبْتِهَالُ أَنْ تَمُدَّ يَدَيْكَ جَبِيْعًا“۔

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ سے مانگنا یہ ہے کہ تم اپنے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں کے بالمقابل یا ان کے قریب اٹھاؤ، اور استغفار یہ ہے کہ تم صرف ایک انگلی سے اشارہ کرو اور ابہتال (عاجزی و گریہ وزاری سے دعا مانگنا) یہ ہے کہ تم اپنے دونوں ہاتھ پوری طرح پھیلا دو، (سنن ابوداؤد: 1489)۔“

(۴) ”وَقَالَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطِيهِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: رَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَيْهِ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَبْرُؤُ الْيَمِّ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ“۔“

ترجمہ: ”حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی پھر اپنے ہاتھوں کو بلند کیا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بغلوں کی سفیدی کو دیکھا، اور ابن عمر نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھوں کو اٹھایا اور فرمایا: اے اللہ! خالد نے جو کچھ کیا میں اس سے بری ہوں، (صحیح البخاری: 6340)۔“

(۵) ”عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَشَرِيكِ: سَمِعَا أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطِيهِ“۔“

ترجمہ: ”یحییٰ بن سعید اور شریک بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا میں ہاتھوں کو اٹھایا حتیٰ کہ میں نے آپ کی بغل کی سفیدی کو دیکھا، (صحیح البخاری: 6341)۔“

### (7) ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے دعا مانگنا:

دعا کے آداب میں سے ہے کہ بندہ ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے دعا مانگے اور ہاتھوں کی پشت سے دعا نہ مانگے، فقیر جب سوال کرتا ہے، تو لوگوں کے سامنے کشکول پھیلاتا ہے، بندہ مومن جب اللہ سے مانگے، تو ہاتھوں کا کشکول بنا کر اللہ تعالیٰ سے مانگے کہ اس میں بندہ کی عاجزی اور احتیاج اور اللہ کی عظمت کا زیادہ اظہار ہے ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے دعا مانگنے کے متعلق حدیث میں ہے:

(الف) ”عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تَسْتَوُوا الْجُدْرَ مَنْ

نَظَرِي كِتَابِ أَخِيهِ بَعِيرِ اِذْنِهِ، فَإِنَّمَا يَنْظُرُنِي النَّارُ، سَلُوا اللَّهَ بِبَطُونِ أَكْفِكُمْ، وَلَا تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهَا، فَإِذَا فَرَّغْتُمْ، فَاْمَسَحُوا بِهَا وَجُوهَكُمْ“۔

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیواروں پر پردہ نہ ڈالو، جو شخص اپنے بھائی کا خط اس کی اجازت کے بغیر دیکھتا ہے تو وہ جہنم میں دیکھ رہا ہے، اللہ سے سیدھی ہتھیلیوں سے دعا مانگو اور ان کی پشت سے نہ مانگو اور جب دعا سے فارغ ہو جاؤ تو اپنے ہاتھ اپنے چہروں پر پھیر لو، (سنن ابوداؤد: 1485)۔“

(ب) ”عَنْ مَالِكِ بْنِ يَسَارٍ السَّكُونِيِّ ثُمَّ الْعَوْفِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا سَأَلْتُمْ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ بِبَطُونِ أَكْفِكُمْ، وَلَا تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهَا“۔

ترجمہ: ”حضرت مالک بن یسار سکونی عوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اللہ سے مانگو تو اپنی سیدھی ہتھیلیوں سے مانگو اور ہتھیلیوں کی پشت سے نہ مانگو، (ابوداؤد: 1486)۔“

(8) آواز پست رکھنا کہ نہ چیخ و پکار ہو اور نہ ایسا کہ بالکل ہونٹ بھی نہ ہلیں:

دعا نہ تو چیخ چیخ کر ہونی چاہیے کہ گلا پھاڑ کر دعا مانگے اور نہ ایسی ہو کہ ہونٹ تک نہ ہلیں بلکہ ایسا متوسط طریقہ اپنانا چاہیے جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے آداب کے مناسب ہو، انبیائے کرام بارگاہ الہی کے آداب کے سب سے زیادہ واقف تھے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرمایا:

(الف) ”ذِكْرُكَ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدًا ذَكِيًّا ۝ اِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ نِدًا خَفِيًّا“۔

ترجمہ: ”یہ آپ کے رب کی رحمت کا ذکر ہے جو اس کے بندے زکریا پر تھی، جب اس نے اپنے رب کو چپکے سے پکارا، (مریم: 3)۔“

اللہ تعالیٰ نے عجز و انکسار اور آہستہ سے دعا مانگنے کا حکم دیا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(ب) ”ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ“۔

ترجمہ: ”اپنے رب کو گڑگڑا کر اور چپکے سے پکارو، بے شک وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا، (الاعراف: 55)۔“

اپنے بندوں کو افراط اور تفریط سے بچنے، اور میانہ روی اختیار کرنے کا حکم فرمایا:

(ج) ”وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا“۔

ترجمہ: ”اور آپ نماز میں نہ بہت بلند آواز سے قرآن پڑھیں اور نہ بہت پست آواز سے اور ان دونوں کے درمیان طریقہ اختیار کریں، (الاسراء: 110)“۔

(د) ”عَنْ عَائِشَةَ: ”وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُ بِهَا“، أُنْزِلَتْ فِي الدُّعَاءِ“۔

ترجمہ: ”ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سورۃ بنی اسرائیل کی آیت: 110 دعا کے بارے میں نازل ہوئی ہے، (صحیح البخاری: 6327)“۔

چٹخ و پکار اور خود کو بے جا تھکا دینے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ چیختے وہاں ہیں جہاں پر سننے کا مسئلہ ہو، جبکہ اللہ تعالیٰ تو بندے کے دل کے بھیدوں کو جانتا ہے، بندہ دل میں اللہ کو پکارے، اللہ تعالیٰ اس کو سنتا ہے، امام ترمذی روایت کرتے ہیں:

(ه) ”عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ، فَلَمَّا قَتَلْنَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْبَدِينَةِ فَكَبَّرَ النَّاسُ تَكْبِيرَةً وَرَفَعُوا بِهَا أَصْوَاتَهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ رَجُمُكُمْ لَيْسَ بِأَصَمٍّ وَلَا غَائِبٍ، هُوَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رُعُوسِ رِحَالِكُمْ، ثُمَّ قَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ، أَلَا أَعْلَيْتُكَ كُنُوزًا مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“۔

ترجمہ: ”حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوے میں تھے، پس جب ہم واپس لوٹے اور مدینہ کے قریب پہنچے تو لوگوں نے تکبیر کہی اور بلند آواز سے کہی، آپ نے فرمایا: تمہارا رب نہ بہرا ہے اور نہ وہ غائب ہے، وہ تمہارے درمیان اور تمہاری سواریوں کے درمیان موجود ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عبد اللہ بن قیس! (حضرت ابو موسیٰ اشعری کا نام)، کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتا دوں، وہ ہے: ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“، یعنی برائی سے پھیرنے والا اور نیکی کی توفیق دینے والا صرف اللہ ہے، (سنن ترمذی: 3461)“۔

## (9) دعائیں قافیہ بندی نہ کرے:

دعا کے آداب میں سے ہے کہ دعائیں قافیہ بندی نہ ہو، کیونکہ دعا سے مقصود اللہ کی بارگاہ میں اپنی عجز، اور فقر کا اظہار کرنا ہے نہ کہ اپنی فصاحت و بلاغت کا، آج کل کچھ لوگ ایسے بھی پائے جاتے ہیں جو علم، تقویٰ اور پرہیزگاری نہ ہونے کے باوجود لوگوں کو رلانے اور خصوصاً مسیح و مُقَفَّی دعاؤں کی پریکٹس کی وجہ سے ہر جگہ دعا کے لیے بلائے جاتے ہیں، بلکہ اب تو تو بہ بھی اشعار کی صورت میں نعت خوان کراتے ہیں دعاؤں میں قافیہ بندی سے شریعت نے منع فرمایا ہے کہ یہ دعائیں اخلاص کے منافی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ“۔

ترجمہ: ”اپنے رب کو گڑ گڑا کر اور چپکے سے پکارو، بے شک وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا، (الاعراف: 55)“، دعائیں قافیہ بندی سے اجتناب کرنے سے متعلق امام بخاری نے ایک حدیث روایت کی ہے:

”عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَ النَّاسُ كُلَّ جُمُعَةٍ مَرَّةً، فَإِنْ أَيْتَ فَمَرَّتَيْنِ، فَإِنْ أَكْثَرَتْ فَثَلَاثَ مَرَّارٍ، وَلَا تُبَلِّ النَّاسَ هَذَا الْقُرْآنَ، وَلَا أَلْفَيْكَ تَأْتِي الْقَوْمَ وَهُمْ فِي حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِهِمْ، فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيثَهُمْ فَتُبَلِّهِمْ، وَلَكِنْ أَنْصِتْ، فَإِذَا أَمْرُكَ فَحَدِّثْهُمْ وَهُمْ يَسْتَهْوِنُكَ، فَانْظُرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ، فَإِنِّي عَهْدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابَهُ لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا ذَلِكَ يَغْنَى لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا ذَلِكَ“۔

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: لوگوں کو وعظ ہفتہ میں صرف ایک دن جمعہ کو کیا کر، اگر تم اس پر اکتفا نہ کرو تو دوسرے اگر تم زیادہ ہی کرنا چاہتے ہو تو بس (ہفتے میں) تین دن کافی ہیں اور لوگوں (کے دلوں میں) اس قرآن سے اکتاہٹ پیدا نہ کرو، ایسا نہ ہو کہ تم کچھ لوگوں کے پاس پہنچو، وہ اپنی باتوں میں مصروف ہوں اور تم پہنچتے ہی ان سے اپنی بات (بشکل وعظ) بیان کرنے لگو اور ان کی آپس کی گفتگو کو (اس طرح اچانک) کاٹ دو کہ وہ بے دلی محسوس کریں، بلکہ (ایسے مقام پر) تم خاموش رہو، پھر جب

وہ خود تم سے کہیں تو پھر تم انہیں اپنی باتیں سناؤ، اس طرح کہ وہ بھی اس تقریر کے خواہشمند ہوں اور دعا میں قافیہ بندی سے پرہیز کرتے رہنا، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کو دیکھا ہے کہ وہ ہمیشہ ایسا ہی کرتے تھے (دعا میں قافیہ بندی سے اجتناب کرتے تھے)، (صحیح البخاری: 6337)۔

امام غزالی رحمہ اللہ دعا میں قافیہ بندی سے متعلق فرماتے ہیں:

”فَإِنَّ حَالَ الدَّاعِي يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ حَالٌ مُتَضَمِّرٌ وَالتَّكَلُّفُ لَا يَنَاسِبُهُ قَالَ ﷺ: سَيَكُونُ قَوْمٌ يَعْتَدُونَ فِي الدُّعَاءِ وَقَدْ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ: ”ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ“، قِيلَ: مَعْنَاهُ التَّكَلُّفُ لِلْإِسْجَاعِ وَالْأَوَّلَى أَنْ لَا يَجَاوِزَ الدَّعَوَاتِ الْمَأْثُورَةَ فَإِنَّهُ قَدْ يَعْتَدِي فِي دُعَائِهِ فَيَسْأَلُ مَا لَا تَقْتَضِيهِ مَصْلَحَتُهُ فَمَا كُلُّ أَحَدٍ يُحْسِنُ الدُّعَاءَ وَلِذَلِكَ رُوِيَ عَنْ مَعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ الْعُلَمَاءَ يَحْتَاجُ إِلَيْهِمْ فِي الْجَنَّةِ إِذْ يُقَالُ لَاهِلِ الْجَنَّةِ تَمَتُّوا فَلَا يَدْرُونَ كَيْفَ يَتَبَنَّوْنَ حَتَّى يَتَعَلَّمُوا مِنَ الْعُلَمَاءِ وَقَدْ قَالَ ﷺ: إِيَّاكُمْ وَالسَّجْعَ فِي الدُّعَاءِ حَسِبَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقُولَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ وَعَمَلٍ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ وَعَمَلٍ وَفِي الْخَبَرِ سَيَأْتِي قَوْمٌ يَعْتَدُونَ فِي الدُّعَاءِ وَالطَّهْوَرِ وَمَرَبْعُ السَّلَفِ بِقَاصٍ يَدْعُو بِسَجْعٍ فَقَالَ لَهُ أَعْلَى اللَّهِ تَبَالِغْ أَشْهَدُ لَقَدْ رَأَيْتُ حَبِيبًا الْعَجَبِيَّ يَدْعُو وَمَا يَزِيدُ عَلَى قَوْلِهِ: اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا جَبَدَيْنِ، اللَّهُمَّ لَا تَفْضَحْنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، اللَّهُمَّ وَفَقْنَا لِلْخَيْرِ وَالنَّاسُ يَدْعُونَ مِنْ كُلِّ نَاحِيَةٍ وَرَاءَ كَاوْكَانٍ يَعْرِفُ بَرَكَةَ دُعَائِهِ“۔

ترجمہ: ”دعا مانگنے والے کی حالت آہ و زاری کرنے والے کے مشابہ ہونی چاہیے، تکلف دعا کے شایان شان نہیں ہے، نبی ﷺ کا ارشاد ہے: ”عنقریب ایسے لوگ ہوں گے جو دعا میں حد سے تجاوز کریں گے، (ابوداؤد: 1480)“ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”اپنے رب کو گڑگڑاتے ہوئے چپکے چپکے پکارو، بے شک اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا، (الاعراف: 55)“، اس کی تفسیر میں بعض علماء نے کہا ہے: اس سے مراد قافیہ بندی کا تکلف کرنا ہے اور بہتر یہ ہے کہ ماثورہ دعاؤں سے تجاوز نہ کرے، کیونکہ بعض اوقات وہ



(مانگنے والا) حد سے تجاوز کرتا ہے اور ایسی دعائیں مانگتا ہے جو اس کی مصلحت کے مطابق نہیں ہوتیں، پس ہر کوئی دعا کے صحیح طریقے سے واقف نہیں ہوتا، چنانچہ حضرت معاذ بن جبل فرماتے ہیں: اہل جنت بھی علماء کے محتاج ہوں گے، ان سے کہا جائے گا: اپنی تمنا کرو تو ان کو تمنا کرنے کا طریقہ معلوم نہیں ہوگا، وہ علماء کے پاس جائیں گے اور ان سے تمنا کا طریقہ سیکھیں گے اور نبی ﷺ کا ارشاد ہے: ”دعا میں سجع سے بچو، تمہارے لیے بس یہ دعا کافی ہے، اے اللہ! میں تجھ سے جنت اور ایسے اقوال اور اعمال کا سوال کرتا ہوں جو مجھے جنت کے قریب کر دیں اور تجھ سے دوزخ اور ایسے اعمال و اقوال کی پناہ مانگتا ہوں جو مجھے دوزخ کے قریب کر دیں اور سنن ابن ماجہ میں ہے: عنقریب اس امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو دعا اور طہارت میں حد سے تجاوز کریں گے، (ابن ماجہ: 3864)۔“

ایک بزرگ کسی واعظ کے پاس سے گزرے، وہ دعا میں قافیہ بندی کر رہا تھا، بزرگ نے فرمایا: تم اللہ کے سامنے فصاحت و بلاغت کا مظاہرہ کر رہے ہو، میں نے حبیب عجمی کی دعا سنی ہے، وہ اس سے زیادہ کچھ نہیں کہتے تھے: اے اللہ! ہمیں خالص بناد دیجیے، اے اللہ! ہمیں قیامت کے روز رسوا مت کیجیے اور ہمیں خیر کی توفیق عطا کیجیے، حبیب عجمی کی دعا کی برکت مشہور ہے اور جب آپ دعا کرتے تو لوگوں کی بڑی تعداد ہر جگہ سے شریک دعا ہوتی، مزید لکھتے ہیں:

”وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اُدْعُ بِلِسَانِ الذِّلَّةِ وَالْاِفْتِقَارِ لَا بِلِسَانِ الْفَصَاحَةِ وَالْاِنْطِلَاقِ، وَيُقَالُ إِنَّ الْعُلَمَاءَ الْاَبْدَالَ لَا يَزِيدُونَ فِي الدُّعَاءِ عَلَى سَبْعِ كَلِمَاتٍ فَمَا دُونَهَا وَيَشْهَدُ لَهُ آخِرُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ يُخْبِرْ فِي مَوْضِعٍ مِنْ أَدْعِيَةِ عِبَادَةٍ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ“۔

ترجمہ: ”اور بعض نے کہا: ذلت اور عاجزی کی زبان میں دعا کرو اور فصاحت اور شستہ بیانی سے دعا مت کرو، علماء ابدال دعا میں سات کلمات سے زیادہ استعمال نہیں کرتے اور اس پر سورہ بقرہ کے آخر میں مذکور دعا شاہد ہے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی ایک مقام پر اس سے طویل دعا نازل نہیں فرمائی،“ غیر ارادی طور پر اور بے تکلفی سے اگر قافیہ بندی ہو جائے تو اس کے متعلق امام غزالی لکھتے ہیں:

”وَأَعْلَمُ أَنَّ الْمَرَادَ بِالسَّجْعِ هُوَ التَّكْلِيفُ مِنَ الْكَلَامِ: فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يُلَاحِظُ الصَّرَاحَةَ وَالذِّلَّةَ وَالْأَفْعَى الْأَدْعِيَةَ الْمَثُورَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَلِمَاتٍ مُتَوَازِنَةٍ لِكُلِّهَا غَيْرُ مُتَكَلِّفَةٍ كَقَوْلِهِ ﷺ: أَسْأَلُكَ الْإِمْنَ مِنْ يَوْمِ الْوَعِيدِ وَالْجَنَّةِ يَوْمَ الْخُلُودِ مَعَ الْمُتَقَرِّبِينَ الشُّهُودِ وَالرَّكْعِ السُّجُودِ الْمُؤَفِّينَ بِالْعُهُودِ إِنَّكَ رَحِيمٌ وَدُودٌ وَإِنَّكَ تَفْعَلُ مَا تُرِيدُ وَأُمُثَالُ ذَلِكَ فَلْيَقْتَصِرْ عَلَى الْمَثُورِ مِنَ الدَّعَوَاتِ أَوْ لِيَلْتَمِسْ بِلِسَانِ التَّضَرُّعِ وَالْخُشُوعِ مِنْ غَيْرِ سَجْعٍ وَتَكْلِيفٍ فَالْتَّضَرُّعُ هُوَ الْمَحْبُوبُ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ“۔

ترجمہ: ”اور جان لو کہ سجع سے مراد یہ ہے کہ کلام میں تکلف سے کام لے، کیونکہ یہ صورت گڑبگڑانے اور عاجزی کے ساتھ مناسبت نہیں رکھتی، مُقْضٰی دعا مطلقاً ممنوع نہیں ہے، کیونکہ موزون دعائی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمائی ہے، لیکن وہ موزونیت (فطری اور) کسی تکلف کے بغیر تھی، جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے: ترجمہ: ”میں تجھ سے وعید یعنی قیامت کے دن امان چاہتا ہوں، میں تجھ سے ہمیشہ کے لیے تیرے مقرب بندوں، تیرے کلمہ گو بندوں، تیرے آگے رکوع و سجود میں مشغول رہنے والے اور تجھ سے کیے گئے عہد کی وفا کرنے والے بندوں کا دائمی قرب چاہتا ہوں، کیونکہ تو رحیم (نہایت رحم فرمانے والا) اور ودود (اپنے بندوں سے محبت فرمانے والا) ہے، تو (بااختیار ہے) جو چاہتا ہے کرتا ہے، (ترمذی: 3419)“ یا اسی کی طرح مزید دعائیں، تو ماثورہ دعاؤں پر اکتفا کرنا چاہیے اور اگر ماثورہ دعا یاد نہ ہو تو تضرع اور انکسار کے ساتھ بغیر کسی قافیہ بندی اور تکلف کے دعا کرے کیونکہ تضرع اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں محبوب ہے، (احیاء علوم الدین: ج 1 ص: 405)۔“

### (10) با وضو ہو کر دعا مانگنا:

با وضو ہو کر دعا مانگنا آداب دعا میں سے ہے، بعض عبادات کے لیے وضو شرط ہے کہ اگر وضو نہ ہو تو سرے سے وہ عبادت ادا ہی نہیں ہوگی اور بعض عبادات کے لیے وضو آداب میں سے ہے، چونکہ دعا بھی عبادت ہے، بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کو عبادت کا مغز قرار دیا ہے، اس لیے بندہ جب بھی دعا مانگے اسے چاہیے کہ اپنے قلب اور قالب یعنی ظاہر و باطن کو پاک کر کے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے، ایسی دعا کی قبولیت کی امید زیادہ ہے، با وضو ہو کر دعا مانگنے

کے متعلق حدیث میں ہے:

(الف): ”عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ حُجَّتَيْنِ بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلَى جَبِشٍ إِلَى أَوَاطَسٍ، فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ الصَّيَّةِ، فَقَتِلَ دُرَيْدٌ وَهَزَمَ اللَّهُ أَصْحَابَهُ، قَالَ أَبُو مُوسَى: وَبَعَثَنِي مَعَ أَبِي عَامِرٍ فَرَمَى أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ، رَمَاهُ جَسْئِي بِسَهْمٍ فَأَثْبَتَهُ فِي رُكْبَتِهِ، فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ: يَا عَمَّ مَنْ رَمَاكَ، فَأَشَارَ إِلَى أَبِي مُوسَى فَقَالَ: ذَاكَ قَاتِلِي الَّذِي رَمَانِي، فَقَصَدْتُ لَهُ فَلَحَقْتُهُ، فَلَمَّا رَأَيْتُ وَلِي، فَأَتْبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ أَقُولُ لَهُ أَلَا تَسْتَحْيِي، أَلَا تَتُوبُ، فَكَفَّ، فَاخْتَلَفْنَا ضَرْبَتَيْنِ بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ، ثُمَّ قُلْتُ لِأَبِي عَامِرٍ: قَتَلَ اللَّهُ صَاحِبَكَ، قَالَ: فَانْزِعْ هَذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهُ فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ، قَالَ: يَا ابْنَ أَخِي أَقْرَبِي النَّبِيَّ ﷺ السَّلَامَ، وَقُلْ لَهُ: اسْتَغْفِرْ لِي، وَاسْتَخْلَفَنِي أَبُو عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ، فَبَكَتْ يَسِيرًا ثُمَّ مَاتَ، فَرَجَعْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي بَيْتِهِ عَلَى سَرِيرٍ مُرْمَلٍ وَعَلَيْهِ فَرَّاشٌ، قَدْ أَثَرِ رِمَالُ السَّرِيرِ بِظَهْرِهِ وَجَنْبَيْهِ، فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبْرِنَا وَخَبَرِ أَبِي عَامِرٍ، وَقَالَ: قُلْ لَهُ اسْتَغْفِرْ لِي، فَدَعَا بِهَاءٍ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبِيدِ أَبِي عَامِرٍ. وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطِيهِ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ. فَقُلْتُ: وَلِي فَاسْتَغْفِرْ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبِيدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ، وَأَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَدْخَلًا كَرِيمًا“۔

ترجمہ: ”حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کرتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ غزوہ حنین سے فارغ ہو گئے تو آپ نے ایک دستے کے ساتھ ابو عامر رضی اللہ عنہ کو وادی او طاس کی طرف بھیجا، اس معرکہ میں دُرید ابن الصمہ سے مقابلہ ہوا، دُرید قتل کر دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لشکر کو شکست دے دی۔ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو عامر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نبی کریم ﷺ نے مجھے بھی بھیجا تھا۔ ابو عامر رضی اللہ عنہ کے گھٹنے میں تیرا کر لگا، بنی جشم کے ایک شخص نے ان پر تیر مارا تھا اور ان کے گھٹنے میں اتار دیا تھا۔ میں ان کے پاس پہنچا اور کہا: چچا! یہ تیر آپ پر کس نے پھینکا، انہوں نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو اشارے سے بتایا

کہ وہ جشمی میرا قاتل ہے جس نے مجھے نشانہ بنایا ہے، میں اس کی طرف لپکا اور اس کے قریب پہنچ گیا، لیکن جب اس نے مجھے دیکھا تو وہ بھاگ گیا، میں نے اس کا پیچھا کیا اور میں یہ کہتا جاتا تھا، تجھے شرم نہیں آتی، تجھ سے مقابلہ نہیں کیا جاتا، آخر وہ رک گیا اور ہم نے ایک دوسرے پر تلوار سے وار کیا۔ میں نے اسے قتل کر دیا اور ابو عامر رضی اللہ عنہ سے جا کر کہا کہ اللہ نے آپ کے قاتل کو قتل کروادیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے (گھٹنے میں سے) تیر نکال لے، میں نے نکال دیا تو اس سے پانی جاری ہو گیا پھر انہوں نے فرمایا: بھتیجے! نبی کریم ﷺ کو میرا سلام پہنچانا اور عرض کرنا کہ میرے لیے مغفرت کی دعا فرمائیں، ابو عامر رضی اللہ عنہ نے لوگوں پر مجھے اپنا نائب بنا دیا، اس کے بعد وہ تھوڑی دیر اور زندہ رہے اور شہادت پائی۔

میں واپس ہوا اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچا، آپ ﷺ اپنے گھر میں بانوں کی ایک چار پائی پر تشریف فرما تھے، اس پر کوئی بستر بچھا ہوا نہیں تھا اور بانوں کے نشانات آپ کی پیٹھ اور پہلو پر پڑ گئے تھے۔ میں نے آپ سے اپنے اور ابو عامر رضی اللہ عنہ کے واقعات بیان کیے اور یہ کہ انہوں نے دعا مغفرت کے لیے درخواست کی ہے، نبی کریم ﷺ نے پانی طلب فرمایا اور وضو کیا پھر ہاتھ اٹھا کر دعا کی، اے اللہ! عبید ابو عامر کی مغفرت فرما۔ میں نے آپ ﷺ کی بغل میں سفیدی (جب آپ دعا کر رہے تھے) دیکھی۔ پھر نبی کریم ﷺ نے دعا کی، اے اللہ! قیامت کے دن ابو عامر کو اپنی بہت سی مخلوق سے بلند تر درجہ عطا فرما۔ میں نے عرض کی: اور میرے لیے بھی اللہ سے مغفرت کی دعا فرما دیجیے۔ آپ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! عبداللہ بن قیس ابو موسیٰ کے گناہوں کو بھی معاف فرما اور قیامت کے دن اچھا مقام عطا فرما، (صحیح البخاری: 4323)۔

نبی کریم ﷺ نے یہ عمل صرف خود نہیں کیا، بلکہ دوسروں کو بھی اس کا حکم دیا ہے اسی سے متعلق ایک حدیث میں ہے:

(ب) ”عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ، أَنَّ رَجُلًا ضَرِيرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: اُدْعُ اللَّهَ لِي أَنْ يُعَافِيَنِي فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ أَخَرْتُ لَكَ وَهُوَ خَيْرٌ، وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ فَقَالَ: اُدْعُهُ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوْعَهُ، وَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ، وَيَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

أَسْأَلُكَ، وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ! إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتَقْضَى، اَللَّهُمَّ فَشَفِّعْنِي“۔

ترجمہ: ”عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک نابینا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر عرض کی: آپ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے صحت و عافیت کی دعا فرما دیجیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہارے لیے آخرت کی بھلائی چاہوں جو بہتر ہے، اور اگر تم چاہو تو میں تمہارے لیے دعا کروں، اس شخص نے کہا: آپ دعا کر دیجیے، تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ وہ اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے، اس کے بعد یہ دعا کرے: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وجاہت سے سوال کرتا ہوں، جو نبی رحمت ہیں، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے آپ کی وجاہت سے اپنے رب سے اپنی اس حاجت روائی کا سوال کیا ہے تاکہ میری حاجت (بینائی کی بحالی) پوری ہو جائے، اے اللہ! تو میرے حق میں ان کی شفاعت قبول فرما، (سنن ابن ماجہ: 1385)۔“

### (11) رغبت اور خوف کے ساتھ دعا کرنا:

ہر عبادت میں بندے کی رغبت اور اس عبادت میں اللہ کا خوف ضروری ہے، دعا عبادت ہے اور جو دعا رغبت کے ساتھ مانگی جائے اور بندے کے دل کو اللہ کا خوف دامن گیر ہو تو ایسی حالت میں دعا کی قبولیت کی امید زیادہ ہے، اللہ تعالیٰ نے مقام مدح میں فرمایا: ”إِنَّهُمْ كَانُوا يُسْرِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا“۔

ترجمہ: ”بے شک وہ (سب) نیک کاموں میں جلدی کرتے تھے اور خوب چاہت اور خوف سے ہم سے دعائیں کرتے تھے، (الانبیاء: 90)۔“

امام مسلم اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں:

”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ: اَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنَّ شَيْئًا، وَلَكِنْ لِيُعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ وَلِيُعْظِمِ الرَّغْبَةَ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَتَعَاطَبُهُ شَيْءٌ أُعْطِيَ“۔

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے تو ہرگز یہ نہ کہے: اگر تو چاہے تو مجھے عطا کرے، بلکہ اسے

چاہیے کہ وہ پوری دلجمعی اور نہایت چاہت کے ساتھ سوال کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی چیز عطا کرنا (یا مراد پوری کرنا) کوئی بڑی بات نہیں ہے، (صحیح مسلم: 2679)۔

## (12) عجز و انکسار، خشوع اور خضوع کے ساتھ دعا کرنا:

عجز و انکسار اور خشوع و خضوع کے ساتھ دعا مانگنا آداب دعائیں سے ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی عاجزی، انکساری، بے کسی، بے بسی، فقر اور احتیاج کا اظہار کرنا ہے، اسی لیے دعا کرنے والا اللہ تعالیٰ کے حضور جتنا زیادہ خشوع و خضوع سے دعا مانگے گا، اس کی قبولیت کی اتنی ہی زیادہ امید ہے۔

امام حافظ ابو شجاع شیروہ بن شہر دار رحمۃ اللہ علیہ حدیث روایت کرتے ہیں:

”عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدًا صَبَّ عَلَيْهِ الْبَلَاءُ صَبًّا وَثَجَّهُ عَلَيْهِ ثَجًّا فَإِذَا دَعَا الْعَبْدُ قَالَ جَبِيلُ: أَيْ رَبِّ اقْضِ حَاجَتَهُ فَيَقُولُ تَعَالَى: دَعَا فَإِنِّي أَجِبُ أَنْ أَسْمَعَ صَوْتَهُ فَإِذَا دَعَا يَقُولُ عَزَّ وَجَلَّ: كَبَيْتُ عَبْدِي وَعَفَيْتُ لَا تَسْأَلُنِي شَيْئًا إِلَّا أُعْطِيكَ وَلَا تَدْعُونِي بِشَيْءٍ إِلَّا اسْتَجَبْتُ فَإِمَّا أَنْ أُدْخِلَ لَكَ أَفْضَلَ مِنْهُ“۔

ترجمہ: ”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کے اوپر مصیبتوں کو ڈھیر کر دیتا ہے، پھر جب یہ بندہ اللہ سے دعا کرتا ہے، جبرائیل کہتا ہے: اے میرے رب! اس کی حاجت کو پورا فرما تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اس کو چھوڑ دو کہ میں پسند کرتا ہوں کہ اس کی آواز کو سنوں، پس جب وہ دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے! لیلیک، میری عزت کی قسم! تو مجھ سے جو بھی مانگے گا میں عطا کروں گا اور تو مجھ سے جو بھی دعا کرے گا، میں قبول کروں گا یا میں دنیا میں تجھے عطا کروں گا یا آخرت میں تیرے لیے ذخیرہ کر لوں گا جو اس (دنیا کی مراد) سے بہتر ہوگا، (مُسْنَدُ الْإِسْلَامِ دُوس: 972)۔“

## (13) قبولیت کا یقین ہونا اور عزم کے ساتھ مانگنا:

دعا مانگنے والے کو یہ یقین ہونا چاہیے کہ میں جس رب سے مانگ رہا ہوں وہی میری

دعاؤں کو سننے والا ہے اور وہ میرے حاجات کو پورا کرنے پر قادر ہے اور کوئی اس کی عطا کو منع نہیں کر سکتا اور شک اور تذبذب کی حالت میں دعا نہ مانگے کہ آیا اللہ تعالیٰ میری دعا کو قبول فرمائے گا یا نہیں فرمائے گا، بلکہ یہ بات ذہن میں رکھ کر دعا کرنی ہے کہ دعا کرنا اور مانگنا میرا کام ہے اور اس کو پورا کرنا میرے رب کا کام ہے اور یہ کہ میرا کوئی اور در نہیں ہے بس یہی ایک بارگاہ ہے اور اس حقیقت پر اسے کامل یقین ہو کہ اس بارگاہ سے کوئی خالی ہاتھ نہیں جاتا، اس لیے گناہ گار ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ مجھے نامراد اور ناکام نہیں فرمائے گا اور میری دعاؤں کو قبولیت سے نواز کر مجھے ضرور عطا فرمائے گا اور یہ کہ میرے رب نے میری دعاؤں کی قبولیت کو اپنے ذمہ کرم پر لیا ہے اور اس کا کرم ہر نیک و بد کو عام ہے، اس لیے پورے عزم اور یقین کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا، دعا مانگے، حدیث میں ہے:

(۱) ”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ، اَللّٰهُمَّ اَرْحَمْنِيْ اِنْ شِئْتَ، لِيَعْزِمَ الْمَسْأَلَةُ، فَاِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ“۔

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے: اے اللہ اگر تو چاہے تو میری مغفرت فرما اور اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما، بلکہ پورے عزم کے ساتھ اللہ سے دعا کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ پر کسی کا دباؤ نہیں ہے۔“

(صحیح البخاری: 6339)

(۲) ”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اُدْعُوا اللَّهَ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِأَلِ جَابَةِ، وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءَ مَنْ قَلْبٌ غَافِلٌ لَّهِ“۔

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے اس طرح دعا کرو کہ تمہیں دعا کی قبولیت کا یقین ہو یا درکھو! اللہ تعالیٰ اس دل کی دعا قبول نہیں فرماتا جو غافل ہو اور اس کا دھیان کسی اور طرف ہو، (ترمذی: 3479)۔“

اپنے کسی گناہ کے سبب اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونے اور دعا نہ مانگنے والوں کو چاہیے کہ ابلیس کی مثال کو سامنے رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس لعین کی دعا کو بھی قبول کیا ہے۔

اما قرطبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

”وَقَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: لَا يَنْتَعَنُ أَحَدُكُمْ مِّنَ الدُّعَاءِ مَا يَعْلَمُ مِنْ نَفْسِهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَجَابَ دُعَاءَ شَرِّ الْخَلْقِ إِبْلِيسَ لَعَنَهُ اللَّهُ إِذْ قَالَ: ”رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ“ قَالَ إِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ“۔

ترجمہ: ”سفیان بن عیینہ نے کہا: انسان اپنی کسی جائز خواہش کی دعا کرنے سے باز نہ رہے کیونکہ بدترین خلاق ابلیس نے جب اللہ تعالیٰ سے دعا کی: اے پروردگار! مجھے حشر تک مہلت دے، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک تو مہلت پانے والوں میں سے ہے۔“

(الجامع لأحكام القرآن، ج: 2، ص: 291)

#### (14) دعا کو تین بار دہرانا:

دعا میں تین مرتبہ تکرار کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، اس لیے دعا کرنے والا تین بار دعا کرے، حدیث میں ہے:

(الف): ”عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ ﷺ إِذَا دَعَا دَعَا ثَلَاثًا وَإِذَا سَأَلَ سَأَلَ ثَلَاثًا“۔

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی دعا مانگتے تین بار مانگتے اور جب بھی اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے تین بار سوال کرتے، (صحیح مسلم: 1794)۔“

(ب): ”عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ: وَنَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ، وَنُحِرَتْ جُذُورٌ بِنَاحِيَةِ مَكَّةَ، فَأَرْسَلُوا فَجَاءُوا مِنْ سَلَاهَا وَطَرَحُوا عَلَيْهِ، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ، فَأَلْقَتْهُ عَنْهُ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ، اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ، اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ“۔

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے سائے میں نماز پڑھ رہے تھے، ابو جہل اور قریش کے بعض دوسرے لوگوں نے کہا کہ اونٹ کی اوچھڑی لا کر کون ان پر ڈالے گا، مکہ کے کنارے ایک اونٹ ذبح ہوا تھا (اور اسی



کی اوجھڑی لانے کے واسطے) ان سب نے اپنے آدمی بھیجے اور وہ اس اونٹ کی اوجھڑی اٹھالائے اور اسے نبی کریم ﷺ کے اوپر (نماز پڑھتے ہوئے) ڈال دیا، اس کے بعد فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور انہوں نے آپ ﷺ کے اوپر سے اس گندگی کو ہٹایا، آپ ﷺ نے اس وقت یہ دعائے ضرر فرمائی: اے اللہ! قریش کو اپنی پکڑ میں لے، اے اللہ! قریش کو اپنی پکڑ میں لے، اے اللہ! قریش کو اپنی پکڑ میں لے، (تین بار اس دعائے ضرر دہرایا)، (صحیح البخاری: 2934)۔

(ج): ”عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ: اللَّهُمَّ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَمَنْ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ: اللَّهُمَّ أَجِرْهُ مِنَ النَّارِ“۔

ترجمہ: ”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ سے تین بار جنت مانگتا ہے تو جنت کہتی ہے: اے اللہ! اسے جنت میں داخل کر دے اور جو تین مرتبہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتی ہے: اے اللہ! اس کو جہنم سے پناہ دے، (سنن ترمذی: 2572)۔“

اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر مانگنے اور مسلسل مانگنے کے متعلق امام حاکم غزوہ بدر میں نبی ﷺ کی دعا کے متعلق ایک حدیث روایت کرتے ہیں:

(الف): ”عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ قَاتَلْتُ شَيْئًا مِنْ قِتَالٍ ثُمَّ جِئْتُ مُسْبِعًا لَأَنْظُرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا فَعَلَ فَجِئْتُ فَأَجِدُهُ وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُولُ: يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا، فَرَجَعْتُ إِلَى الْقِتَالِ، ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ سَاجِدٌ، يَقُولُ ذَلِكَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ إِلَى الْقِتَالِ ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُولُ ذَلِكَ، فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ ذَلِكَ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ“۔

ترجمہ: ”حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بدر کے دن میں کچھ وقت کفار سے لڑا، پھر میں جلدی سے آیا تاکہ دیکھوں کہ رسول اللہ ﷺ کیا کر رہے ہیں تو میں نے آپ کو سجدے میں پایا، آپ فرما رہے تھے: ”يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ“ اور اس سے زیادہ کچھ نہیں

فرما رہے تھے، پھر میں جنگ کی طرف واپس گیا، پھر واپس آیا تو آپ سجدے میں تھے اور یہی ورد فرما رہے تھے، پھر میں پھر جنگ کی طرف گیا، پھر واپس آیا تو آپ سجدے میں تھے اور یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ کا ورد فرما رہے تھے، تو آپ یہی ورد فرماتے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے فتح نصیب فرمائی، (الْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ: 809)۔

(ب) ”عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا تَبَسَّيْ أَحَدُكُمْ فَلْيُكْثِرْ، فَإِنَّمَا يَسْأَلُ رَبَّهُ“۔

ترجمہ: ”ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سوال کرے تو زیادہ مانگے، کیونکہ وہ اپنے رب سے مانگ رہا ہے۔“

(شَرْحُ السُّنَنِ لِلْبَغَوِيِّ: 1403)

### (15) خوشی اور مصیبت دونوں میں دعا مانگنا:

بندہ جب فراخی اور خوشحالی کی زندگی گزارتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے سے غافل رہتا ہے اور جب تنگی اور مصیبت کا دور شروع ہوتا ہے، تو اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے۔ بندہ جب فراخی اور خوشحالی کے اوقات میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نعمتوں کو زوال سے محفوظ رکھتا ہے اور اگر کسی مصیبت کا شکار ہو بھی جائے تو جب اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازتا ہے، اسی لیے نعمتوں کے زوال سے پہلے بندہ شکر کو اپنا وظیفہ بنائے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے کہ دعا اور شکر اس بات کا اعتراف ہے کہ یہ ساری نعمتیں میرے رب کی طرف سے ہیں اور وہی انہیں زوال سے محفوظ رکھنے والا ہے اور فراخی اور خوشحالی میں دعا مانگے کہ مصیبت میں اس کی وجہ سے دعائیں قبول ہوتی ہیں، حدیث میں ہے:

”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ سَمَّاهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللَّهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكَرْبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ“۔

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ مشکلات اور مصائب میں اس کی دعا قبول کرے، اس کو چاہیے کہ وہ

آسانی اور راحت کے ایام میں اللہ سے بکثرت دعا کرے، (ترمذی: 3382)۔“

### (16) اسمائے حسنیٰ کے وسیلے سے مانگنا:

اللہ تعالیٰ کے اسمائے مبارکہ اور صفات جلیلہ کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے مانگنا آداب دعا میں سے ہے اور اسمائے حسنیٰ کے وسیلے سے مانگی گئی دعا کی قبولیت کی امید زیادہ ہے، حدیث میں ہے:

(الف) ”عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جَالِسًا وَرَجُلٌ يُصَلِّي، ثُمَّ دَعَا: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ، بِدِیْعِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ، يَا حَمْدُ يَا قَيُّوْمُ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: لَقَدْ دَعَا اللّٰهُ بِاَسْمَیْهِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِيَ بِهِ اُجَابَ، وَاِذَا سُئِلَ بِهِ اُعْطِیَ“۔

ترجمہ: ”حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا پھر اس نے دعا کی: اے اللہ! میں تیری ذات سے سوال کرتا ہوں کہ بے شک تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو بہت زیادہ احسان فرمانے والا ہے، اے آسمانوں اور زمینوں کے پیدا فرمانے والے، اے بزرگی اور عزت والے! اے زندہ جاوید! اے دوسروں کو قائم کرنے والے! تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اس نے اللہ تعالیٰ سے اس کے اس عظیم نام کے وسیلے سے دعا کی ہے کہ جب بھی اس کے وسیلے سے دعا کی گئی، اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے اور جب بھی اسمائے باری تعالیٰ کے وسیلے سے سوال کیا جائے وہ عطا فرماتا ہے، (ابوداؤد: 1495)۔“

(ب) ”عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَدْرِعِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدْ قَضَى صَلَاتَهُ وَهُوَ يَتَشَهَّدُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاللّٰهِ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِیْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَهُ کُفُوًا اَحَدٌ، اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ، اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ، قَالَ: فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ: قَدْ غُفِرَ لَكَ، قَدْ غُفِرَ لَكَ، قَدْ غُفِرَ لَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ“۔

ترجمہ: ”مُحَمَّد بن ادراع بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے، اسی

دوران ایک آدمی اپنی نماز پوری کر چکا تھا اور وہ تشہد میں یہ کہہ رہا تھا: ”اے اللہ! میں تجھ سے تیری یکتا اور بے نیاز ذات کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں کہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے، کہ تو میرے گناہوں کی مغفرت فرما، بے شک تو گناہوں کو بخشنے والا مہربان ہے، راوی کہتے ہیں نبی ﷺ نے تین بار فرمایا: بے شک یہ بخش دیا گیا، (مسند احمد: 18974)۔“

امام ترمذی ایک حدیث روایت کرتے ہیں کہ جو حضرت یونس علیہ السلام کی دعا مانگے گا، وہ قبول ہوگی:

”عَنْ سَعْدِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: دَعْوَةُ ذِي النُّونِ إِذْ دَعَا وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ: ”لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ“، فَإِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ“۔

ترجمہ: ”حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت یونس علیہ السلام کی دعا، جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں کی تھی: ”لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ“، اس دعا کے ساتھ جو بھی مسلمان اللہ تعالیٰ سے کسی بھی مسئلے میں مانگے گا اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرمائے گا، (سنن ترمذی: 3505)۔“

### (17) دعا میں اپنے گناہوں اور اللہ کی نعمتوں کا اعتراف کرنا:

اللہ اس بات سے خوش ہوتا ہے کہ اس کا بندہ اس کے سامنے اپنے گناہوں کا اعتراف کرے، اپنے گناہوں سے توبہ کرے، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اعتراف کرے، اس کا شکر ادا کرے۔ نیز اپنی دعا میں یہ کہے کہ میں اپنے اعمال کے بل پر نہیں، بلکہ تیری رحمت اور تیرے فضل سے دعا کی قبولیت کا امیدوار ہوں، اللہ تعالیٰ عاجزی کو پسند کرتا ہے۔ اپنے گناہوں کے اعتراف اور معافی طلب کرنے میں اللہ کی عظمت اور بندے کی ذلت کا اظہار ہے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے، نعمتوں کا اعتراف کرنا اور اس کا شکر ادا کرنا بھی اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ بندہ ہر عطا کو اس کی جانب سے سمجھتا ہے اور بندگی کا مقصود یہی ہے کہ بندہ ہر نعمت کو اسی کی جانب سے ہونے کا اعتراف کر لے، حدیث میں ہے:

”شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ أَنْ تَقُولَ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلَىٰ عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَاَبُوْءُ لَكَ بِذُنُوبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، قَالَ: وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِفًا بِهَا، فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُسَيِّ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِفٌ بِهَا، فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ“۔

ترجمہ: ”حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: سید الاستغفار یہ ہے کہ تم کہو: اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے، عبادت کے لائق صرف تو ہے، تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں حتی المقدور تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں، میں اپنے اعمال کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں تیری نعمتوں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں، پس تو میرے گناہ بخش دے کیونکہ گناہوں کو تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں اور فرمایا: جو شخص قبولیت کے یقین کے ساتھ دن کے شروع میں اسے پڑھے اور اس دن شام سے پہلے مر جائے تو وہ جنتی ہے اور جو شخص قبولیت کے یقین کے ساتھ رات کے شروع میں کہے اور صبح ہونے سے پہلے مر جائے تو وہ جنتی ہے، (صحیح البخاری: 6306)۔“

### (18) دعا مانگتے ہوئے جامع دعاؤں کو اختیار کرنا:

یہ بھی دعا کے آداب سے ہے کہ دعا مانگنے والا ایسی دعا مانگے، جو جامع ہو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جامع دعاؤں کو پسند فرماتے تھے۔

”عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ، وَيَدْعُو مَا سِوَى ذَلِكَ“۔

ترجمہ: ”حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامع دعا میں پسند فرماتے تھے اور جو دعا جامع نہ ہوتی اسے چھوڑ دیتے، (ابوداؤد: 1482)۔“

جامع دعاؤں سے مراد وہ دعا میں جن کے الفاظ مختصر اور معانی زیادہ ہوں، یا جو دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی کی جامع ہو، جیسے: رَبَّنَا آتِنَا الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ

حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وغیرہ دعائیں۔

### (19) امام صرف اپنے لیے دعائے کرے:

نماز کی امامت کرنے والے امام کے لیے نمازیوں کو چھوڑ کر اکیلے اپنے لیے دعا کرنا مناسب نہیں، بلکہ اسے چاہیے کہ نماز میں شامل سب افراد کے لیے دعائے مانگے، امام نماز کے حوالے سے ضامن ہے، لیکن دعائیں نبی ﷺ نے اسے امین قرار دیا ہے اور اگر وہ سب کے لیے دعائیں کرتا تو وہ اس امانت میں خیانت کا مرتکب ہوگا، اس لیے واحد متکلم کے صیغے کے ساتھ دعائے مانگے، بلکہ جمع کے صیغے کے ساتھ دعائے مانگے اور باقی نمازیوں کو چھوڑ کر خاص اپنے لیے دعائے مانگے۔

”عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثٌ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَفْعَلَهُنَّ: لَا يُؤْفِّرُ رَجُلٌ قَوْمًا فَيَخْصُ نَفْسَهُ بِالِدُّعَاءِ دُونَهُمْ، فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ، وَلَا يَنْظُرُنِي قَعْرِ بَيْتٍ قَبْلَ أَنْ يَسْتَأْذِنَ، فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ دَخَلَ، وَلَا يُصَلِّي وَهُوَ حَقْنٌ حَتَّى يَتَخَفَّفَ“۔

ترجمہ: ”حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین چیزیں کسی آدمی کے لیے جائز نہیں: ایک یہ کہ جو آدمی کسی قوم کا امام ہو وہ انہیں چھوڑ کر خاص اپنے لیے دعا کرے، اگر اس نے ایسا کیا تو اس نے ان سے خیانت کی، دوسرا یہ کہ کوئی کسی کے گھر کے اندر اس سے اجازت لینے سے پہلے دیکھے، اگر اس نے ایسا کیا تو گویا وہ اس کے گھر میں گھس گیا، تیسرا یہ کہ کوئی پیشاب و پاخانہ روک کر نماز پڑھے، جب تک کہ وہ (اس سے فارغ ہو کر) ہلکا نہ ہو جائے، (ابوداؤد: 90)۔“

### (20) اللہ کی رحمت کو محدود نہ کرے:

دعا کے آداب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بندہ اللہ کی رحمتِ واسعہ کو صرف اپنی ذات تک محدود نہ کرے کہ صرف اپنے لیے یا اپنے خاص لوگوں کے لیے دعا کرے اور باقی لوگوں کے لیے دعائے کرے یا ان کے لیے محرومی کی دعا کرے، اللہ کی رحمت کو بہت کچھ نہیں بلکہ بہانہ چاہیے اور اگر آپ کی دعا اللہ تعالیٰ کی رحمتِ واسعہ کے لیے کسی کے حق میں بہانہ بن جائے تو اس سے بڑی سعادت کی بات اور کیا ہوگی، اگر ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت، جو نیک

وہ، امیر و غریب سب کو عام ہے، کو صرف اپنی ذات تک محدود کرنے کی اور دوسروں کو اللہ کی رحمت سے محروم کرنے کی جسارت کریں گے، تو یہ ہماری سب سے بڑی بدبختی ہوگی، نبی ﷺ نے ایسی دعا سے منع فرمایا، اسلام کے مزاج میں آفاقیت اور عالمگیریت ہے، اسلام تمام افراد عالم کے لیے جذبہ خیر سگالی رکھتا ہے، اس لیے دعاؤں میں بھی صرف اپنی ذات کے لیے مانگنے اور دوسروں کو محروم کرنے سے منع فرمایا۔

”أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَاةٍ وَقُمْنَا مَعَهُ، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ: اَللّٰهُمَّ ارْحَنِيْ وَمَحْصِدًا، وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا، فَلَبَّكَ سَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ لِأَعْرَابِيٍّ: لَقَدْ حَجَرْتُ وَإِسْعَافِيْدُ رَحْمَةً اَللّٰهُ“۔

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ایک نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور ہم بھی نبی کریم ﷺ کے ساتھ کھڑے ہوئے، نماز میں ایک دیہاتی نے کہا: اے اللہ! مجھ پر رحم کر اور محمد (ﷺ) پر اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہ کر، جب نبی کریم ﷺ نے سلام پھیرا تو دیہاتی سے فرمایا: تم نے ایک وسیع چیز کو تنگ کر دیا، آپ کی مراد اللہ کی رحمت سے تھی، (صحیح البخاری: 6010)۔“

### (21) آمین پر دعا کو ختم کرنا:

دعا کو آمین پر ختم کرنا دعا کے آداب میں سے ہے، بندہ جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی التجاؤں کو پیش کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجات کا سوال کرتا ہے تو وہ یہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے سوا کوئی بارگاہ ایسی نہیں جہاں اس کی فریاد سنی جائے اور آخر میں آمین کہہ کر اپنی عجز کمزوری اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور کبریائی کا اظہار کرتا ہے کہ اے میرے رب! تو ہی دعاؤں کا سننے والا ہے اور تو ہی اس کو قبول کرنے والا ہے، اس لیے دعا کے اختتام پر آمین یا اللھم آمین کہہ کر دعا کو ختم کرنا کرنا چاہیے کہ بندہ اللہ کی بارگاہ میں دعا کی قبولیت کے لیے درخواست کرتا ہے کہ اے اللہ! جو کچھ میں نے مانگا تو اس کے دینے پر قادر ہے، اس لیے میری دعا کو قبول فرما، دعا کے اختتام پر آمین سے متعلق حدیث میں ہے:

(الف) ”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِنُوا، فَإِنَّهُ مَنْ

وَأَفَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَقَالَ ابْنُ شَهَابٍ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: آمِينَ“۔

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، کیونکہ جس کی آمین ملائکہ کے موافق ہو جائے، اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے، ابن شہاب نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ آمین کہتے تھے، (صحیح البخاری: 780)۔“

(ب) ”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ: آمِينَ، وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ: آمِينَ، فَوَافَقَتْ أَحَدَهُمَا الْآخَرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ“۔

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی تم میں سے آمین کہے اور فرشتوں نے بھی اسی وقت آسمان پر آمین کہی، اس طرح دونوں آمین آپس میں موافق ہو گئیں تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں، (صحیح البخاری: 781)۔“

امام ابوداؤد اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں:

(ج) ”عَنْ أَبِي مُصَبِّحٍ الْمَقْرِي، قَالَ: كُنَّا نَجْلِسُ إِلَى أَبِي ذُهَيْرٍ السُّمَيْرِيِّ وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ، فَيَتَحَدَّثُ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ، فَإِذَا دَعَا الرَّجُلُ مَثًّا بِدُعَاءٍ قَالَ: اخْتَبَهُ بِآمِينَ، فَإِنَّ آمِينَ مَثَلُ الطَّابِعِ عَلَى الصَّحِيفَةِ، قَالَ أَبُو ذُهَيْرٍ: أُخْبِرُكُمْ عَنْ ذَلِكَ؟ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ قَدْ أَلَحَّ فِي الْمَسْأَلَةِ، فَوَقَفَ النَّبِيُّ ﷺ، يَسْتَبِعُ مِنْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَوْجَبَ إِنْ خَتَمَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: بِأَيِّ شَيْءٍ يَخْتَمُ؟، قَالَ: بِآمِينَ، فَإِنَّهُ إِنْ خَتَمَ بِآمِينَ فَقَدْ أَوْجَبَ، فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ الَّذِي سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَتَى الرَّجُلَ، فَقَالَ: اخْتَمَ يَا فَلَانُ بِآمِينَ، وَأَبْشَا“۔

ترجمہ: ”ابو مصباح قرطبی بیان کرتے ہیں: ہم ابو ذہیر نمیری رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا کرتے تھے، وہ صحابی رسول تھے، وہ (ہم سے) اچھی اچھی حدیثیں بیان کرتے تھے، جب ہم میں



سے کوئی دعا کرتا تو وہ کہتے: اسے آمین پر ختم کرو، کیونکہ آمین تحریر کے آخر میں لگی ہوئی مہر کی طرح ہے، ابوزہیر نے کہا: میں تمہیں اس کے بارے میں بتاؤں، ایک رات ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے، ہم لوگ ایک شخص کے پاس پہنچے جو نہایت عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہا تھا، نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر سننے لگے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اس نے (اپنی دعا پر) مہر لگالی تو اس کی دعا قبول ہوگئی، اس پر ایک شخص نے پوچھا: کس چیز سے وہ مہر لگائے، آپ ﷺ نے فرمایا: آمین سے، اگر اس نے آمین پر دعا کو ختم کیا تو اس کی دعا قبول ہوگئی، رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد سن کر وہ شخص (جس نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا تھا) اس آدمی کے پاس آیا جو دعا کر رہا تھا اور اس سے کہا: اے فلان! تم اپنی دعا پر آمین کی مہر لگاؤ اور خوش ہو جاؤ، (ابوداؤد: 938)۔“

## (22) دعا کے بعد ہاتھوں کو چہرے پر پھیرنا:

آداب دعا میں سے ہے کہ جب بھی دعا کرے آخر میں ہاتھوں کو چہرے پر ملیں، حدیث میں ہے:

(الف) ”عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحْطِهُمَا حَتَّى يَسْسَخَ بِهِمَا وَجْهَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى فِي حَدِيثِهِ: لَمْ يَرُدَّهُمَا حَتَّى يَسْسَخَ بِهِمَا وَجْهَهُ“۔

ترجمہ: ”حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے تو چہرے پر پھیرے بغیر نہ ہٹاتے اور محمد بن ثنی کی روایت کردہ حدیث میں ہے: دونوں ہاتھوں کو واپس نہ لوٹاتے حتیٰ کہ اپنے چہرے پر پھیر لیتے، (ترمذی: 3386)۔“

امام ابوداؤد نے بھی اسی سے متعلق ایک حدیث روایت کی ہے:

(ب) ”عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا دَعَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ، مَسَسَ وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ“۔

ترجمہ: ”حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب دعا مانگتے تو اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھاتے اور (دعا کے آخر میں) انہیں اپنے

چہرے پر پھیرتے، (ابوداؤد: 1492)۔“

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

”وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ارْفَعُوا هَذِهِ الْأَيْدِيَ قَبْلَ أَنْ تَغْلَّ بِالْأَعْلَالِ ثُمَّ يَنْبَغِي أَنْ يَمْسَحَ بِهِنَّ وَجْهَهُ فِي آخِرِ الدُّعَاءِ“۔

ترجمہ: ”حضرت ابودرداء کہتے ہیں: ان ہاتھوں کو زنجیروں میں قید ہونے سے پہلے دعا کے لیے اٹھا لو اور دعا کے بعد اپنے دونوں ہاتھ چہرے پر ملنا چاہیے۔“

(احیاء علوم الدین، ج: ۱، ص: 404)

### (23) دعائیں رونا:

دعائیں رونا دعا کے آداب میں سے ہے، رونا خشیت الہی کی علامت ہے اور احادیث میں اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے کی بڑی فضیلت آئی ہے، رونا اور گڑ گڑانا اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور سب کچھ اس کے ہاتھ میں ہونے کو سمجھنے کا مظہر ہے، اللہ تعالیٰ سے رو کر مانگنے میں زیادہ امید ہے کہ اس بچے کی طرح جو ماں کو رونے سے متوجہ کرتا ہے اور ماں اس کو دودھ پلاتی ہے، بندہ مومن اللہ تعالیٰ کی رحمت کو متوجہ کرے۔ لیکن خیال رہے کہ رونے میں ریا اور دکھاوے کا عنصر شامل نہ ہو ورنہ سارا عمل برباد ہو جائے گا اور دعا کی قبولیت کی بجائے ریا کے عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا، دعائیں رونے سے متعلق حدیث میں ہے:

”عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ: تَلَا قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي إِبْرَاهِيمَ: ”رَبِّ إِنِّي هُنَّ أَضَلُّنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي، الْآيَةَ“، وَقَالَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: ”إِنْ تَعَدَّيْتُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرَ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ“، فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ: اَللَّهُمَّ أُمَّتِي أُمَّتِي، وَبَكَى، فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا جِبْرِيلُ! اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ، فَسَلِّمْ مَا يُنْكِيكَ، فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، فَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَا قَالَ، وَهُوَ أَعْلَمُ، فَقَالَ اللَّهُ يَا جِبْرِيلُ! اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ، فَقُلْ: إِنَّا سَنَرْضِيكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوءُكَ“۔

ترجمہ: ”حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص روایت کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ ابراہیم

میں اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تلاوت کی: ”اے میرے رب بے شک ان بتوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے، سو جس نے میری پیروی کی وہ بے شک میرا ہے، (ابراہیم: 36)“ اور عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ”اگر تو ان کو عذاب دے تو بے شک یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو بخش دے تو تو بہت غالب بڑی حکمت والا ہے، (المائدہ: 118)“ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کو اٹھایا اور فرمایا: اے میرے اللہ! میری امت میری امت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم روئے، پس اللہ عز وجل نے فرمایا: اے جبریل! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور تیرا رب جانتا ہے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو کیا چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لارہی ہے، تو جبریل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خبر دی جو اللہ نے فرمایا ہے اور وہ زیادہ جانتا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبریل! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ پس آپ سے کہنا: عنقریب ہم آپ کو آپ کے امت کے بارے میں راضی کر دیں گے اور ہم آپ کو ناراض نہیں کریں گے، (صحیح مسلم 202)۔“

(24) اللہ کی بارگاہ میں عاجزی اور انکساری کرنا اور اللہ سے اپنی مصیبت،

ضعف اور تنگی کا فریاد کرنا:

دعا کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ بندہ دعا میں اللہ کے حضور انتہائی عاجزی اور انکساری کا مظاہرہ کرے اور دعا تو نام ہی عاجزی، تذلل، انکساری، بے کسی، فقر اور محتاجی کے اظہار کا ہے، جب بندہ یہ جان لے کہ اس کے اختیار میں کچھ بھی نہیں اور اس کا رب ہر شے کا مالک ہے اور ہر رنج و غم کا علاج اور ہر خوشی اور نعمت کے خزانے اس کے پاس ہیں تو پھر وہ اپنی مصیبت، ضعف اور تنگی کی فریاد بھی صرف اللہ تعالیٰ سے کرتا ہے اور یہ جان کر فریاد کرتا ہے کہ اس بارگاہ سے میری فریاد رسی ہوگی اور میرے غم کا علاج یہیں سے ہے انبیا کرام اللہ تعالیٰ کے وہ برگزیدہ بندے ہیں جنہوں نے مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہمیں فریاد کرنے کا طریقہ اور سلیقہ سکھایا۔ حضرت ایوب علیہ السلام کو جب تکلیف اور مصیبتوں نے گھیر لیا تو اللہ کی بارگاہ میں فریاد کرتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”وَإِيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ ۖ اٰتِنِي مَسْكِنِي الضُّرِّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّحِيْمِيْنَ“۔

ترجمہ: ”اور ایوب کو یاد کیجیے: جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ بے شک مجھے سخت تکلیف پہنچی ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے، (الانبیاء: 83)۔“

حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنی بے اولادی کی فریاد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس طرح کی، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”وَزَكَرِيَّا إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ سَابِّ اللَّاتِ لِيُفْرِكْهُنَّ أَفِئَّةً وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ“

ترجمہ: ”اور زکریا کو یاد کیجیے جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا: اے میرے رب! مجھے اکیلا نہ چھوڑنا اور تو سب وارثوں سے بہتر وارث ہے، (الانبیاء: 89)۔“

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب اپنے بیوی اور بچے کو بے آب و گیاہ وادی میں چھوڑا تو اللہ تعالیٰ سے دعا کی: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ دُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْحَرَامِ لَا رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ“

ترجمہ: ”اے ہمارے رب! میں نے اپنی بعض اولاد کو بے آب و گیاہ وادی میں ٹھہرا دیا ہے تیرے حرمت والے گھر کے نزدیک اے ہمارے رب تا کہ وہ نماز قائم رکھیں تو کچھ لوگوں کے دلوں کو ایسا کر دے کہ ان کی طرف مائل رہیں اور ان کو پھلوں سے روزی دے تا کہ وہ شکر ادا کریں، (ابراہیم: 37)۔“

حضرت یعقوب علیہ السلام نے دعا کی:

”قَالَ إِنَّمَا أَشْكُوا بَثِّي وَحُزِّيَ إِلَى اللَّهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَالَا تَعْلَمُونَ“

ترجمہ: ”(یعقوب نے) کہا: میں اپنی پریشانی اور غم کی شکایت صرف اللہ سے کرتا ہوں اور مجھے اللہ کی طرف سے ان باتوں کا علم ہے جن کا تم کو علم نہیں ہے، (یوسف: 86)۔“

(25) دعا کا آغاز خود سے کرنا:

دعا کا آغاز خود سے کرنا دعا کے آداب میں سے ہے، یعنی بندہ پہلے اپنے لیے مانگے اور اس کے بعد دوسروں کے لیے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی عطا سے کوئی فرد مستغنی

نہیں، سب اس کے در کے محتاج ہیں اور خود سے شروع کرنے میں اس بات کی طرف اشارہ بھی ہے کہ وہ ان سب موجود لوگوں میں اللہ تعالیٰ کی عطا کا سب زیادہ محتاج ہے اور اپنی محتاجی کا اظہار بندگی ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی بندگی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول کرتا ہے، خود سے شروع کرنے سے متعلق نبی ﷺ کی عادت مبارکہ کے بارے ایک حدیث امام ترمذی نے روایت کی ہے:

”عَنْ أَبِي بَنْ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا ذَكَرَكُمْ أَحَدًا فَدَعَا لَهُ بَدَأَ بِنَفْسِهِ“۔

ترجمہ: ”حضرت ابی بن کعب بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب کسی کا ذکر کرتے اور اس کے لیے دعا کرتے تو شروع اپنے آپ سے کرتے، (ترمذی: 3385)۔“

## (26) دعا میں حد سے تجاوز نہ کرنا:

دعا مانگنے والے کو چاہیے کہ وہ دعا میں حد سے تجاوز نہ کرے، حد سے تجاوز کرنا کئی معنی میں ہے: ایک تو یہ کہ الفاظ میں حد سے تجاوز نہ کرے یعنی ایک ہی معنی کے الفاظ دعا میں استعمال کرے یا مترادفات کہ معنی ایک ہی ہو اور الفاظ زیادہ ہو اور اللہ کے سامنے کسی چیز کی تشریح اور تفسیر بیان کرنے کی کوشش کرے یا یہ کہ حد ادب سے تجاوز نہ ہو، دعا مانگنے والے کو یہ ذہن میں رکھنا ہے کہ وہ بارگاہ الہی میں ہاتھ پھیلانے کا نجات کے رب سے مانگ رہا ہے، جو سب کا خالق و مالک ہے، اس لیے اسے با ادب لہجے میں، اس کی بارگاہ کے شایان شان الفاظ کے ساتھ دعا مانگنی ہے۔

ہمارے دور میں بعض جاہل اور ڈھونگی مجذوبیت کا ڈھونگ رچا کر ایسی حرکتیں کرتے ہیں کہ جیسے حکمیہ انداز اختیار کرنا کہ اس کو دے دو، یہ میرا خاص ہے، یا بے ربط الفاظ کو لوگ اس ڈھونگی کی ولایت سے تعبیر کرتے ہیں اور وہ ایسے رویہ اپناتا ہے گویا کہ فرشتے اس کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑے ہیں اور ابھی یہ کچھ کہے گا اور وہ پورا کریں گے، یہ سب کچھ دعا کے آداب اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ صمدیت کے آداب سے بے خبری اور لاعلمی کا نتیجہ ہے مجذوب یا ولی اللہ کبھی بھی ایسے رویے کا حامل نہیں ہو سکتا کہ اللہ کا ولی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے آداب کا خوب شناور ہوتا ہے اور وہ بارگاہِ صمدیت میں ادنیٰ بے ادبی اور حد ادب سے تجاوز

کا تصور بھی نہیں کر سکتا، بلکہ ولایت میں پہلا قدم ہی ادب ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں ان سب زیاب فی ثیاب قسم کے لوگوں کی شر سے محفوظ فرمائے اور اللہ تعالیٰ کے دیوں کے دامن سے وابستگی نصیب فرمائے (آمین)۔

دعائیں حد سے تجاوز کرنے سے متعلق ایک حدیث میں ہے:

(الف) ”عَنْ أَبِي نَعَامَةَ، عَنِ ابْنِ لِسْعِدٍ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعَنِي أَبِي، وَأَنَا أَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعِيْمَهَا وَبَهْجَتَهَا وَكَذَا وَكَذَا، وَاعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَسَلٰوِهَا وَاغْلٰلِهَا وَكَذَا وَكَذَا، فَقَالَ: يَا بُنَيَّ! اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: سَیَكُوْنُ قَوْمٌ یَّعْتَدُوْنَ فِی الدُّعَاۗءِ، فَاِیَّاكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ، اِنَّكَ اِنْ اُعْطِیْتَ الْجَنَّةَ اُعْطِیْتَهَا وَمَا فِیْهَا مِنَ الْخَیْرِ، وَاِنْ اُعْذَتْ مِنَ النَّارِ اُعْذَتْ مِنْهَا، وَمَا فِیْهَا مِنَ الشَّرِّ“۔

ترجمہ: ”حضرت ابی نعامہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے سے روایت کرتے ہیں: انہوں نے فرمایا: مجھے میرے باپ نے یہ کہتے ہوئے سنا: اے اللہ! میں تجھ سے جنت، اس کی نعمتوں، اور اسکی سرسبزی و شادابی کا سوال کرتا ہوں اور ایسا اور ایسا، اور میں تجھ سے جہنم، اس کے زنجیروں، اور اس کی ہتھکڑیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور ایسا اور ایسا تو حضرت سعد نے فرمایا: اے بیٹے! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: عنقریب ایک قوم ہوگی جو دعائیں حد سے تجاوز کرے گی تو تم ان میں سے نہ ہونا اگر آپ کو جنت دی گئی تو جنت اور جو کچھ بھلائی اس میں ہے سب آپ کو عطا کیا گیا اور اگر آپ کو جہنم سے پناہ دی گئی تو جہنم اور جو کچھ اس میں برائی ہے سب سے پناہ دی گئی، (ابوداؤد: 1480)۔“

(ب) ”عَنْ أَبِي نَعَامَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُغْفَلٍ، سَمِعَ ابْنَهُ یَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْقَصْرَ الْاَبَیْضَ عَنْ یَّیْدِیْنِ الْجَنَّةِ، اِذَا دَخَلْتُهَا، فَقَالَ: اُمِّیْ بُنَیْ سَلِ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَعْذُ بِهٖ مِنَ النَّارِ، فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: سَیَكُوْنُ قَوْمٌ یَّعْتَدُوْنَ فِی الدُّعَاۗءِ“۔

ترجمہ: ”حضرت ابی نعامہ بیان کرتے ہیں: عبد اللہ بن مغفل نے اپنے بیٹے کو کہتے ہوئے سنا: اے اللہ میں تجھ سے جنت میں دائیں طرف سفید محل کا سوال کرتا ہوں جب میں اس

میں داخل ہو جاؤں تو عبد اللہ بن مغفل نے فرمایا: اے بیٹے! اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو اور اس سے جہنم سے پناہ مانگو، پس میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: عنقریب ایک قوم ہوگی جو دعا میں حد سے تجاوز کرے گی، (ابن ماجہ: 3864)۔“

## (28) دعا کی قبولیت کی صورتیں:

دعا کی قبولیت کی صورتیں ہیں: جو ہم مانگیں وہ عطا ہو یا اس کی برکت سے برائی اور مصیبت دفع ہو یا دونوں نہ ہوں لیکن آخرت کے لیے ذخیرہ ہو جائے، یہ ضروری نہیں کہ جو ہم مانگیں وہی عطا ہو، جو ہمارے لیے بہتر ہے اللہ تعالیٰ وہی عطا فرماتا ہے، احادیث مبارکہ میں ہے:

(الف) ”عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو اللَّهَ بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيهَا مَأْثَمٌ، وَلَا قَطِيعَةٌ رَحِمَ إِلَّا أَعْطَاهُ أَحَدَى ثَلَاثٍ: إِمَّا أَنْ يَسْتَجِيبَ لَهُ دَعْوَتَهُ، أَوْ يَصْرِفَ عَنْهُ مِنَ الشُّعْرِ مِثْلَهَا، أَوْ يَدَّخِرَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَهَا، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِذَا كُنْتُ، قَالَ: اللَّهُ أَكْثَرُ۔“

ترجمہ: ”حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ سے ایسی دعا کرتا ہے جس میں کوئی گناہ یا قطع رحمی نہ ہو تو اللہ اس کو تین میں سے ایک عطا کرتا ہے، یا تو اس کی دعا کو (مِنْ وَغْن) قبول فرماتا ہے یا اس کی مثل (اُس سے) برائی کو دور فرماتا ہے یا اس کی مثل اس کے لیے اجر ذخیرہ فرما لیتا ہے (تاکہ آخرت میں اس کے کام آئے)، صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! پھر تو ہم زیادہ دعائیں مانگیں گے، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عطا کے خزانے لامحدود ہیں، (اَلْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ: 1816)۔“، یعنی تم مانگتے مانگتے تھک جاؤ گے، لیکن اُس کا بحرِ جود و سخا اپنی پوری جولانی کے ساتھ جاری و ساری رہے گا، اس میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔

انسان غفلت پسند ہے، بے صبر ہے، جلد مایوس ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(۱) ”وَإِذَا آتَيْنَا عَلَى الْإِنْسَانِ أَعْرَاضًا وَنَاجِيَانِهِمْ ۖ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَئُوسًا۔“

ترجمہ: ”اور جب ہم انسان کو نعمتوں سے نوازتے ہیں، تو وہ منہ موڑ لیتا ہے اور پہلو تہی اختیار

کرتا ہے اور جب اُسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے، تو ناامید ہو جاتا ہے، (بنی اسرائیل: 83)۔  
(۲) ”وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنْسَانِ أَعْرَضَ وَنَأْيَ جَانِبِهِ ۖ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَدُودُ دُعَاءٍ عَرِيضٍ“۔

ترجمہ: ”اور جب ہم انسان کو نعمت عطا کرتے ہیں تو وہ منہ موڑ لیتا ہے اور پہلو تہی اختیار کرتا ہے اور جب اُسے تکلیف پہنچے تو لمبی چوڑی دعائیں مانگتا ہے، (حم السجدہ: 51)۔“  
حدیث پاک میں ہے:

(ب) ”عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَدْعُو اللَّهُ بِالْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُوقِفَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَيَقُولُ عَبْدِي! إِنِّي أَمَرْتُكَ أَنْ تَدْعُوَنِي وَوَعَدْتُكَ أَنْ أَسْتَجِيبَ لَكَ، فَهَلْ كُنْتَ تَدْعُوَنِي، فَيَقُولُ: نَعَمْ يَا رَبِّ! فَيَقُولُ: أَمَا إِنَّكَ لَمْ تَدْعُنِي بِدَعْوَةٍ إِلَّا اسْتَجَبْتُ لَكَ، فَهَلْ لَيْسَ دَعْوَتِي يَوْمَ كَذَا وَكَذَا لِعِمِّ نَزَلَ بِكَ أَنْ أَفَرِّجَ عَنْكَ فَفَرَّجْتُ عَنْكَ، فَيَقُولُ: نَعَمْ يَا رَبِّ، فَيَقُولُ: فَإِنِّي عَجَلْتُهَا لَكَ فِي الدُّنْيَا، وَدَعْوَتِي يَوْمَ كَذَا وَكَذَا لِعِمِّ نَزَلَ بِكَ أَنْ أَفَرِّجَ عَنْكَ، فَلَمْ تَفَرِّجْ، قَالَ: نَعَمْ يَا رَبِّ، فَيَقُولُ: إِنِّي إِذْ خَرْتُ لَكَ بِهَا فِي الْجَنَّةِ كَذَا وَكَذَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَلَا يَدْعُمُ اللَّهُ دَعْوَةَ دَعَا بِهَا عَبْدُهُ الْمُؤْمِنُ إِلَّا بَيَّنَّ لَهُ إِمَّا أَنْ يَكُونَ عَجَلٌ لَهُ فِي الدُّنْيَا، وَإِمَّا أَنْ يَكُونَ إِذْ خَرَّ لَهُ فِي الْآخِرَةِ، قَالَ: فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ فِي ذَلِكَ الْبَقَاءِ: يَا كَيْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَجَلٌ لَهُ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ“۔

ترجمہ: ”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مومن کو بلا کر اپنے سامنے کھڑا کر کے فرمائے گا: اے میرے بندے! میں نے تجھے حکم دیا تھا کہ تم مجھ سے دعا مانگو اور میں نے تجھ سے وعدہ کیا تھا کہ میں تمہاری دعا قبول فرماؤں گا، تو کیا تم نے مجھ سے دعا مانگی تھی، بندہ عرض کرے گا: جی ہاں اے میرے پروردگار! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے مجھ سے جو بھی دعا مانگی، میں نے اسے قبولیت سے نوازا، تو کیا تم نے فلاں فلاں دن مصیبت نازل ہونے پر یہ دعا نہیں مانگی تھی کہ میں تجھ سے اس مصیبت کو دور کر دوں، سو میں نے تم سے مصیبت کو دور کر دیا؟، بندہ عرض کرے گا: جی



ہاں میرے پروردگار! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: پس میں نے اس دعا کو تیرے لیے دنیا ہی میں جلد قبول کر لیا تھا اور فلاں فلاں دن تو نے مجھ سے دعا کی کہ میں تجھ سے غم کو دور کر دوں، لیکن تمہیں کشادگی نہ ملی، بندہ عرض کرے گا: جی ہاں اے میرے پروردگار! پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے اُس دعا کے بدلے میں تمہارے لیے (جنت میں) فلاں فلاں نعمتیں مہیا کر دی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ مومن اللہ سے جو بھی دعا کرتا ہے، اللہ اُسے یوں ہی نہیں چھوڑ دیتا، بلکہ یا تو دنیا ہی میں اُسے فوری مراد مل جاتی ہے یا اُسے آخرت کے لیے ذخیرہ کر دیا جاتا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: مومن قیامت کے دن کہے گا: کاش کہ اُس کی کوئی بھی دعا دنیا میں قبول نہ ہوئی ہوتی (بلکہ سب کا اجر مجھے آخرت میں مل جاتا)، اَلْهَسْتُمْ دَرَكَ لِحَاكِمٍ (1819)۔“

### (29) دعا بجائے خود قبولیت کی علامت ہے:

جس بندے کو اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں دعا مانگنے کی توفیق دیتا ہے اور وہ دعا مانگتا ہے، تو اُسے قبولیت سے بھی نوازتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے کو دعا کی توفیق دینا دعا کی قبولیت کی علامت ہے، حدیث پاک میں ہے:

”عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنَ الدُّعَاءِ مِنْكُمْ فَتَحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ“۔

ترجمہ: ”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے لیے دعا کا دروازہ کھول دیا گیا، اس کے لیے قبولیت کے دروازے بھی کھول دیے گئے، (مصنف ابن ابی شیبہ: 29168)۔“

## دعاؤں کے قبول نہ ہونے کے اسباب

بعض اوقات ہم دعا مانگتے ہیں اور دعا قبول نہیں ہوتی، جب دعا قبول نہ ہو اور ہماری التجائیں بے اثر ہوں، تو دیکھنا چاہیے کہ ہماری دعاؤں کی عدم قبولیت کے اسباب کیا ہیں، ذیل میں چند اسباب کا ذکر کیا جاتا ہے، جن کے ہوتے ہوئے دعائیں قبول نہیں ہوتیں:

(1) دعاؤں میں اخلاص کا نہ ہونا:

دیگر عبادات کی طرح دعا بھی ایک عبادت ہے جیسا کہ سطور بالا میں بالتفصیل گزر چکا ہے، لہذا اس میں بھی اخلاص شرط ہے۔ اخلاص نہ ہونے کی وجہ سے ہماری دعائیں شرف قبولیت پانے سے محروم رہتی ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(۱) ”فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ“

ترجمہ: ”سو تم اللہ کی عبادت کرو، اخلاص کے ساتھ اس کی اطاعت کرتے ہوئے، خواہ کافروں کو برا لگے، (غافر: 14)۔“

(۲) ”وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ“

ترجمہ: ”اور ان کو صرف یہی حکم دیا گیا تھا کہ اخلاص کے ساتھ اطاعت کرتے ہوئے اللہ کی عبادت کریں، (البینہ: 5)۔“

(2) دعا قبول نہ کرنے میں اللہ تعالیٰ کی حکمت:

بندہ یہ نہ سوچے کہ میں نے جو کچھ مانگا، وہ نہیں ملا تو میری دعا قبول نہیں ہوئی ہے، بلکہ وہ یہ دیکھے کہ اس دوران اللہ تعالیٰ نے اس سے کس مصیبت اور برائی کو دفع کیا ہے، یعنی دعا قبول تو ہوئی ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت بالغہ کے تحت دعا کے قبول ہونے کی صورت بدل دی ہے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اس کے بندے کے لیے کون سی صورت زیادہ بہتر ہے، ظاہری صورت میں دعا کی عدم قبولیت نظر آتی ہے، درحقیقت دعا کسی اور

صورت میں قبول ہو چکی ہوتی ہے:

”عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَبِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْعُو بِدُعَاءٍ إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ مَا سَأَلَ، أَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنَ الشُّوءِ وَمِثْلَهُ، مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةٍ رَحِمَ“۔

ترجمہ: ”حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص بھی دعا مانگتا ہے، اللہ تعالیٰ یا تو اس کو مانگی ہوئی چیز عطا فرماتا ہے یا اس سے اس کی مثل برائی کو دور کرتا ہے، جب تک وہ گناہ یا قطع رحم کی دعا نہ کرے، (ترمذی: 3381)۔“

دعا کی قبولیت کی درج ذیل تین صورتیں ہیں:

(۱) اللہ تعالیٰ بعینہ ایسا عطا فرما دے، جس کا بندے نے سوال کیا ہے۔

(۲) اس کے لیے اس دعا کو ذخیرہ آخرت بنا دے۔

(۳) اس سے کسی برائی کو دفع کر دے۔

پس یہ ضروری نہیں کہ بندہ جن الفاظ سے مانگے، ہو بہو اس کی تعبیر قبولیت دعا کی صورت ہو، بلکہ ان تینوں میں سے ہر ایک صورت قبولیت دعا کی ہے:

”وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو بِدُعْوَةٍ لَيْسَ فِيهَا إِثْمٌ وَلَا قَطِيعَةٌ رَحِمَ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ بِهَا إِحْدَى ثَلَاثٍ: إِمَّا أَنْ يُعْجَلَ لَهُ دَعْوَتُهُ، وَإِمَّا أَنْ يَذْخَرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ، وَإِمَّا أَنْ يَصْرِفَ عَنْهُ مِنَ الشُّوءِ وَمِثْلَهَا، قَالُوا: إِذَنْ نَكْثُرُ قَالَ: اللَّهُ أَكْثَرُ“۔

ترجمہ: ”حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی مسلمان اللہ تعالیٰ سے ایسی دعا مانگتا ہے جس میں کوئی گناہ یا قطع رحمی کا سوال نہ ہو، تو اللہ تعالیٰ اس کو تین میں سے ایک عطا فرماتا ہے یا تو اس کی دعا کو جلدی دنیا میں قبول فرما لیتا ہے یا اس کی دعا کو آخرت کے لیے ذخیرہ فرما لیتا ہے یا اس سے اس جیسی برائی کو دور فرما دیتا ہے، صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! پھر تو ہم بہت زیادہ دعائیں مانگیں گے، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ بہت زیادہ عطا فرمانے والا ہے، (مسند احمد: 11133)۔“

اس حدیث سے یہ بات بھی مستفاد ہوتی ہے کہ قطع رحمی کی دعا کرنے والے کی دعا

قبول نہیں ہوتی۔

### (3) کھانا پینا حرام کا ہو:

حرام کھانے سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے، حلال طیب کھانے کا حکم دیا ہے اور جو شخص حرام کھاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول نہیں کرتا، حرام پیٹ میں ہو، لباس حرام کا ہو، کھانا اور پینا حرام کا ہو، پرورش حرام سے ہو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے تو کیسے قبول ہوگی، حرام کھانے پینے اور حرام لباس کی موجودگی میں دعا کے قبول نہ ہونے کے متعلق امام بخاری حدیث روایت کرتے ہیں:

”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا، وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ، فَقَالَ: ”يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُّوْا مِنْ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا، إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ“ وَقَالَ: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُّوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ“ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلُ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ، يَدُودُ يَدِيهِ إِلَى السَّمَاءِ: يَا رَبِّ! يَا رَبِّ! وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ، وَغَدِي بِالْحَرَامِ، فَأَنَّى يُسْتَجَابَ لِذَلِكَ“۔

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک چیز کے سوا کسی اور چیز کو قبول نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو وہی حکم دیا ہے جو اس نے اپنے رسولوں کو دیا تھا سو فرمایا: اے رسولو! پاک چیزیں کھاؤ اور نیک کام کرو میں تمہارے کاموں سے باخبر ہوں اور فرمایا: اے مسلمانو! ہماری دی ہوئی چیزوں سے پاک چیزیں کھاؤ، پھر آپ نے ایسے شخص کا ذکر کیا جو لمبا سفر کرتا ہے، اس کے بال غبار آلود ہیں، وہ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہتا ہے: یا رب! یا رب! اس کا کھانا حرام ہو، اس کا پینا حرام ہو، اس کا لباس حرام ہو اور اس کی پرورش حرام سے ہوئی ہو تو اس کی دعا کیسے قبول ہو، (مسلم: 1015)۔“

### (4) دعا کے قبول ہونے میں جلد بازی سے کام لینا:

بعض لوگ ہتھیلی پہ سرسوں جمانے کے عادی ہوتے ہیں اور دعا کی قبولیت کے حوالے

سے اتنے جلد باز ہوتے ہیں کہ دعا سے فارغ ہوتے ہی نتیجہ دعا چاہتے ہیں اور یہ کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ میری دعا قبول نہیں ہوئی، وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہو جاتے ہیں اور دعا کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ یاد رکھیں! دنیا عالم اسباب ہے اور تمام کام اسباب کے تحت ہوتے ہیں اللہ کے کرامت کا ظہور ہو، اس لیے دعا میں مانگی گئی حاجت کے پوری ہونے میں تاخیر ہونا دعا کے عدم قبولیت کی علامت نہیں ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے لیے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو قبول فرمایا، لیکن اس دعا کے اثرات کا ظہور تین ہزار سال بعد ہوا اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اس کے بندے کی دعا کی قبولیت کے اثرات کے ظہور کے لیے کون سا وقت مناسب اور موزوں ہے، دعا میں جلد بازی کی ممانعت سے متعلق حدیث میں ہے:

”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ، يَقُولُ: دَعَاؤُكُمْ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي“۔

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک تم میں سے کوئی شخص قبولیت کی جلدی نہیں کرتا اس کی دعا قبول ہوتی ہے، وہ کہتا ہے: میں نے دعا کی میری دعا قبول نہیں ہوئی، (صحیح البخاری: 6340)۔“

(5) معاشرے کی برائیوں پر خاموش رہنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرنا:

معاشرے میں برائی تب بڑھتی ہے جب معاشرے کے ذی علم لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر جیسے اہم فریضے سے غافل ہو جاتے ہیں اور معاشرے کو برے اور بد عنوان لوگوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتے ہیں، برائی اس لیے نہیں پھیلتی کہ برے لوگ معاشرے میں زیادہ ہوتے ہیں، بلکہ اس لیے پھیلتی ہے کہ معاشرے کے اچھے لوگ برائی دیکھ کر اس پر خاموشی اختیار کر لیتے ہیں اور برے لوگوں کے لیے میدان کھلا چھوڑ دیتے ہیں، معاشرے سے برائی کا قلع قمع کرنے کی ایک ہی صورت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے اور جب علمائے کرام اور صاحبان اقتدار اس فریضے سے غفلت برتنے لگتے ہیں تو برائی طاقتور ہو جاتی اور نیکی کمزور ہو جاتی ہے، خیر مغلوب اور شر غالب آ جاتا ہے اور اس صورت

میں اللہ تعالیٰ عذاب بھیجتا ہے اور دعاؤں کو قبول نہیں فرماتا، حدیث میں ہے:

(الف): ”عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرَنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ يُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُونَهُ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ“۔

ترجمہ: ”حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، تم ضرور نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے منع کرو گے یا قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر عذاب بھیجے گا پھر تم دعا کرو گے، پس تمہاری دعائیں قبول نہیں ہوں گی، (ترمذی: 2169)۔“

امام ابن ماجہ بھی اسی حوالے سے ایک حدیث روایت کرتے ہیں:

(ب): ”عَنْ عُمَرُوَّةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَقُولُ: مُرُوا بِالْمَعْرُوفِ، وَانْهَوُا عَنِ الْمُنْكَرِ، قَبْلَ أَنْ تَدْعُوا فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ“۔

ترجمہ: ”حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: نیکیوں کا حکم دو اور برائیوں سے منع کرو، اس سے پہلے کہ تم لوگ دعا کرو اور تمہاری دعائیں قبول نہ ہوں، (ابن ماجہ: 4004)۔“

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضے سے غفلت کی صورت میں اللہ تعالیٰ کا عمومی عذاب آتا ہے اور یہ عذاب کبھی تو آسمانی ہوتا ہے اور کبھی زمینی، یوں کہ شریر لوگ فتنہ بن کر عذاب کی صورت میں مسلط ہو جاتے ہیں، نیک لوگ پھر دعا کرتے ہیں اور دعائیں بے اثر ہو جاتی ہیں اور قبولیت سے ہمکنار نہیں ہوتیں:

(ج): ایک طویل حدیث میں حضرت حذیفہ بیان کرتے ہیں:

”تم ضرور نیکی کا حکم دو گے اور ضرور برائی سے منع کرو گے اور بھلائی پر لوگوں کو ابھارو گے اگر ایسا نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ عمومی عذاب سے تم لوگوں کو ہلاک کرے گا یا تم پر شریر لوگوں کو حاکم بنا دے گا، پھر تمہارے نیک لوگ دعا کریں گے تو تمہاری دعائیں قبول نہیں ہوں گی، (مسند احمد: 23312)۔“

## (6) دعائیں عزم اور وثوق کا نہ ہونا:

دعائیں عزم نہ ہو یا وثوق سے نہ مانگی گئی ہو، تو اس صورت میں دعا کی قبولیت کی امید نہیں ہوتی، اس لیے پورے عزم اور وثوق کے ساتھ اور اپنی رغبت کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے، حدیث میں ہے:

(الف): ”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ، اَللّٰهُمَّ اَرْحَمْنِيْ اِنْ شِئْتَ، لِيَعْزِمَ الْمَسْأَلَةَ، فَاِنَّهُ لَا مُكْرِكَ لَهُ“۔ ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی (دعا کرتے وقت) ہرگز یہ نہ کہے: یا اللہ اگر تو چاہے تو میری مغفرت فرما، یا اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما اسے چاہیے کہ پورے عزم کے ساتھ دعا کرے، کیونکہ اللہ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں ہے، (صحیح البخاری: 6339)۔“

(ب): ”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ، وَلَكِنْ لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ وَلِيُعْظِمِ الرَّغْبَةَ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَتَعَاطَبُهُ شَيْءٌ أَعْطَاهُ“۔

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے تو ہرگز یہ نہ کہے: اگر تو چاہے تو مجھے عطا کرے لیکن اسے چاہیے کہ وہ پورے عزم کے ساتھ سوال کرے اور وہ ضرور اپنی عظیم رغبت کا اظہار کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی چیز عظیم نہیں ہے وہ جو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے، (مسلم: 2679)۔“

## (7) غافل دل سے دعا کرنا:

بندہ جب بھی دعا مانگے تو اس یقین کے ساتھ مانگے کہ میرا رب میری دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے، میری دعائیں عدم قبولیت سے دوچار نہیں ہوں گی اور میری التجائیں بے اثر نہیں جائیں گی، اللہ تعالیٰ میری دعاؤں کو ضرور قبول کرے گا، دعا مانگتے ہوئے دل اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو اور غفلت کا شکار نہ ہو، ایسا نہ ہو کہ مانگ تو دعا رہا ہے اور دل اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی یاد میں مصروف ہے، وہ رب جو دلوں کے بھید اور نظروں کی

خیانت سے باخبر ہے، وہ کیسے اس غافل دل کی دعا کو قبولیت کی سند عطا فرمائے گا کہ اللہ تعالیٰ غافل، بے پروا، لہو لعب میں مشغول اور حضوری کی نعمت سے محروم دل کی دعا قبول نہیں کرتا، حدیث میں ہے:

”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اُدْعُوا اللَّهَ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِإِلَاجَابَةِ، وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءَ مَنْ قَلْبُ غَافِلٍ لَاهٍ“۔

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے اس حال میں دعا کرو کہ تمہیں اپنی دعاؤں کی قبولیت کا یقین ہو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل اور لاپرواہ (لہو لعب کی طرف جس کی دھیان ہو) دل کی دعا قبول نہیں کرتا، (سنن ترمذی: 3479)۔“

### (8) اللہ تعالیٰ سے نیک گمان نہ رکھنا:

بندہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو بھی گمان رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے گمان کے مطابق معاملہ فرماتا ہے، بدگمانی اسلام میں ممنوع ہے، اس لیے بندے کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بدگمانی سے بچے اور اپنے خالق و مالک کے ساتھ نیک گمان رکھے اور دعا کی قبولیت کے حوالے سے نیک گمان یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھے کہ میرا رب میری دعا کو قبول فرمائے گا اور میری حاجات پوری فرمائے گا اور بندہ اپنے رب کے ساتھ جو بھی گمان رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے، حدیث میں ہے:

(الف): ”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي، فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأٍ، ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشَيْءٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذَرَاعًا، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذَرَاعًا، تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا، وَإِنْ أَتَانِي بَشَيْءٍ أَتَيْتُهُ هَرَوَلَةً“۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: بندہ میرے ساتھ جو گمان کرتا ہے میں اس کے گمان کے ساتھ ہوتا ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے، اگر وہ مجھے اپنے نفس میں یاد کرے تو میں



اس کو اپنے نفس میں یاد کرتا ہوں، اگر وہ مجھے جماعت میں یاد کرے تو میں اس کو اس سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں، اگر وہ میری طرف ایک بالشت بڑھے تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہوں، اگر وہ میری طرف ایک ہاتھ بڑھے تو میں اس کی جانب دو ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر بڑھتا ہوں اور اگر وہ میرے پاس چلتا ہوا آئے تو میں اس کے پاس دوڑتا ہوا جاتا ہوں، (صحیح البخاری: 7405)۔“

(ب): ”عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِثَلَاثٍ، يَقُولُ: لَا يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ بِاللَّهِ الظَّنَّ“۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کو وفات سے تین دن قبل فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے کوئی شخص اس حال میں مرے کہ جس حال میں وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ نیک گمان رکھتا ہو، (صحیح مسلم: 2877)۔“

(ج): ”قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ مَا أُعْطِيَ عَبْدٌ مَوْمِنٌ شَيْئًا خَيْرًا مِنْ حُسْنِ الظَّنِّ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ لَا يُحْسِنُ عَبْدٌ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الظَّنَّ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ظَنَّهُ ذَلِكَ بَأَنَّ الْخَيْرَ يَدُ“۔

ترجمہ: ”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ مومن کو اللہ کے ساتھ حسن ظن سے بہتر کوئی چیز عطا نہیں کی اور اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے بندہ جو بھی اللہ تعالیٰ سے گمان کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو اس کے گمان کے مطابق عطا فرماتا ہے کیوں کہ تمام خیر اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں میں ہے، (حُسْنُ الظَّنِّ بِاللَّهِ تَعَالَى لِابْنِ أَبِي الدُّنْيَا: 83)۔“

(9) دعا کے ساتھ عملی کوششوں کا نہ ہونا:

دعا کا مطلب یہ نہیں ہے کہ دعا مانگ لی ہے، اب ہماری چھٹی ہو گئی اور اب ہاتھ پہ ہاتھ دھرے منتظر فردا ہوں گے، کوئی عملی کوشش نہیں ہوگی اور من و سلویٰ کا نزول ہوگا، دعا کا یہ مطلب لینا کہ آسمان سے لشکر اتریں گے اور ہم عملی کوششوں سے آزاد ہو گئے، یہ غلط تصور ہے، وہ ہستی جس کے لیے آسمان سے لشکر اترے، اس ہستی نے عملی میدان میں اپنے لشکر کو

اتارا، تمام عملی کوششیں کیں، تمام اسباب جو کہ بشری استطاعت میں تھی اختیار کیں اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے ان کوششوں کے بار آور ہونے کی غرض سے دعا کے لیے دست مبارک بلند کیے اور اللہ تعالیٰ سے مانگا تو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے لشکر بھیج کر نصرت فرمائی، ہماری بد قسمتی یہ ہے کہ ہم جب کسی مصیبت کا شکار ہوتے ہیں یا کسی آزمائش میں مبتلا ہوتے ہیں تو اس سے چھٹکارے کی صورت ہمیں صرف یہ نظر آتی ہے کہ فلاں بابے کے پاس جاؤ اور فلاں عامل کے پاس جاؤ اور پھر عملی کوششوں کو ترک کر کے ہم بابوں کے وظائف پڑھنے میں مصروف ہو جاتے ہیں اگر ہم اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں، اس کو یاد کریں، اس سے دعا کریں اور اس کام سے متعلق ظاہری اسباب کو تلاش کر کے عملی کوشش کریں اور ان کوششوں کے بار آور ہونے کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجائیں اور دعائیں کریں تو امید ہے کہ نتیجہ مثبت ہوگا، اگر کوئی عملی کوشش ہی نہیں اور ہم مثبت نتیجہ کی امید رکھتے ہیں تو یہ ایسا ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ یا اللہ! مجھے بیٹا دے اور جب شادی کا کہا جائے تو وہ کہے کہ میں نے دعا کی ہے، شادی کی کیا ضرورت ہے، اس لیے بندے کو چاہیے کہ عملی کوشش کرے اور کوشش کے ثمر بار ہونے کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا أَمَانًا بِأَنفُسِهِمْ“۔

ترجمہ: ”اللہ کسی قوم کی حالت کو اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اپنی حالت کو خود نہ بدل دیں، (الرعد: 11)“۔

### (10) بعض گناہ قبولیت دعا میں مانع ہیں:

اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو ناپسند فرماتا ہے اور اپنے بندوں کو گناہوں سے باز رہنے کا حکم دیتا ہے، گناہ نہ صرف محرومی رحمت کا باعث ہیں، بلکہ گناہوں کے سبب فساد اور عذاب نازل ہوتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ“۔

ترجمہ: ”خشکی اور تری میں لوگوں کے ہاتھوں سے کی ہوئی بد اعمالیوں کے باعث فساد پھیل گیا

تاکہ اللہ انہیں ان کے بعض کرتوتوں کا مزہ چکھائے، شاید وہ باز آجائیں، (الروم: 41)۔  
 بعض گناہوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ دعاؤں کو سند قبولیت سے محروم فرما دیتا ہے، اس لیے بندہ ایسے گناہوں سے بچے تاکہ اس کی دعا قبول ہو، حدیث میں ہے:  
 ”عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: ثَلَاثَةٌ يَدْعُونَ فَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ: رَجُلٌ أُعْطِيَ سَفِيهَا مَالَهُ، وَقَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ”وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ“، وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ امْرَأَةٌ سَيِّئَةُ الْخُلُقِ فَلَمْ يَطْلُقْهَا أَوْ لَمْ يُفَارِقْهَا، وَرَجُلٌ كَانَ لَهُ عَلَى رَجُلٍ حَقٌّ فَلَمْ يُشْهِدْ عَلَيْهِ“۔

ترجمہ: ”حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تین آدمی دعا کرتے ہیں تو ان کی دعا قبول نہیں ہوتی: ایک وہ شخص جو کم عقلوں کو مال دیتا ہے (جس کے مال کا وہ سرپرست ہو) حالانکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے اور کم عقلوں کو مال نہ دو اور ایک وہ آدمی جس کے نکاح میں بدکردار عورت ہو اور وہ اسے طلاق نہیں دیتا یا اس سے جدائی اختیار نہیں کرتا اور ایک وہ آدمی کہ جس کا کسی آدمی پر حق ہو اور وہ اس کے لیے گواہی نہ دیں، (مصنف ابن ابی شیبہ: 17144)۔“  
 اگر کوئی شخص چاہتا ہے کہ اس کی دعا قبول ہو تو اسے چاہیے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اخلاص پیدا کرے، صرف اسی سے مانگنے کو اپنا شعار بنائے حلال رزق کھائے اور حرام سے بالکل اجتناب کرے، گناہوں سے توبہ کرتے ہوئے اس کے قریب نہ جانے کا عہد کرے، انتہائی خشوع کے ساتھ اس کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلائے اور اپنی دعاؤں کو نیک لوگوں کے وسیلے سے مزین کرے، پس دعا کی قبولیت کے لیے درج ذیل امور ضروری ہیں:

- (1): بندہ کامل اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے اور غیر کی طرف توجہ نہ کرے۔
- (2): حلال رزق کھائے اور حرام رزق سے بچے۔
- (3): قبولیت کے یقین کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔
- (4): پورے عزم اور وثوق کے ساتھ دعا مانگے۔
- (5): اللہ تعالیٰ سے نیک گمان رکھے۔

- (6): دعا کی قبولیت میں جلد بازی سے کام نہ لے، بلکہ اللہ تعالیٰ کی حکمت کو مد نظر رکھے۔
- (7): امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دے۔
- (8): زبان کو جھوٹ سے پاک صاف رکھے۔
- (9): اللہ کی بارگاہ میں حضور قلبی کے ساتھ غفلت سے خود کو بچا کر دعا کرے۔
- (10): عاجزی، تضرع، انکساری کے ساتھ اور اللہ کے در کا فقیر بن کر دعا کرے۔
- (11): گناہوں سے اجتناب کرے کہ بعض گناہ قبولیت دعا میں مانع ہیں۔
- (12): دعا کے ساتھ عملی کوشش بھی ہونی چاہیے کہ یہ دنیا دار الاسباب ہے، اس لیے جس کام کے لیے دعا کرے اس سے متعلق سبب کو بھی تلاش کرے اور اس کے حصول کی کوشش کرے۔

(13): دعا اگر جلد قبول نہ ہو تو مایوسی کی بجائے اس کے لیے مناسب وقت کا انتظار کرے۔

(14): گناہ (قطع رحمی اور دیگر گناہ) کی دعا سے بچے۔

بعض دفعہ دعا کا جلد قبول ہونا قرب کی علامت نہیں ہوتی۔

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ دعا کا جلد قبول ہونا کسی کی قرب کی علامت ہے، اگر دعا مانگنے والا منتشر اور دین دار ہے، اللہ تعالیٰ کے احکامات کا پابند ہے اور اس کی دعا جلد قبول ہوگئی، تو یہ اس کے قرب کی علامت ہے اور اگر اللہ کے دین کا باغی ہے اور اس کی دعا جلد قبول ہوگئی، تو یہ اس کے قرب کی نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی اس کے لیے ناپسندیدگی کی علامت ہے، امام طبرانی حدیث روایت کرتے ہیں:

”عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ يَدْعُو اللَّهَ وَهُوَ يُجِيبُهُ، فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: يَا جَبْرِيلُ! اقْضِ لِعَبْدِي هَذَا حَاجَتَهُ، وَأَخْرِجْهَا، فَإِنِّي أُحِبُّ أَلَّا أَزَالَ أَسْمَعَ صَوْتَهُ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَدْعُو اللَّهَ وَهُوَ يَبْغِضُهُ، فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: يَا جَبْرِيلُ! اقْضِ لِعَبْدِي هَذَا حَاجَتَهُ، وَعَجِّلْهَا، فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَسْمَعَ صَوْتَهُ“۔

ترجمہ: ”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ کا محبوب بندہ دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے جبریل! میرے بندے کے

اس حاجت کو پوری کر دے اور اس کو تاخیر سے پوری کر، کیونکہ میں اپنے اس بندے کی آواز کو سننا پسند کرتا ہوں اور جب اللہ کا مبعوض بندہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے جبریل! اس کی حاجت پوری کریں اور جلدی پوری کریں، کیونکہ میں اس کی آواز سننے کو ناپسند کرتا ہوں، (الْمُعْجَمُ الْاَوْسَطُ: 8442)۔“

## اوقات واحوال قبولیت دعا

کچھ اوقات واحوال ایسے ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے خصوصی شرف سے نوازا ہے یا تو ان اوقات میں اللہ کی عبادت زیادہ ہوتی ہے یا کسی خاص عبادت سے نسبت ہونے کی وجہ سے اللہ نے فضیلت دی ہے، اس لیے جب بندہ ان اوقات واحوال میں دعا کرتا ہے جن اوقات میں اللہ کی رحمتیں عام ہوں تو ان اوقات میں دعا کی قبولیت کی امید بہ نسبت دوسری اوقات کے زیادہ ہوتی ہے جیسے عرفہ کا دن، رمضان المبارک، جمعہ کا دن اور رات، سحر کا وقت، یہ ایسے اوقات ہیں جن میں اللہ کی رحمتوں کا نزول زیادہ ہوتا ہے اور دعا کی قبولیت کی امید بڑھ جاتی ہے۔

### (1) یوم عرفہ:

احادیث مبارکہ میں یوم عرفہ کی بہت زیادہ فضیلت وارد ہوئی ہے، اس دن اللہ تعالیٰ گناہ گاروں کی بخشش فرماتا ہے اور ان پر اپنی کرم نوازیوں کی بہتات کر دیتا ہے اور اس دن نبی ﷺ نے بھی دعائیں فرمائی ہیں، اس لیے اس دن دعا کی قبولیت کی امید زیادہ ہے، یوم عرفہ سے متعلق احادیث درج ذیل ہیں:

(الف): ”عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتَقَ اللَّهُ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَإِنَّهُ لَيَدُؤُ شِمَّ يَبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ فَيَقُولُ مَا أَرَادَ هَؤُلَاءِ“۔

ترجمہ: ”ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جتنا عرفہ کے دن اپنے بندوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے اتنا کسی اور دن نہیں، اللہ تعالیٰ قریب ہو جاتا ہے اور ان کی وجہ سے فرشتوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے: میرے ان بندوں نے کیا چاہا، (ابن ماجہ: 3014)۔“

(ب): ”عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كِنَانَةَ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ السُّلَمِيُّ، أَنَّ أَبَاكَ، أَخْبَرَكُ عَنْ أَبِيهِ،

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَعَا لِأُمَّتِهِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ، بِالْمَغْفِرَةِ فَأَجِيبَ: إِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، مَا خَلَا الظَّالِمَ، فَإِنِّي أَخَذُ لِلْمَظْلُومِ مِنْهُ قَالَ: أُمِّي رَبِّ إِنْ شِئْتَ أَعْطَيْتَ الْمَظْلُومَ مِنَ الْجَنَّةِ، وَغَفَرْتَ لِلظَّالِمِ فَلَمْ يُجِبْ عَشِيَّتَهُ، فَلَمَّا أَصْبَحَ بِالنُّزْدَلِفَةِ، أَعَادَ الدُّعَاءَ، فَأَجِيبَ إِلَى مَا سَأَلَ، قَالَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْ قَالَ تَبَسَّمَ، فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ: يَا أَبَا أُمِّ إِنْ هَذِهِ لَسَاعَةٌ مَا كُنْتَ تَضَحُّكَ فِيهَا، فَمَا الَّذِي أَضْحَكَكَ، أَضْحَكَكَ اللَّهُ سِتِّكَ قَالَ: إِنَّ عَدُوَّ اللَّهِ ابْلِيسَ، لَمَّا عَلِمَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، قَدْ اسْتَجَابَ دُعَائِي وَغَفَرَ لَأُمَّتِي أَخَذَ الثُّرَابَ، فَجَعَلَ يَحْثُوهُ عَلَى رَأْسِهِ وَيَدْعُو بِالْوَيْلِ وَالشُّبُورِ فَأَضْحَكَنِي مَا رَأَيْتُ مِنْ جَزَعِهِ۔

ترجمہ: ”عباس بن مرداس سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ نے عرفہ کی شام کو اپنی امت کے لیے مغفرت کی دعا کی، تو آپ ﷺ کو جواب ملا کہ میں نے انہیں بخش دیا، سوائے ان کے جو ظالم ہوں، اس لیے کہ میں ان سے مظلوم کا بدلہ ضرور لوں گا، آپ ﷺ نے فرمایا: اے رب! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت دے اور ظالم کو بخش دے، لیکن اس شام کو آپ کو جواب نہیں ملا، پھر جب آپ ﷺ نے مزدلفہ میں صبح کی تو پھر یہی دعا مانگی، آپ کی درخواست قبول کر لی گئی، تو آپ ﷺ ہنسے یا مسکرائے، پھر آپ سے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کی: ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، یہ ایسا وقت ہے کہ آپ اس میں ہنستے نہیں تھے، تو آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ اللہ آپ کو ہنستا مسکراتا رکھے، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے دشمن ابلیس کو جب معلوم ہوا کہ اللہ نے میری دعا قبول فرمائی ہے اور میری امت کو بخش دیا ہے، تو وہ مٹی لے کر اپنے سر پر ڈالنے لگا اور کہنے لگا: ہائے خرابی، ہائے تباہی! جب میں نے اس کا یہ تڑپنا دیکھا تو مجھے ہنسی آگئی، (ابن ماجہ: 3013)۔“

(ج): ”أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ: كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَرَفَاتٍ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ يَدْعُو، فَهَلَّتْ بِهِ نَاقَتُهُ، فَسَقَطَ خَطَامُهَا فَتَنَاوَلَ الْخِطَامَ بِإِحْدَى يَدَيْهِ، وَهُوَ رَافِعٌ يَدَهُ الْآخَرَى۔“

ترجمہ: ”اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں عرفہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے

اونٹ پر سوار تھا، تو آپ نے دعا کے لیے اپنے ہاتھ اٹھائے، اتنے میں آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر مڑی تو اس کی نکیل گر گئی تو آپ نے ایک ہاتھ سے اسے پکڑ لیا اور دوسرا ہاتھ دعا کے لیے اٹھائے رہے، (نسائی: 3014)۔

(د): ”عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ، إِنَّ اللَّهَ يَنْزِلُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ، فَيَقُولُ: انْظُرُوا إِلَى عِبَادِي أَتَوْنِي شُعْشَعًا غُبْرًا، صَاحِحِينَ مِنْ كُلِّ فِيمَ عَمِيقٍ، أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: يَا رَبِّ فُلَانٌ كَانَ يَهْتِكُ وَفُلَانَةٌ، قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: لَقَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَمَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ عِتِيقٍ مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ“۔

ترجمہ: ”حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے تو ان کی وجہ سے فرشتوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے: میرے ان بندوں کو دیکھو جو میرے پاس گرد و غبار سے اٹے ہوئے آئے ہیں اور کھلے جسم کے ساتھ دور دراز راستوں سے آئے ہیں میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی مغفرت کر دی تو ملائکہ کہتے ہیں: اے رب! فلاں اور فلائہ آخر میں آئے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے ان کی مغفرت کر دی راوی کہتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عرفہ کے دن سے زیادہ کسی دن جہنم سے اتنے زیادہ لوگ آزاد نہیں ہوتے، (شہرح السنہ للبغوی: 1931)۔“

(ه): ”عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كَرِيذٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: مَا رَى الشَّيْطَانُ يَوْمًا هُوَ فِيهِ أَصْغَرُ وَلَا أَذْهَبُ وَلَا أَحْقَرُ وَلَا أَغْيَظُ مِنْهُ يَوْمُ عَرَفَةَ، وَمَا ذَاكَ إِلَّا لِإِسَائِرِي مِنْ تَنْزُلِ الرَّحْمَةِ، وَتَجَاوُزِ اللَّهِ عَنِ الذُّنُوبِ الْعِظَامِ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ يَوْمٍ بَدْرٍ“۔

ترجمہ: ”حضرت طلحہ بن عبید اللہ بن کریز بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یوم بدر کے سوا ایسا کوئی دن نہیں، جس میں شیطان اتنا زیادہ ذلیل و خوار، دھتکارا ہوا، حقیر اور غیظ سے پر دیکھا گیا ہو جتنا وہ عرفہ کے دن ہوتا ہے، جب کہ وہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے نازل ہوتی ہوئی رحمت اور اس کی طرف سے بڑے بڑے گناہوں کی معافی دیکھتا ہے، (شہرح السنہ للبغوی: 1930)۔“



## (2) رمضان میں دعا:

ان باسعادت اوقات میں رمضان المبارک بھی شامل ہے:

(الف): ”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ، فَتَبَحَّتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ، وَغُلِقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ“۔

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین قید کر دیے جاتے ہیں، (صحیح مسلم: 1079)۔“

خصوصاً جو بندہ مکہ معظمہ میں رمضان المبارک کا مہینہ پائے، اس کی روزانہ ایک دعا قبول ہوتی ہے:

(ب): ”عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَدْرَكَ شَهْرَ رَمَضَانَ بِبَكَّةَ مِنْ أَوَّلِهِ إِلَى آخِرِهِ صِيَامَهُ وَتِيَامَهُ كُتِبَ لَهُ مِائَةُ أَلْفِ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي غَيْرِهَا، وَكَانَ لَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مَغْفِرَةٌ وَشَفَاعَةٌ وَبِكُلِّ لَيْلَةٍ مَغْفِرَةٌ وَشَفَاعَةٌ وَبِكُلِّ يَوْمٍ حُلُلَانٌ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ“۔

ترجمہ: ”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ماہ رمضان کو اول سے آخر تک مکہ میں پایا دن کو روزہ رکھا اور رات کو قیام کیا تو اس کے لیے باقی جگہوں کی ایک لاکھ رمضان کا ثواب لکھا جاتا ہے اور اس کے لیے ہر روز کے بدلے میں مغفرت اور شفاعت ہے اور ہر رات کے بدلے میں مغفرت اور شفاعت ہے اور ہر دن کے بدلے میں اللہ کے راستے میں جہاد کا ثواب ہے اور ہر روز اس کی ایک دعا قبول ہوتی ہے، (شُعَبُ الْإِيمَانِ لِلْبَيْهَقِيِّ: 3455)۔“

## (3) افطار کے وقت:

افطار کے وقت مانگی گئی دعا رد نہیں ہوتی:

(الف): ”عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِهِ دَعْوَةً مَا تَرُدُّ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو، يَقُولُ

إِذَا أَقْطَرَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ أَنْ تَغْفِرَ لِي“۔

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: افطار کے وقت روزہ دار کی دعا دُنہیں کی جاتی، ابن ابی ملیکہ نے کہا: میں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کو سنا: جب وہ افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے: اے اللہ! میں تجھ سے تیری اس رحمت کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں جو ہر چیز کو وسیع ہے کہ میری بخش فرما، (ابن ماجہ: 1753)۔“ حالت روزہ میں روزہ دار کی دعا دُنہیں ہوتی، حدیث میں ہے:

(ب): ”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ لَا تَرُدُّ دَعْوَتَهُمْ، الْمَآمُورُ الْعَادِلُ وَالصَّائِمُ حَتَّى يُفْطِرَ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، يَرْفَعُهَا اللَّهُ دُونَ الْعَصَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَتَفْتَحُ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَيَقُولُ: بَعِثْنِي لَأَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حَيٍّ“۔

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمیوں کی دعا دُنہیں کی جاتی: انصاف کرنے والے حکمران کی دعا، روزہ دار کی دعا یہاں تک کہ روزہ کھولے، مظلوم کی دعا، اللہ تعالیٰ اس کی دعا قیامت کے دن بادل سے اوپر اٹھائے گا اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جائیں گے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری عزت کی قسم! میں تمہاری مدد ضرور کروں گا اگرچہ کچھ تاخیر سے ہو، (ابن ماجہ: 1752)۔“

#### (4) جمعہ کے دن یا رات میں دعا:

جمعہ کا دن اور جمعہ کی رات بھی ان مبارک اوقات میں شامل ہیں جن میں قبولیت کی امید زیادہ ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کو سید الايام فرمایا ہے اور اس کو مسلمانوں کی عید قرار دیا ہے اور اس میں ایک ساعت ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے، حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں نے جب حضرت یعقوب علیہ السلام سے دعا کی درخواست کی، تو انہوں نے اسے جمعہ کی رات تک مؤخر کیا اور رات کے آخری پہر میں دعا فرمائی، اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرما کر ان کے بیٹوں کی خطا معاف فرمادی، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”قَالُوا يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ ﴿٥٠﴾ قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي إِنَّهُ هُوَ الْعَفُوفُ الرَّحِيمُ“۔

ترجمہ: ”(حضرت یعقوب علیہ السلام کے) بیٹوں نے کہا: اے ہمارے باپ! ہمارے گناہوں کی بخشش طلب کیجیے، بیشک ہم گناہ گار ہیں، (حضرت یعقوب نے) کہا: میں عنقریب اپنے رب سے تمہاری بخشش طلب کروں گا، بے شک وہ بہت بخشنے والا، بے حد رحم فرمانے والا ہے، (یوسف: 97-98)۔“

علامہ طبری رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

”وَقَالَ آخِرُونَ: أَخَرُ ذَلِكَ إِلَى لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: (سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي)، يَقُولُ: حَتَّى تَأْتِيَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ، وَهُوَ قَوْلُ أَخِي يَعْقُوبَ لِبَنِيهِ“۔

ترجمہ: ”اور علماء کے ایک دوسرے گروہ نے کہا: (حضرت یعقوب علیہ السلام نے) اس دعا کو جمعے کی رات تک موخر کیا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: عنقریب میں تمہارے لیے بخشش طلب کروں گا انہوں نے کہا: جب جمعے کی رات آجائے اور یہ بات میرے بھائی یعقوب نے اپنے بیٹوں سے کی، (تفسیر طبری: 19875)۔“

امام ترمذی جمعے کی رات میں آخری پہر کے متعلق ایک حدیث روایت کرتے ہیں:

(الف): ”عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: يَبْتَئِسُ نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَاءَ كَلَامُ بَنِي أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: يَا أَبَا الْحَسَنِ! أَفَلَا أُعْلِيكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهِنَّ وَيَنْفَعُ بِهِنَّ مَنْ عَلِمَتْهُ وَيُثَبِّتُ مَا تَعَلَّمْتَ فِي صَدْرِكَ؟ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَعَلَيْنِي۔ قَالَ: إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ، فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَقُومَ فِي ثُلُثِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنَّهَا سَاعَةٌ مَشْهُودَةٌ وَالدُّعَاءُ فِيهَا مُسْتَجَابٌ“۔

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ اسی دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس آئے اور آکر عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان، یہ قرآن تو میرے سینے سے نکلتا جا رہا ہے، میں اسے محفوظ

نہیں رکھ پارہا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوالحسن! کیا میں تمہیں ایسے کلمے نہ سکھا دوں کہ جس کی برکت سے اللہ تمہیں بھی فائدہ دے اور انہیں بھی فائدہ پہنچے جنہیں تم یہ کلمے سکھاؤ اور جو تم سیکھو وہ تمہارے سینے میں محفوظ رہے، انہوں نے کہا: ضرور یا رسول اللہ! آپ ہمیں ضرور سکھائیے، آپ نے فرمایا: جب جمعہ کی رات ہو اور رات کے آخری تہائی حصے میں تم کھڑے ہو سکتے ہو تو اٹھ کر اس وقت عبادت کرو، کیونکہ رات کے تیسرے پہر کا وقت ایسا وقت ہوتا ہے جس میں فرشتے بھی موجود ہوتے ہیں اور اس وقت دعا قبول ہوتی ہے، (سنن ترمذی: 3570)۔

جمعہ کے دن میں ایک خصوصی ساعت کے متعلق امام بخاری روایت کرتے ہیں:

(ب): ”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ، وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي، يَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى شَيْئًا، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ يَقُولُهَا“۔

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن کا ذکر کیا تو فرمایا: اس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اگر کوئی مسلمان بندہ نماز کی حالت میں اس کو پالے اور کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے مانگے تو اللہ اسے وہ چیز ضرور عطا فرماتا ہے۔ آپ نے ہاتھ کے اشارے سے بتلایا کہ وہ ساعت بہت تھوڑی سی ہے، (صحیح البخاری: 935)۔

(ج): ”عَنْ أَبِي لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْأَيَّامِ وَأَعْظَمُهَا عِنْدَ اللَّهِ، وَهُوَ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ يَوْمِ الْأَضْحَى وَيَوْمِ الْفِطْرِ، فِيهِ خَمْسُ خِلَالٍ، خَلَقَ اللَّهُ فِيهِ آدَمَ وَأَهْبَطَ اللَّهُ فِيهِ آدَمَ إِلَى الْأَرْضِ، وَفِيهِ تَوَقَّى اللَّهُ آدَمَ، وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ اللَّهُ فِيهَا الْعَبْدُ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ، مَا لَمْ يَسْأَلْ حَرَامًا، وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ، مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَبَاءٍ وَلَا أَرْضٍ وَلَا دِيَارٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ، إِلَّا وَهْنٌ يُشْفِقُنَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ“۔

ترجمہ: ”حضرت ابولبابہ بن عبد المنذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ نے فرمایا: بیشک جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ عظمت والا دن ہے،

اس کا درجہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عید الاضحیٰ اور عید الفطر سے بھی زیادہ ہے، اس کی پانچ خصوصیات ہیں: اللہ تعالیٰ نے اسی دن آدم کو پیدا فرمایا، اسی دن ان کو روئے زمین پہ اتارا، اسی دن اللہ تعالیٰ نے ان کو وفات دی اور اس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ بندہ اس میں جو بھی اللہ سے مانگے اللہ تعالیٰ اسے دے گا جب تک کہ حرام چیز کا سوال نہ کرے، اور اسی دن قیامت آئے گی، جمعہ کے دن ہر مقرب فرشتہ، آسمان، زمین، ہوائیں، پہاڑ اور سمندر (قیامت کے آنے سے) ڈرتے رہتے ہیں، (ابن ماجہ: 1084)۔“

### (5) وقت سحر میں دعا:

سحر کا وقت دعاؤں کی قبولیت اور خطاؤں کی بخشش کا وقت ہے، یہ وہ وقت ہے جس میں اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول اجلال فرماتا ہے اور اپنے بندوں کو مانگنے کے لیے پکارتا ہے اور مانگنے والوں کو عطا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ نے سحر کے وقت بخشش مانگنے والوں کی تعریف فرمائی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ“۔ ترجمہ: ”اور وہ سحری کے وقت اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی بخشش طلب کرتے ہیں۔“

(الذاریات: 18)

حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں نے جب آپ سے درخواست کی کہ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کیجیے تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے دعا کو جمعے کی رات سحر کے وقت تک مؤخر کیا اور شب جمعہ سحر کے وقت ان کے لیے دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں حضرت یعقوب کی دعا کو قبول فرمایا اور ان کی خطاؤں کو معاف فرمایا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ“۔

ترجمہ: ”(حضرت یعقوب نے) کہا: میں عنقریب اپنے رب سے تمہاری بخشش طلب کروں گا، بے شک وہ بہت بخشنے والا، بے حد رحم فرمانے والا ہے، (یوسف: 98)۔“ علامہ طبری رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

”عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ: (سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي)، قَالَ: أَخَّرَهُمْ إِلَى السَّحْرِ“۔

ترجمہ: ”حضرت عبد اللہ بن مسعود نے (عنقریب میں اپنے رب سے تمہارے لیے بخشش

طلب کروں گا) کی تفسیر میں کہا: ان کے لیے دعا کو وقت سحر تک موخر کیا۔

(تفسیر الطبری: 19871)

امام غزالی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

”وَقِيلَ إِنَّ يَعْقُوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّمَا قَالَ: سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي لِيَدْعُوَنِي وَقَتِ السَّحْرِ فَقِيلَ: إِنَّهُ قَامَ فِي وَقَتِ السَّحْرِ يَدْعُو أَوْلَادَهُ كَأَيُّ مَنْوَنَ خَلَقَهُ فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ وَجَعَلْتُهُمْ أَنْبِيَاءَ“۔

ترجمہ: ”اور بعض نے کہا: یعقوب علیہ السلام نے جو یہ کہا: کہ عنقریب میں اپنے رب سے تمہارے لئے بخشش طلب کروں گا تو یہ اس لیے کہا تا کہ ان کے لیے سحر کے وقت میں دعا کرے تو کہا گیا: کہ وہ سحر کے وقت اٹھے ان کے لیے دعا کی اور ان کی اولاد اس دعا پر آمین کہتی رہی، تو اللہ تعالیٰ نے یعقوب علیہ السلام کو وحی کی، کہ میں نے ان سب کو بخش دیا اور ان سب کو انبیاء بنادیا، (احیاء علوم الدین: ج: 1، ص: 403)۔“

امام مسلم نے ایک حدیث روایت کی ہے جو وقت سحر کی فضیلت پر دال ہے کہ اللہ تعالیٰ اس وقت آسمان دنیا پر نزول اجلال فرماتا ہے اور مانگنے والوں کو عطا فرماتا ہے:

”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ، فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ، وَمَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ“۔

ترجمہ: ”ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارا رب ہر رات آسمان دنیا پر آخری تہائی رات نزول اجلال فرماتا ہے اور فرماتا ہے: کون ہے جو مجھے پکارے کہ میں اس کی دعا قبول کر لوں، کون ہے جو مجھ سے مانگے کہ میں اسے عطا کر دوں، اور کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے کہ میں اسے بخش دوں، (مسلم: 758)۔“

امام ترمذی ایک حدیث روایت کرتے ہیں، جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے آخری حصے کو اللہ تعالیٰ کے قرب کا وقت بتایا ہے اور اس وقت اللہ کی عبادت اور اس کے ذکر کی ترغیب دلائی ہے۔

”عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ، فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللَّهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ“۔

ترجمہ: ”حضرت عمرو بن عبسہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: رات کے آخری حصے میں رب اپنے بندے کے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے پس اگر ہو سکے تو اس وقت میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کرنے والوں میں سے ہو جا، (ترمذی: 3579)۔“

### (6) اذان کے وقت اور اذان اور اقامت کے درمیان:

اذان اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اس کی عظمت اور کبریائی اور اس کے رسول کی رسالت کی گواہی کا اعلان ہے، اذان اللہ تعالیٰ کی عظمت اور کبریائی سے شروع ہو کر اللہ تعالیٰ کی عظمت اور کبریائی کے اعلان پر ختم ہوتا ہے، اس لیے جس عبادت میں اول و آخر اللہ تعالیٰ کی عظمت اور کبریائی کا اعلان ہو اس دوران اللہ تعالیٰ سے مانگی گئی دعا رد ہو یہ کیسے ہو سکتا ہے اور اقامت بھی اقامت کے الفاظ چھوڑ کر باقی بعینہ اذان کے الفاظ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور کبریائی کا اعلان ہے تو دو ایسی عبادتوں کے درمیان جو اللہ تعالیٰ کی عظمت کا مظہر ہو، دعا کی قبولیت کی امید زیادہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی سے امید کامل ہے کہ اس دوران جو دعا مانگی جائے قبول ہو، امام ابو داؤد اذان کے وقت دعا مانگنے کے بارے میں حدیث روایت کرتے ہیں:

”عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ أَوْ قَلْبًا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النَّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَاسِ حِينَ يُلْجِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا“۔

ترجمہ: ”حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو بندوں کی دعا رد نہیں کی جاتی یا بہت کم رد کی جاتی ہے اذان کے وقت دعا اور جہاد کے وقت دعا جب لوگ آپس میں ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہوں، (ابوداؤد: 2540)۔“

اذان اور اقامت کے درمیان دعا کے رد نہ ہونے کے متعلق امام احمد بن حنبل حدیث بیان کرتے ہیں:

”عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الدُّعَاءَ لَا يَرُدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ، فَادْعُوا“۔

ترجمہ: ”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں ہوتی پس اس وقت دعا کیا کرو، (مسند احمد: 12584)۔“

### (7) روزہ دار، عادل حکمران اور مظلوم کی دعا:

حالت روزہ میں بندہ پر اللہ تعالیٰ کی من جملہ عنایات میں سے ایک عنایت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ روزہ دار کی دعا کو شرف قبولیت عطا فرماتا ہے اور کیوں نہ ہو کہ بندہ خالص اللہ کی رضا کے لیے اس کے حکم کی تعمیل میں کھانے پینے اور خواہشات کو ترک کر دیتا ہے اور یہ عمل خالص اللہ کی رضا کے لیے ہوتا ہے، اللہ کے سوا کوئی اور یہ نہیں جانتا کہ اس کا روزہ ہے یا نہیں، اللہ تعالیٰ اخلاص سے بھرپور اس حالت میں روزہ دار کی التجاؤں کو رد نہیں فرماتا، امام ترمذی حدیث روایت کرتے ہیں:

”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ: الصَّائِمُ حَتَّى يُفْطِرَ وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللَّهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَيَفْتَحُ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ وَيَقُولُ الرَّبُّ: وَعِزَّتِي لَأَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ“۔

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین لوگ ایسے ہیں جن کی دعا رد نہیں ہوتی: روزہ دار، جب تک کہ روزہ نہ کھول لے، عدل کرنے والا حکمران اور مظلوم، اس کی دعا اللہ بادلوں سے اوپر تک اٹھاتا ہے، اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور رب فرماتا ہے: میری عزت (قدرت) کی قسم! میں تیری مدد ضرور کروں گا، بھلے کچھ مدت کے بعد ہی کیوں نہ ہو، (سنن ترمذی: 3598)۔“

### (8) حالت سجدہ میں دعا:

سجدے کی حالت میں بندہ رب کے بہت قریب ہوتا ہے اور یہ حالت دعا کی قبولیت کے لیے زیادہ موزوں ہے اور اس میں دعا کی قبولیت کی زیادہ امید ہے، سجدہ میں کامل بندگی اور رب کی عظمت اور کبریائی کا اظہار ہوتا ہے کہ اپنے سب سے شرف والے عضو



پیشانی کو زمین پر رکھ کر تدلل اور عاجزی کا مظاہرہ کرتا ہے اور یہ اعلان کرتا ہے کہ ساری عظمتیں اللہ کے لیے ہیں اور بندگی کی معراج یہ ہے کہ رب کے حضور بندے کی عظمت اور بڑائی خاک میں مل جائے، سجدے کی حالت میں دعا کے بارے میں حدیث میں ہے:

(الف): ”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ، فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ“۔

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ اپنے رب کے زیادہ قریب سجدے میں ہوتا ہے اس لیے سجدے میں کثرت سے دعا مانگو، (صحیح مسلم: 482)۔“

(ب): ”وُرُوِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ أَتَيْهَا النَّاسُ! إِنَّهُ لَمْ يَنْقُ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النَّبُوءَةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ، يَرَاهَا الْمُسْلِمُ، أَوْ تَرَى لَهُ، أَلَا وَإِنِّي نَهَيْتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا، فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعِظْمُوفِيهِ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ، وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتِهَدُوا فِي الدُّعَاءِ، فَقَمِنُ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ“۔

ترجمہ: ”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: نبی ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! مبشرات نبوت میں سے صرف سچے خواب باقی ہیں جس کو مسلمان دیکھتا ہے یا اس کے بارے میں کوئی اور دیکھتا ہے، سنو! مجھے رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے، رہا رکوع تو اس میں اللہ کی عظمت بیان کرو اور رہا سجدہ تو اس میں دعا میں کوشش کرو، کیونکہ یہ تمہاری دعا کی قبولیت کے لیے زیادہ موزوں ہے، (صحیح مسلم: 479)۔“

امام غزالی حالات کے شرف کے بارے میں فرماتے ہیں:

”وَبِالْحَقِيقَةِ يَرْجِعُ شَرَفُ الْأَوْقَاتِ إِلَى شَرَفِ الْحَالَاتِ أَيْضًا إِذْ وَقْتُ السَّخَرِ وَقْتُ صَفَاءِ الْقَلْبِ وَإِخْلَاصِهِ وَفَرَاغِهِ مِنَ الشُّشُوشَاتِ وَيَوْمُ عَرَفَةِ وَيَوْمُ الْجُوعِ وَقْتُ اجْتِمَاعِ الْهَمِّ وَتَعَاوُنِ الْقُلُوبِ عَلَى اسْتِدْرَارِ رَحْمَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهَذَا أَحَدُ أَسْبَابِ شَرَفِ الْأَوْقَاتِ سِوَى مَا فِيهَا مِنْ أَسْرَارٍ لَا يَطْلَعُ الْبَشَرُ عَلَيْهَا“۔

ترجمہ: ”اور حقیقت یہ ہے کہ اوقات کی بہتری سے حالات بھی بہتر ہوتے ہیں، مثلاً: سحر کا

وقت صفائے قلب کا وقت ہے آدمی اس وقت اخلاص کے ساتھ عبادت کر سکتا ہے، اسی طرح عرفہ اور جمعہ کے دنوں میں بھی اللہ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے، کیونکہ ان دنوں میں عام طور پر لوگ اللہ کی طرف متوجہ ہوتے اور توجہات کے اس اجتماع سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کو تحریک ملتی ہے، تو اوقات کے شرف کا یہ ایک ظاہری سبب ہے، کچھ باطنی اسباب بھی ہونگے جن سے انسان واقف نہیں، (احیاء علوم الدین :: ج: 1، ص: 404)۔

### (9) لیلۃ القدر:

لیلۃ القدر میں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا کثرت سے نزول ہوتا ہے، فرشتے دنیا میں آتے ہیں اور جبرائیل علیہ السلام بھی نازل ہوتے ہیں، اس میں عبادت کا ثواب باقی راتوں کی ہزار مہینوں کے برابر ہے، اس رات کو نزول قرآن سے نسبت ہے، یہ پوری رات صبح تک سلامتی والی ہے، اس لیے اس رات میں اللہ تعالیٰ سے مانگنا چاہیے:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۚ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۚ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۚ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ أَمْرٍ ۚ سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝“

ترجمہ: ”بے شک ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں نازل کیا ہے، اور آپ کیا سمجھے کہ شب قدر کیا ہے، شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس رات میں فرشتے اور جبریل اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لیے نازل ہوتے ہیں، یہ رات طلوع فجر ہونے تک سلامتی ہے، (القدر: 5-1)۔“

اس رات کون سی دعا ضرور پڑھنی چاہیے، اس کے بارے میں حدیث میں ہے:

”عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أُمَّي لَيْلَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مَا أَقُولُ فِيهَا؟ قَالَ: قَوْلِي: اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تَحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي“۔

ترجمہ: ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کہا یا رسول اللہ! اگر مجھے یہ علم ہو جائے کہ شب قدر کونسی رات ہے تو میں کیا پڑھوں، فرماتی ہیں مجھ سے فرمایا: یہ دعا پڑھ، اے اللہ! بے شک تو بہت معاف فرمانے والا ہے، عفو کو پسند فرماتا ہے، پس مجھ سے درگزر

فرما، (سنن ترمذی: 3513)۔

### (10) رات کا درمیانی حصہ:

رات کی عبادت کی بہت بڑی فضیلت ہے کہ جب سب لوگ سو رہے ہوں اور بندہ اللہ کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر عبادت کرے اور اس کے بعد ہاتھوں کو پھیلا کر دعا مانگے تو سرکارِ دو عالم ﷺ نے ایسی دعا کو وہ دعا قرار دیا ہے جو جلد سنی جاتی ہے:

(الف): ”عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْبَحُ؟ قَالَ: جَوْفَ اللَّيْلِ الْآخِرِ وَدُبْرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوباتِ“۔

ترجمہ: ”حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ! کونسی دعا جلد سنی جاتی (قبول ہوتی) ہے؟ آپ نے فرمایا: رات کے آخری حصے میں اور فرض نمازوں کے بعد، (سنن ترمذی: 3499)۔

آدھی رات کو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور ندا کرنے والا بندوں کو مانگنے پر ابھارتا ہے:

(ب): ”عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الشَّقْفِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: تَفْتَحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ نِصْفَ اللَّيْلِ، فَيُنَادِي مُنَادٍ: هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابُ لَهُ، هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطَى، هَلْ مِنْ مَكْرُوبٍ فَيُفَرِّجَ عَنْهُ، فَلَا يَبْقَى مُسْلِمٌ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ، إِلَّا زَانِيَةً تَسْعَى بِفَرْجِهَا أَوْ عَشَارًا“۔

ترجمہ: ”حضرت عثمان بن ابی العاص الشقفی بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ نے فرمایا: آسمان کے دروازے آدھی رات کو کھولے جاتے ہیں، تو ایک آواز دینے والا آواز دیتا ہے: ہے کوئی دعا مانگنے والا کہ اس کی دعا قبول کی جائے، ہے کوئی سوال کرنے والا کہ اس کو عطا کیا جائے، ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اس کی مصیبت دور کی جائے، پس جو مسلمان بھی دعا مانگے اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرماتا ہے سوائے زنا کرنے والی اور عشار کے، (الْمُعْجَمُ الْأَوْسَطُ: 2769)۔“

### (11) فرض نمازوں کے بعد:

فرض نماز کی ادائیگی اللہ تعالیٰ کی بندگی کی علامت ہے، جب مومنین صف بنا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بندگی کا نذرانہ پیش کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے خوش ہوتا ہے اس وقت بندہ جو دعا مانگتا ہے، اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے، فرض نمازوں کے بعد دعا کی قبولیت کے متعلق امام ترمذی روایت کرتے ہیں:

”عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَمْحَى الدُّعَاءُ أَسْبَغُ، قَالَ: جَوْفَ اللَّيْلِ الْآخِرِ، وَدُبُرِ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوباتِ“۔

ترجمہ: ”حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! دعا کس وقت زیادہ قبول کی جاتی ہے، فرمایا: رات کے پچھلے پہر اور فرض نمازوں کے بعد، (سنن ترمذی: 3499)۔“

### (12) بارش کے وقت:

اللہ تعالیٰ نے بارش کو اپنی رحمت قرار دیا ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نزول کے وقت اللہ تعالیٰ دعاؤں کو رد نہیں کرتا، امام ابو داؤد نے بارش برسنے کے وقت دعا کی قبولیت کے بارے میں حضرت سہل بن سعد کی ایک روایت بیان کی ہے:

”وَوَقْتُ الْبَطْرِ“۔

ترجمہ: ”اور بارش کے وقت (دعا رد نہیں ہوتی)، (ابو داؤد: 2540)۔“

### (13) تلبیہ سے فراغت کے بعد:

تلبیہ وہ عبادت ہے کہ جس میں بندہ اللہ کی بارگاہ میں حاضری کا اقرار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے لیے کسی بھی قسم کے شریک کی نفی کرتا ہے، حمد، ملک، نعمت سب اسی ہی کے لیے ہونے کا اقرار کرتا ہے۔ اس لیے ایسے وقت جب بندہ کامل بندگی کی حالت میں ہو، اللہ تعالیٰ سے دعا کی قبولیت کی زیادہ امید ہے، امام دارقطنی تلبیہ کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ کے بارے میں حدیث روایت کرتے ہیں:

”عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَّتِهِ سَأَلَ اللَّهَ تَعَالَى مَغْفِرَتَهُ وَرِضْوَانَهُ وَاسْتِعَاذَ بِرَحْمَتِهِ مِنَ النَّارِ“۔

ترجمہ: ”عمارہ بن خزیمہ بن ثابت اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں: نبی ﷺ جب تلبیہ سے فارغ ہوتے تو اللہ تعالیٰ سے اس کی مغفرت اور رضا کا سوال کرتے اور اس کی رحمت کے وسیلے سے جہنم سے پناہ طلب کرتے، (سُنَنِ دَارِ قُطَيْبِي: 2507)۔“

#### (14) رات کے خاص حصے میں:

رات کے اعمال کی فضیلت قرآن وحدیث میں وارد ہے، نبی ﷺ نے رات کے ایک خاص حصے کا ذکر فرمایا ہے، جس کی موافقت سے اللہ تعالیٰ دعا کو قبول فرماتا ہے، امام مسلم روایت کرتے ہیں:

”عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَفَّقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ، يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَذَلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ“۔

ترجمہ: ”حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کو سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے: بے شک رات میں ایک وقت ہے جو بھی مسلمان آدمی اس کو پالے اور اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کے کسی کام میں خیر کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے عطا کرتا ہے اور یہ ساعت تمام رات میں کسی بھی وقت ہو سکتا ہے، (صحیح مسلم: 757)۔“

#### (15) جمعے کا خاص وقت:

جمعے کے دن میں بھی ایک ایسی ساعت ہے، جو بھی مسلمان اس کو پالے اور اس میں اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی خیر میں سے کسی چیز کا سوال کرے، تو اللہ تعالیٰ اسے عطا فرمائے گا:

(الف): ”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَفَّقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي، يَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى شَيْئًا، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ يَقُولُهَا“۔

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کا ذکر کیا اور

فرمایا: جمعے میں ایک ساعت ہے جو بھی بندہ مسلمان اس کو پالے در آنحالیکہ وہ نماز پڑھ رہا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا سوال کرے گا اللہ تعالیٰ اسے عطا فرمائے گا اور ہاتھ کے اشارے سے اشارہ کیا کہ یہ وقت بہت کم ہے، (صحیح البخاری: 935)۔

یہ ساعت کون سی ہے اس کے بارے میں مختلف روایات ہیں بعض احادیث میں عصر کے بعد کی تصریح موجود ہے:

(ب): 'عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ: أَنَّهُ قَالَ: يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثِنْتَا عَشْرَةَ يُرِيدُ سَاعَةً، لَا يُوجَدُ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا، إِلَّا أَتَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، فَالْتَبَسُوهَا آخِرَ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ'۔

ترجمہ: ”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کی بارہ ساعتیں ہیں، جو بھی مسلمان ان کو پالتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے (ان لمحات میں) جو بھی سوال کرتا ہے اللہ عز وجل اس کو عطا فرماتا ہے تو اس کی آخری ساعت نماز عصر کے بعد تلاش کرو، (ابوداؤد: 1048)۔“

امام ابن ابی شیبہ نے بھی ایک حدیث روایت کی ہے، جس میں عصر کے بعد کی تصریح ہے:

(ج): 'وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: وَإِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَهِيَ بَعْدَ الْعَصْرِ'۔

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک جمعے میں ایک ساعت ہے جو بھی مسلمان بندہ اس کو پالے اور اللہ تعالیٰ سے خیر کا جو بھی سوال کرے، اللہ تعالیٰ اس کو عطا کرتا ہے اور یہ ساعت (جمعہ کی) عصر کے بعد ہے، (مُصَنَّفُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ: 5584)۔“

ایک حدیث میں یہ ساعت امام کے منبر پر بیٹھنے سے نماز کے اختتام تک ہے، امام مسلم نے حدیث روایت کی ہے:

(د): 'عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: أَسَبِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي شَأْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، سَبِعْتُهُ

یَقُولُ: سَبَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلَى أَنْ تَقْضَى الصَّلَاةُ“۔

ترجمہ: ”حضرت ابو بردہ بن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھ سے عبد اللہ بن عمر نے کہا: کیا تم نے ساعت جمعہ کی فضیلت کے بارے میں اپنے باپ سے کوئی حدیث سنی ہے، میں نے کہا: ہاں میں نے اپنے والد سے سنا، وہ فرما رہے تھے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: وہ ساعت امام کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر اختتام نماز تک ہے، (صحیح مسلم: 853)۔“

### (16) آب زم زم پیتے وقت:

آب زم زم پینے کا وقت بھی قبولیت دعا کا وقت ہے، جیسا کہ امام ابن ماجہ حدیث روایت کرتے ہیں:

”عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: سَبَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَاءُ زَمْزَمٍ، لِبَا شَرَابٍ لَهُ“۔

ترجمہ: ”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آب زم زم جس بھی مقصد کے لیے پیا جائے، وہ مقصد پورا ہوتا ہے، (ابن ماجہ: 3062)۔“

### (17) سجدہ کرتے وقت:

سجدہ کی حالت میں بندہ اپنے رب کے قریب ہوتا ہے اور اس حال میں اپنی سب سے شرف والے عضو یعنی پیشانی اللہ کے حضور خاک آلود کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا اعتراف کرتا ہے، حالت سجدہ میں کثرت سے دعا مانگنے کے بارے میں امام مسلم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث روایت کی ہے:

(الف): ”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ، وَهُوَ سَاجِدٌ، فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ“۔

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب سجدے میں ہوتا ہے پس سجدے میں دعا کی کثرت کرو، (مسلم: 842)۔“

ایک اور حدیث میں بھی سجدے کی حالت میں دعا میں کوشش کرنے اور اس حال میں دعاؤں کی قبولیت کی امید کا ذکر ہے، امام مسلم روایت کرتے ہیں:

(ب): ”عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ الْمُبَوَّاتِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ، يَرَاهَا الْمُسْلِمُ، أَوْ تُرَى لَهُ، أَلَا وَإِنِّي نَهَيْتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا، فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ عَزَّ وَجَلَّ، وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ، فَقَبِلَ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ“۔

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ ہٹایا اور لوگ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں بنائے بیٹھے تھے سو آپ نے فرمایا: اے لوگو! مبشرات نبوت میں سے صرف سچے خواب باقی ہیں، جس کو مسلمان دیکھتا ہے یا اسے دکھائے جاتے ہیں، خبردار مجھے رکوع اور سجدے کی حالت میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے، پس رکوع میں اپنے رب عز وجل کی عظمت بیان کرو اور سجدوں میں دعا میں کوشش کرو۔ پس (اس حال) میں تمہاری دعائیں زیادہ لائق اجابت ہیں، (صحیح مسلم: 479)۔“

(18) مسلمان بھائی کے لیے اس کی غیاب میں (پیٹھ پیچھے) دعا:

مسلمان بھائی جب دوسرے مسلمان بھائی کے لیے اس کی غیر موجودگی میں دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول فرماتا ہے، بلکہ اس دعا کرنے والے مسلمان کے لیے فرشتے اس جیسی چیز کی دعا کرتے ہیں، جو اس نے اپنے مسلمان بھائی کے لیے مانگی ہوتی ہے، امام مسلم حدیث روایت کرتے ہیں:

(الف): ”عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُو لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ، إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ: وَلَكَ بِمِثْلِ“۔

ترجمہ: ”جب کوئی مسلمان بندہ اپنے بھائی کے لیے اس کی غیر موجودگی میں دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: تیرے لیے بھی اسی کی مثل ہو، (مسلم: 2732)۔“

(ب): ”عَنْ صَفْوَانَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ، وَكَانَتْ تَحْتَهُ الدَّرْدَاءُ، قَالَ:



قَدِمْتُ الشَّامَ، فَاتَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فِي مَنْزِلِهِ، فَلَمْ أَجِدْهُ وَوَجَدْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ، فَقَالَتْ: أَتُرِيدُ الْحَجَّ الْعَامَ، فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَتْ: فَأَدْعُ اللَّهَ لَنَا بِخَيْرٍ، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ، عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكَ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ، قَالَ الْمَلَكَ الْمُوَكَّلُ بِهِ: آمِينَ وَلَكَ بِشَيْءٍ۔

ترجمہ: ”حضرت صفوان یعنی صفوان بن عبد اللہ بن صفوان جو کہ حضرت درداء کے شوہر ہیں بیان کرتے ہیں: میں شام آیا تو حضرت ابو درداء کے گھران سے ملنے گیا تو وہ مجھے نہیں ملے اور ام الدرداء (یعنی حضرت صفوان کی ساس) مجھے ملی تو انہوں نے فرمایا: کیا آپ کا اس سال حج کا ارادہ ہے، تو میں نے کہا: ہاں انہوں نے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے خیر کی دعا کرنا کیونکہ نبی ﷺ فرماتے تھے ”مسلمان آدمی کی اپنے بھائی کے لیے اس کی غیر موجودگی میں دعا قبول ہوتی ہے اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جب وہ اپنے بھائی کے لیے دعائے خیر کرتا ہے تو فرشتہ آمین کہتا ہے اور کہتا ہے تیرے لیے بھی اس جیسا ہو، (صحیح مسلم: 2733)۔“

### (19) رات کو نیند سے بیدار ہوتے وقت:

رات کو نیند سے بیدار ہونے کے بعد بندہ ذیل میں درج یہ دعا پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجات کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کی دعا کو قبول فرماتا ہے:

”عِبَادَةُ بَنِي الصَّامِتِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَعَاَزَّ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْخَزَنَتُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، أَلْحَدُ لِلَّهِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، ثُمَّ قَالَ: اَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، أَوْ دَعَا، اسْتَجِيبْ لَهُ، فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ۔“

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص رات کو نیند سے بیدار ہونے پر یہ دعا پڑھے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کی بادشاہی ہے اور اس کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اللہ پاک ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ سب سے بڑا

ہے اور تمام قوت اور طاقت اللہ کے لیے ہے، پھر کہے: اے اللہ! میری مغفرت فرما یا دعا کرے، تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے، پس اگر وہ وضو کرے اور نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول کی جاتی ہے، (صحیح البخاری: 1154)۔

## (20) لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ پڑھتے وقت:

حضرت یونس علیہ السلام کی دعا (لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ) کے وسیلے سے جو بھی بندہ دعا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرماتا ہے امام ترمذی نے اس حوالے سے یہ حدیث روایت کی ہے:

”عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: دَعْوَةُ ذِي الثُّونِ إِذْ دَعَا وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ، فَإِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ“۔

ترجمہ: ”حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت یونس علیہ السلام کی وہ دعا جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں پڑھی تھی جو بھی مسلمان اس دعا کو کسی مسئلے میں پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرماتا ہے وہ دعا یہ ہے: ”لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ“، (ترمذی: 3505)۔

## (21) یہ دعا پڑھتے وقت:

جو شخص یہ دعا پڑھتا ہے: ”اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا، وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا“، تو اس دعا کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اس کے ساتھ مانگی جانے والی دعا کی قبولیت کی امید بڑھ جاتی ہے، حدیث پاک میں ہے:

”عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا، وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ الْقَائِلُ كَلِمَةً كَذَا وَكَذَا، قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: عَجِبْتُ لَهَا، فَتَحَتْ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَمَا تَرَكْتَهُنَّ مِنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ذَلِكَ“۔

ترجمہ: ”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے کہ صحابہ میں سے ایک آدمی نے یہ دعا پڑھی: اَللّٰهُ اَكْبَرُ کَثِیْرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کَثِیْرًا، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُکْرَةً وَّاَصِیْلًا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کلمے کا کہنے والا کون ہے، صحابہ میں سے ایک صحابی نے کہا: یا رسول اللہ! میں ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس پر تعجب ہے، آسمان کے دروازے اس دعا کے لیے کھولے گئے، ابن عمر نے فرمایا: جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، تب سے میں نے اس دعا کو ترک نہیں کیا، (صحیح مسلم: 601)۔“

## (22) رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہتے وقت:

دعا کی قبولیت کے اوقات میں سے ایک وقت رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنے کا ہے، اس کے متعلق نبی ﷺ کی حدیث مبارک کو امام مسلم نے روایت کیا ہے:

”عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ الزُّرَقِيِّ، قَالَ: كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّي وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكْعَةِ قَالَ: سَبِّحَ اللّٰهُ لِبَنِّ حَمْدًا، قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِیْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِیْهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ: مَنْ اَلْبَسْتَكُمْ، قَالَ: اَنَا، قَالَ: رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِیْنَ مَلَكًا یَبْتَدِرُوْنَهَا اَیُّهُمْ یَكْتُبُهَا اَوَّلَ“۔

ترجمہ: ”حضرت رفاعہ بن رافع الزرقی بیان کرتے ہیں: ہم ایک دن نبی ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا تو فرمایا: سَبِّحَ اللّٰهُ لِبَنِّ حَمْدًا، تو آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ایک آدمی نے کہا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِیْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِیْهِ، جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو فرمایا: یہ کلمات کہنے والا کون تھا، اس نے کہا: میں ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے دیکھا تیس سے زیادہ فرشتے اس کو لکھنے کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھ رہے تھے، (صحیح مسلم: 799)۔“

## (23) آمین کہتے وقت:

آمین میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی قبولیت کی التجا ہے، اس لیے اس وقت دعا کی قبولیت کی

امید زیادہ ہے:

(الف): ”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ، فَأَمِنُوا، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ السَّلَاطَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ“۔

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام آمین کہے، تو تم لوگ بھی آمین کہو، کیونکہ جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہو جائے، اس کے اگلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں، (صحیح البخاری: 780)۔“

(ب): ”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: ”غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ“، فَقُولُوا: آمِينَ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ السَّلَاطَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ“۔

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام ”غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ“ کہے، تو تم آمین کہو کیوں کہ جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہو جائے اس کے تمام اگلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، (صحیح البخاری: 782)۔“

## (24) وضو کے بعد:

”عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: كَانَتْ عَلَيْنَا رِعَايَةُ الْإِبِلِ فَجَاءَتْ نَوْبَتِي فَرَوَحْتُهَا بِعَشِيٍّ فَأَذَرْتُ رُكُوتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَائِمًا يُحَدِّثُ النَّاسَ فَأَذَرْتُ مِنْ قَوْلِهِ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وَضُوءَهُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رُكْعَتَيْنِ، مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ، إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، قَالَ: فَقُلْتُ: مَا أَجُودَ هَذِهِ فَإِذَا قَائِلٌ بَيْنَ يَدَيَّ يَقُولُ الَّتِي قَبْلُهَا أَجُودُ فَتَنَظَّرْتُ فَإِذَا عَبْرٌ قَالَ: إِنِّي قَدْ رَأَيْتُكَ جَمْتُ أَنْفًا، قَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْدِغُ أَوْ فَيَسْبِغُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ إِلَّا فَتَحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الشَّانِيَةِ يُدْخِلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ“۔

ترجمہ: ”حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمارے ذمے اونٹوں کو چرانا تھا، جب میں اپنی باری پر اونٹوں کو چرا کر شام کے وقت آیا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے لوگوں کے سامنے بیان فرما رہے تھے کہ جو مسلمان اچھی طرح وضو کرے پھر کھڑے ہو کر حضور قلب کے ساتھ دو رکعات نماز پڑھے، اس کے لیے جنت

واجب ہو جائے گی، میں نے کہا: یہ کس قدر عمدہ حدیث ہے، اچانک میرے سامنے سے آواز آئی کہ پہلی حدیث اس سے بھی عمدہ تھی، میں نے متوجہ ہو کر دیکھا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے کہا: میں نے دیکھا کہ تم ابھی آئے ہو، اس سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا، کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر یہ کہے: ”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ“، اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جس دروازے سے چاہے، جنت میں داخل ہو جائے، (صحیح مسلم: 234)۔

### (25) مجلس ذکر کے وقت:

اللہ تعالیٰ کا ذکر روح کی غذا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے روحانیت کو قوت ملتی ہے اور نفسانیت کمزور ہو جاتی ہے، دل کے زنگ اتر جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوتی ہے، صفائے باطن حاصل ہوتی ہے اور قلب و روح منور ہوتے ہیں۔ خواہشات نفسانی کا زور ٹوٹ جاتا ہے، ذکر کی برکت سے ہی انسان کی شخصیت و کردار میں، تسلیم و رضا اور صبر و شکر کی کیفیات پیدا ہوتی ہیں۔ ذکر کے وقت اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے، فرشتے اپنے پروں سے ایسی محفل کو ڈھانپتے ہیں، جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے، اس لیے ایسی محافل میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کی گئی التجاؤں کی قبولیت یقین ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی قوم کے ساتھ بیٹھنے والوں کے لیے سعادت کی خوش خبری دی ہے:

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو راستوں میں گھومتے رہتے ہیں اور ذکر کرنے والوں کو ڈھونڈتے ہیں، پس جب وہ دیکھتے ہیں، کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے ہیں تو آواز دیتے ہیں: آؤ اپنی حاجت کی طرف، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر فرشتے ان لوگوں کا آسمان دنیا تک احاطہ کر لیتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کا رب ان سے سوال کرتا ہے، حالانکہ وہ ان سے زیادہ جاننے والا ہے، میرے بندے کیا کہتے تھے، وہ کہتے ہیں: وہ تیری تسبیح کرتے تھے اور تیری تکبیر پڑھتے تھے اور تیری حمد کرتے تھے اور تیری تعظیم کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: کیا ان لوگوں نے مجھے دیکھا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

بتایا: فرشتے کہتے ہیں: نہیں! اللہ کی قسم! انہوں نے آپ کو نہیں دیکھا، آپ ﷺ نے بتایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو پھر کس طرح ہوتا، آپ ﷺ نے بتایا: فرشتے کہتے ہیں: اگر وہ تجھے دیکھ لیتے تو اور زیادہ عبادت کرتے، اس سے زیادہ تیری بزرگی بیان کرتے اور اس سے زیادہ تیری تسبیح پڑھتے، آپ ﷺ نے بتایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: وہ مجھ سے کس چیز کا سوال کرتے تھے، آپ ﷺ نے بتایا فرشتے کہتے ہیں: وہ تجھ سے جنت کا سوال کرتے تھے، آپ نے بتایا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے، آپ ﷺ نے بتایا: فرشتے کہتے ہیں: نہیں! اللہ کی قسم! اے ہمارے رب! انہوں نے جنت کو نہیں دیکھا، آپ ﷺ نے بتایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: پس اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو پھر کس طرح ہوتا، آپ ﷺ نے بتایا فرشتے کہتے ہیں: اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو ان کو جنت کی اور زیادہ حرص ہوتی اور بہت زیادہ طلب ہوتی اور اس میں بہت زیادہ رغبت ہوتی، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: پس وہ کس چیز سے پناہ طلب کرتے تھے، آپ ﷺ نے بتایا: فرشتے کہتے ہیں: وہ دوزخ سے پناہ طلب کرتے تھے، آپ نے بتایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے، آپ ﷺ نے بتایا: وہ کہتے ہیں: نہیں! اللہ کی قسم! انہوں نے دوزخ کو نہیں دیکھا ہے، آپ ﷺ نے بتایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: پس اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو پھر کیا ہوتا، آپ ﷺ نے بتایا: فرشتے کہتے ہیں: اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو اس سے بہت زیادہ بچتے اور بہت زیادہ اس سے خوف زدہ ہوتے، آپ ﷺ نے بتایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: پس میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان کے گناہوں کو بخش دیا ہے، آپ ﷺ نے بتایا: فرشتوں میں سے کوئی فرشتہ کہتا ہے: ان ذکر کرنے والوں میں سے فلاں بندہ تھا جو ان میں سے نہیں تھا وہ تو کسی کام سے آیا تھا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: یہ وہ بیٹھنے والے ہیں کہ جو ان کے ساتھ بیٹھا ہو وہ کبھی نامرا نہیں ہوتا، (صحیح البخاری: 6408)۔

اس حوالے سے امام مسلم نے بھی حدیث روایت کی ہے:

”عَنِ الْأَعْرَابِيِّ مُسْلِمٍ، أَنَّهُ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى ابْنِ هُرَيْرَةَ وَابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا حَقَّتْ لَهُمْ

الْمَلَائِكَةُ، وَعَشِيَّتُهُمُ الرَّحْمَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ“۔  
ترجمہ: حضرت آغا ابو مسلم حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابوسعید سے روایت کرتے ہیں:  
وہ دونوں گواہی دیتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو قوم بھی اللہ کا ذکر کرتی ہے تو فرشتے  
اس کا احاطہ کر لیتے ہیں اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ نازل کیا جاتا ہے اور  
اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان میں فرماتا ہے جو ان کے پاس ہوتے ہیں، (مسلم: 2700)۔

### (26) مرغ کی آواز کے وقت:

اللہ تعالیٰ نے مرغ میں یہ ادراک پیدا کیا ہے کہ وہ فرشتے کو پہچان لیتا ہے، جب اسے  
فرشتہ نظر آتا ہے تو اس وقت اذان دیتا ہے، اس لیے مرغ کی آواز سن کر بندے کو چاہیے کہ  
اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کرے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرے:  
”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: إِذَا سَبَعْتُمْ صَيَاحَ الدِّيَكَةِ  
فَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ، فَإِنَّهَا رَأَتْ مَكَامًا، وَإِذَا سَبَعْتُمْ نَهْيَ الْحَبَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ  
مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا“۔

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم  
مرغ کی اذان سنو، تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کرو کیوں کہ وہ فرشتے کو دیکھ کر  
بانگ دیتا ہے اور جب گدھے کی رینگنے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ گدھا  
شیطان کو دیکھ کر رینگتا ہے، (صحیح البخاری: 3303)۔“

## دعا میں وسیلہ پیش کرنا

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ“۔

ترجمہ: ”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی بارگاہ میں (نجات کا) وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو، (المائدہ: 35)۔“

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف وسیلہ تلاش کرنے کا حکم دیا گیا ہے، وسیلہ اس چیز کو کہتے ہیں جس کے ذریعے کسی کا قرب حاصل کیا جائے اور دعا میں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لیے بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ پیش کیا جاتا ہے، درج ذیل طریقوں سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ پیش کیا جاسکتا ہے:

(1) اللہ تعالیٰ کے اسمائے مبارکہ میں سے کسی اسم یا اس کی صفات میں سے کسی صفت کا وسیلہ:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا“۔

ترجمہ: ”اور سب سے اچھے نام اللہ ہی کے ہیں تو ان ہی ناموں سے اللہ کو پکارو، (الاعراف: 180)۔“ یعنی اللہ تعالیٰ کے اسمائے مبارکہ کے وسیلے سے اللہ سے مانگو، تو مسلمان جب بھی اللہ سے دعا مانگے، اللہ تعالیٰ کے اسمائے مبارکہ کے وسیلے سے مانگے جیسے یا اللہ! تو رحمن ہے، تو رحیم ہے، تو لطیف ہے، تو خیر ہے، تو وہاب ہے، تو معطی ہے، تو رزاق ہے، تو کریم ہے، اپنے ان اسمائے حسنیٰ کے وسیلے سے میری فلاں حاجت پوری فرمایا یہ کہے: اے اللہ! تیری رحمت واسعہ یا رحمت کاملہ کا توسل کہ مجھ پر رحم فرما اور میری مغفرت فرما اور اس کی دلیل یہ آیت قرآنی ہے:



”رَبِّ اَوْزِعْنِي اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ“۔

ترجمہ: ”اے میرے رب! تو نے مجھے اور میرے والدین کو جو نعمتیں عطا کی ہیں مجھے ان کا شکر ادا کرنے پر قائم رکھ اور مجھے ان نیک اعمال پر قائم رکھ جس سے تو راضی ہے اور اپنی رحمت (رحمت کاملہ کے وسیلے) سے مجھے اپنے نیک بندوں میں شامل فرما لے، (النمل: 19)۔“

اس آیت مبارکہ میں حضرت سلیمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی صفات عالی میں سے صفت رحمت کے وسیلے سے دعا مانگی ہے، یا جیسا کہ اس حدیث شریف میں ہے:

”عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا يَدْعُو وَهُوَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّيْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللهُ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ، الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ، قَالَ: فَقَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَقَدْ سَأَلَ اللهُ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ اِذَا دُعِيَ بِهِ اُجَابَ، وَاِذَا سُوِّلَ بِهِ اُعْطِيَ“۔

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن بریدۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دعا کرتے ہوئے سنا، وہ کہہ رہا تھا: اے اللہ! میں تجھ سے اس اقرار کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ایک ہے، بے نیاز ہے تو وہ ذات ہے جس کی نہ کوئی اولاد ہے اور نہ تو کسی کی اولاد ہے اور نہ تیرا کوئی ہمسر ہے۔ راوی کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس نے اللہ تعالیٰ کے اس اسم اعظم کے وسیلے سے سوال کیا ہے کہ جب بھی اس کے وسیلے سے دعا کی گئی قبول کی گئی اور جب بھی سوال کیا گیا عطا کیا گیا، (ترمذی: 3475)۔“

(2) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتے وقت اپنے نیک اعمال کا وسیلہ پیش کرنا:

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے نیک اعمال سے خوش ہوتا ہے اور اللہ کی بارگاہ میں بندہ جب اپنے نیک اعمال کا وسیلہ پیش کر کے دعا کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ نیک اعمال کے توسل سے دعا کو قبول فرماتا ہے، اس لیے دعا کرتے وقت اپنے نیک اعمال کا وسیلہ پیش کیا جائے: جیسے کوئی

مسلمان کہے: اے اللہ تیری ذات پر ایمان یا تیری ذات سے میری محبت یا تیرے رسول کی اتباع یا تیرے حبیب سے میری محبت، یا میرے فلاں عمل صالح کے وسیلے سے میری حاجت پوری فرما یا میری مشکل آسان فرما، یا میری مغفرت فرما اور اس کی دلیل یہ ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(الف): ”الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِنَّنَا أَمَتَانَا غُفِّرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ“

ترجمہ: ”جو یہ کہتے ہیں: اے ہمارے رب! بے شک ہم ایمان لائے سو ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا، (آل عمران: 16)“

(ب): ”رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا آتَاكَ اللَّهُ وَاتَّبَعْنَاكَ وَأَتَّبَعْنَاكَ الرَّسُولَ فَكَتَبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ“

ترجمہ: ”اے ہمارے رب! جو کچھ تو نے نازل کیا ہم اس پر ایمان لے آئے اور ہم نے رسول کی پیروی کی، تو ہمیں حق کی گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ لے، (آل عمران: 53)“

ان آیات میں ایمان اور اتباع رسول کے وسیلے سے دعا کی گئی ہے۔ دعا کرنے والا اپنی ان عبادات کا وسیلہ پیش کرے جس میں اس نے اخلاص، تقویٰ، اللہ کی رضا اور اس کی طاعت کو اختیار کیا ہو کہ ایسے اعمال کی قبولیت کی زیادہ امید ہوتی ہے اور غار کے تین افراد کا قصہ جو کہ حدیث شریف میں مذکور ہے اعمال صالحہ کے وسیلے سے دعا کرنے میں قوی دلیل ہے، کہ ان سب نے اپنے ان اعمال کا وسیلہ پیش کیا جو انہوں نے خالص اللہ کی رضا کیلئے انجام دیے تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی مشکل آسان کر دی، حدیث میں ہے:

”عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: خَرَجَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَمْشُونَ فَأَصَابَهُمُ الْبَطَرُ، فَدَخَلُوا فِي غَارٍ فِي جَبَلٍ، فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِمْ صَخْرَةٌ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: اذْعُوا اللَّهَ بِأَفْضَلِ عَمَلٍ عَمِلْتُمُوهُ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ: اَللَّهُمَّ إِنِّي كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَرْعَى، ثُمَّ أَجِئُ، فَأَحْلُبُ، فَأَجِئُ بِالْحِلَابِ، فَأَتِي بِهِ أَبِي فَيَسْرِبَانِ، ثُمَّ أَسْقِي الصَّبِيَّةَ وَأَهْلِي وَأَمْرَأَتِي، فَاحْتَبَسْتُ لَيْلَةً، فَجِئْتُ فَإِذَا هُمَا نَائِمَانِ، قَالَ: فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُمَا وَالصَّبِيَّةُ يَتَضَاعَوْنَ عِنْدَ رَجُلٍ، فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَائِي وَدَأْبُهُمَا حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ، اَللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهَكَ، فَأَمْرِجْ عَنَّا فُرْجَةً

نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ، قَالَ: فَفَرَجَ عَنْهُمْ، وَقَالَ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ كُنْتُ اَحَبُّ امْرَأَةً مِنْ بَنَاتِ عَمِّيْ كَأَشَدِّ مَا يَحِبُّ الرَّجُلُ النِّسَاءَ، فَقَالَتْ: لَا تَنَالُ ذَلِكَ مِنْهَا حَتَّى تُعْطِيَهَا مِائَةَ دِينَارٍ، فَسَعَيْتُ فِيْهَا حَتَّى جَمَعْتُهَا، فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ: اِتَّقِ اللهَ وَلَا تَقْصُ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهِ، فَقُبْتُ وَتَرَكْتُهَا، فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرِجْ عَنَّا فُرْجَةً، قَالَ: فَفَرَجَ عَنْهُمْ الثَّلَاثِينَ، وَقَالَ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ اسْتَاَجَرْتُ اَحَبِّا بِفَرْقٍ مِنْ ذُرَّةٍ فَاَعْطِيْنِيْهِ، وَابْنِيْ ذَاكَ اَنْ يَّأْخُذَ، فَعَبَدْتُ اِلَى ذَلِكَ الْفَرْقِ فَزَرَعْتُهُ حَتَّى اسْتَبْرَيْتُ مِنْهُ بَقْرًا وَرَاعِيَهَا، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ اَعْطِنِيْ حَقِّيْ، فَقُلْتُ: اِنْطَلِقْ اِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيَهَا، فَاِلَافًا لَكَ، فَقَالَ: اَتَسْتَهْزِئُ بِيْ؟ قَالَ: فَقُلْتُ مَا اَسْتَهْزِئُ بِكَ وَلَكِنَّهَا لَكَ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرِجْ عَنَّا، فَكُشِفَ عَنْهُمْ“۔

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخص سفر پر نکلے، (اس دوران) ان پر بارش ہونے لگی، وہ (بارش سے بچنے کے لیے) ایک پہاڑ کے غار میں داخل ہو گئے، اچانک ایک چٹان اُن کے اوپر آگری (جس نے غار کا منہ بند کر دیا)، راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے ایک دوسرے سے کہا: تم نے جو بہترین نیک عمل کیا ہو، اس کے وسیلے سے اللہ سے دعا مانگو، پس اُن میں سے ایک نے کہا: اے اللہ! میرے بوڑھے ماں باپ تھے، میں بکریاں چرانے کے لیے باہر جاتا تھا، پھر میں (بکریوں کا) دودھ دوہتا اور برتن میں ڈال کر ماں باپ کے پاس لاتا تو وہ پیتے، پھر میں بچوں، اپنے گھر والوں اور بیوی کو پلاتا، پس ایک رات میں (کہیں) رک گیا، سو جب میں (دودھ لے کر) آیا تو وہ دونوں سوچکے تھے، وہ کہتا ہے: میں نے انہیں (نیند سے) جگانا پسند نہ کیا اور بچے میرے پیروں کے پاس (دودھ کے لیے) چلا رہے تھے، پس میں اور میرے ماں باپ اسی حال میں رہے یہاں تک کہ فجر طلوع ہو گئی، (اس نے کہا: اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام (صرف) تیری رضا کے لیے کیا تھا، تو اس غار کے دھانے کو ہم

پر کھول دے کہ ہم آسمان دیکھ سکیں، راوی بیان کرتے ہیں: پس اُن کے لیے غار کا منہ کشادہ کر دیا گیا۔ اور دوسرے نے کہا: اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں اپنی ایک چچا زاد بیٹی سے شدید ترین محبت کرتا تھا، جو کوئی مرد کسی عورت سے کرتا ہے، اُس نے کہا: جب تک تم مجھے سودینار نہ دو، تم اپنی مراد کو نہیں پاسکتے، سو میں کوشش کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے وہ دینار جمع کر لیے، پس جب میں اُس کی ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو اس نے کہا: اللہ سے ڈرو اور جائز طریقے کے بغیر میری بکارت کو زائل نہ کرو، پس میں اُسے چھوڑ کر کھڑا ہو گیا، (اے اللہ!) تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام (صرف) تیری رضا کے لیے کیا تھا، تو اس غار کے دھانے کو ہم پر کھول دے، راوی بیان کرتے ہیں: پس غار کا دو تہائی منہ کھل گیا۔ اور دوسرے نے کہا: اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے ایک فَرَق (۱۲ کلو گرام کے مساوی پیمانہ) جوار کے عوض ایک مزدور اجرت پر رکھا، پس جب میں نے اس کو اجرت دی تو اس نے لینے سے انکار کر دیا، پھر میں نے اس غلّے کو زمین میں کاشت کیا اور اس کی (پیداوار) سے میں نے ایک گائے اور چرواہا خریدا، پھر (کافی عرصے بعد) وہ مزدور (اپنی مزدوری لینے) آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے بندے! میرا حق مجھے دے دو، میں نے کہا: ان گایوں اور ان کے چرواہے کو جا کر لے لو، یہ تمہارے ہیں، اس نے کہا: آپ میرا مذاق اڑا رہے ہیں؟، میں نے کہا: میں تمہارا مذاق نہیں اڑا رہا، بلکہ یہ سب مال تمہارا ہے، (تو اس نے کہا:) اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام (صرف) تیری رضا کے لیے کیا تھا، تو اس غار کے دھانے کو ہمارے لیے کھول دے، چنانچہ غار کا دھانا (اللہ کی قدرت سے) کھول دیا گیا (اور وہ صحیح سلامت باہر نکل آئے)، (صحیح البخاری: 2215)۔

(3) دعا میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کسی نیک آدمی کا وسیلہ پیش کرنا یا

نیک آدمی سے دعا کرنا:

جب مسلمان بندہ کسی مصیبت میں گرفتار ہو جائے یا کسی مشکل کا شکار ہو جائے یا اس کی کوئی حاجت ہو جس کے لیے بارگاہ الہی میں دعا کرنا مقصود ہو، مگر اپنی کمزوری عاجزی اور گناہوں میں مبتلا ہونے یا اعمال صالحہ کی کمی یا اس درجہ خلوص و للہیت نہ ہونے کی وجہ سے

وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرنے اور اس کی قبولیت کے بارے میں تردد کا شکار ہو، تو اسے چاہیے کہ کسی قوی سبب کو تلاش کر کے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرے، کسی مقرب بارگاہ الہی کا وسیلہ پیش کرے، حضرت زکریا علیہ السلام کے بارے میں ارشاد ربانی ہے:

”كَلَّمَآدَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْهِرَابَ ۖ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ لَيْزَيْمٌ أَنَّىٰ لَكَ هَٰذَا ۖ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢٠﴾ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ ۖ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۖ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ ﴿٢١﴾“۔

ترجمہ: ”جب بھی زکریا ان کے پاس اس کی عبادت کے حجرے میں داخل ہوتے تو اس کے پاس تازہ رزق (موجود) پاتے انہوں نے کہا: اے مریم! تمہارے پاس یہ رزق کہاں سے آیا؟ مریم نے کہا: یہ رزق اللہ کے پاس سے آیا ہے بے شک اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے۔ اسی جگہ زکریا نے اپنے رب سے دعا کی کہا: اے میرے رب! مجھے اپنی طرف سے پاکیزہ اولاد عطا فرما، بے شک تو ہی دعا سننے والا ہے، (آل عمران: 37-38)۔“

حضرت زکریا علیہ السلام نے جب حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کرامت دیکھی تو اس کے باوجود کہ آپ خود مقبول بارگاہ الہی تھے، حضرت مریم کے قریب اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی، اس میں ہم گناہگاروں کے لیے مقبولان بارگاہ الہی کے پاس یا ان کے وسیلے سے دعا کرنے کا ثبوت ہے، اسی طرح حدیث میں ہے:

(الف): ”عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فِي يَوْمٍ جُمُعَةٍ قَامَ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: هَلَكَ الْبَالُ وَجَاءَ الْعِيَالُ، فَأَدْعُ اللَّهَ لَنَا، فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا تَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا وَضَعَهَا حَتَّى تَارَ السَّحَابُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ، ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مَنْبَرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْبَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ ﷺ، فَبَطَرْنَا يَوْمَئِذٍ ذَٰلِكَ، وَمِنْ الْعَدِ وَبَعْدَ الْعَدِ، وَالَّذِي بِيَدِهِ، حَتَّى الْجُمُعَةِ الْآخَرَى، وَقَامَ ذَٰلِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ قَالَ: غَيْرُهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تَهْدِمُ الْبِنَاءَ وَغَرِقَ الْبَالُ، فَأَدْعُ اللَّهَ لَنَا، فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اَللَّهُمَّ

حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيرُ بِكَ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ إِلَّا أَنْفَرَجَتْ“۔

ترجمہ: ”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں لوگوں کو قحط نے آیا تو جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ ایک اعرابی کھڑا ہو گیا اور کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مال ہلاک ہوئے اور بچے بھوک سے بے حال ہو گئے، سو آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کریں، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور آسمان میں بادل کا چھوٹا ٹکڑا بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا، پس اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے آپ نے ابھی اپنے ہاتھ صلی اللہ علیہ وسلم نیچے نہیں گرائے تھے کہ پہاڑوں کی مانند بادل اُڑ آئے، پھر آپ منبر سے ابھی اترے نہیں تھے کہ میں نے دیکھا کہ بارش کے قطرے آپ کے داڑھی مبارک پر بہہ رہے تھے، تو اگلے جمعے کے دن تک متواتر بارش ہوئی اور وہی اعرابی کھڑا ہو گیا، یا راوی نے کہا کوئی دوسرا تو اس نے کہا: عمارتیں گر رہی ہیں اور مال ہلاک ہو گئے ہیں، پس آپ ہمارے لیے اللہ سے دعا کریں، پس آپ نے اپنے ہاتھ مبارک اٹھا لیے اور فرمایا: اے اللہ! ہمارے ارد گرد برسا اور ہمارے اوپر نہ برسا، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرف اپنے ہاتھوں سے بادلوں کو اشارہ کیا، بادل چھٹ گئے۔“

(ب): ”عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كَانَ إِذَا قَحْطُوا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِينَا، وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا، قَالَ: فَيَسْقُونَ“۔

ترجمہ: ”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب بھی قحط پڑتا حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ حضرت عباس بن عبد المطلب کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے بارش طلب کرتے، پس آپ فرماتے: اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پیش کرتے تھے تو تو ہم پر بارش برساتا، اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کا وسیلہ پیش کرتے ہیں پس ہم پر بارش برسا، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پس ان پر بارش برسائی جاتی، (صحیح البخاری: 1010)۔“

علامہ ابن حجر اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

”أَنَّ الْعَبَّاسَ لَمَّا اسْتَسْقَى بِهِ عُمَرَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ لَمْ يَنْزِلْ بِلَاءٌ اِلَّا بِذَنْبٍ وَكَمْ يُكْشَفُ اِلَّا بِتَوْبَةٍ وَقَدْ تَوَجَّهَ الْقَوْمُ بِى اِلَيْكَ لِمَكَانٍ مِنْ نَبِيِّكَ وَهَذِهِ اَيَّدِينَا اِلَيْكَ بِالدُّنُوبِ وَتَوَاصَيْنَا اِلَيْكَ بِالتَّوْبَةِ فَاسْقِنَا النِّعْتَ فَاَرْخَتِ السَّمَاءُ مِثْلَ الْجِبَالِ حَتَّى اُخْصِبَتِ الْاَرْضُ وَعَاشَ النَّاسُ وَاُخْرِجَ اَيْضًا مِنْ طَرِيقٍ دَاوُدَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَسْقَى عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ عَامَ الرَّمَادَةِ بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ فَخَطَبَ النَّاسَ عُمَرُ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَرَى لِلْعَبَّاسِ مَا يَرَى الْوَكْدُ لِلْوَالِدِ فَاقْتَدُوا اُتَيْهَا النَّاسُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي عَمِّهِ الْعَبَّاسِ وَاتَّخَذُوْهُ وَسِيْلَةً اِلَى اللّٰهِ وَفِيهِ فَمَا بَرَحُوا حَتَّى سَقَاهُمْ اللّٰهُ --- وَيُسْتَفَادُ مِنْ قِصَّةِ الْعَبَّاسِ اسْتِحْبَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ بِأَهْلِ الْخَيْرِ وَالصَّلَاحِ وَأَهْلِ بَيْتِ النَّبُوَّةِ وَفِيهِ فَضْلُ الْعَبَّاسِ وَفَضْلُ عُمَرَ لِتَوَاضُعِهِ لِلْعَبَّاسِ وَمَعْرِفَتِهِ بِحَقِّهِ“۔

ترجمہ: ”جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے وسیلے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بارش طلب کی تو حضرت عباس نے فرمایا: ہر مصیبت گناہوں کے سبب نازل ہوتی ہیں اور توبہ سے دور ہوتی ہیں اور تیرے نبی سے قربت کی بنا پر صحابہ نے تیری بارگاہ میں مجھے وسیلہ بنایا ہے اور یہ ہمارے ہاتھ تیری بارگاہ میں گناہوں کے اعتراف میں اٹھے ہوئے ہیں اور ہماری پیشانیاں تیری بارگاہ میں توبہ کے لیے جھکی ہوئی ہیں، پس ہم پر بارش نازل فرما! پھر پہاڑوں کی مثل آسمان پر بادل اُمڈ آئے اور اتنی بارش ہوئی کہ زمین سرسبز ہوگئی اور لوگ خوش حال ہو گئے۔ زید بن اسلم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ قحط کے سال میں حضرت عمر نے حضرت عباس کے وسیلے سے دعا کی اور حضرت عمر نے خطبہ میں کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس کا اس طرح احترام کرتے تھے جس طرح اولاد اپنے والد کا احترام کرتی ہے پس اے لوگو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عم محترم کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرو اور ان کو اللہ کی بارگاہ میں وسیلہ بناؤ، پس وہ ابھی وہاں سے روانہ نہ ہوئے تھے کہ بارش ہوگئی۔ آگے چل کر لکھتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے قصے سے یہ معلوم ہوا کہ نیک لوگوں،

صالحین اور اہل بیت نبوت سے شفاعت طلب کرنا مستحب ہے اور اس حدیث میں حضرت عباس کی فضیلت ہے اور حضرت عباس کے لیے تواضع اور آپ کے حق (سرکارِ دو عالم سے رشتہ داری کے حق) کی معرفت کی وجہ سے حضرت عمر کی فضیلت ہے، (فتح الباری: 1010)۔

نبی ﷺ نے اپنے وسیلے سے دعا مانگنے کا ایک نابینا صحابی کو حکم فرمایا ہے:

(ج): ”عَنْ عَثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ رَجُلًا هَرِيرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: اُدْعُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَنِي، قَالَ: إِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَإِنْ شِئْتَ صَبَرْتُ فَهُوَ خَيْرُكَ، قَالَ: فَادْعُهُ، قَالَ: فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ، فَيُحْسِنُ وُضْوءَهُ وَيَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، إِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتَقْضَى لِي، اَللّٰهُمَّ فَشَقِّعْهُ“۔

ترجمہ: ”حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک نابینا شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: (یا رسول اللہ!) آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ میری آنکھیں ٹھیک کر دے، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں دعا کر دیتا ہوں اور اگر تم چاہو تو اس (مصیبت) پر صبر کرو، تو یہ (آخرت میں) تمہارے لیے بہتر ہوگا، اس نے عرض کی: آپ دعا فرما دیجیے! راوی بیان کرتے ہیں: پس رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: تم اچھی طرح سے وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھو اور (پھر) یہ دعا مانگو:

(اس دعا کا ترجمہ یہ ہے: ) ”اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور نبی رحمت محمد ﷺ کے وسیلے سے آپ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں، (یا رسول اللہ!) میں آپ کے وسیلے سے اس حاجت میں اپنے رب کی طرف متوجہ ہوا ہوں تاکہ میری یہ حاجت پوری ہو، اے اللہ! تو نبی ﷺ کو میرے لیے شفاعت کرنے والا بنادے، (سنن ترمذی: 3578)۔“

(4) اسمائے الحسنیٰ کے وسیلے سے دعا کرنا:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے تمام اسماء کے وسیلے سے مانگنے کا حکم دیا، اس لیے ہر مسلمان کو اسماء الحسنیٰ کے وسیلے سے مانگنا چاہیے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:



(الف): ”وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْهُ بِهَا ۚ وَذُرُّوْا الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْ اَسْمَائِہٖ ط سَیْجِرُوْنَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ“۔

ترجمہ: ”اور سب سے اچھے نام اللہ ہی کے ہیں، تو ان ہی ناموں سے اس کو پکارو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو ان کے ناموں میں غلط راہ اختیار کرتے ہیں اور جو کچھ وہ کرتے ہیں عنقریب ان کو اس کی سزا دی جائے گی، (الاعراف: 180)“۔

(ب): ”اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط لَہٗ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی“۔

ترجمہ: ”اللہ معبود ہے اس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، تمام اچھے نام اسی کے ہیں، (طہ: 8)“، احادیث مبارکہ میں ہے:

(۱): ”عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، رِوَاۓٓةً، قَالَ: لِلّٰهِ تِسْعَةُ وَتِسْعُوْنَ اِسْمًا، مِائَةً اِلَّا وَاحِدًا، لَا یَحْفَظُہَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَهُوَ تَمْتَرٌ یُحِبُّ التَّوَنُّرَ“۔

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی ایک کم سو، جو بھی ان ناموں کی حفاظت کرے گا، جنت میں داخل ہوگا اور اللہ طاق ہے طاق کو پسند کرتا ہے، (صحیح البخاری: 6410)“۔

(۲): ”عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللہ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہ ﷺ: اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی تِسْعَةً وَتِسْعِیْنَ اِسْمًا، مَنْ اَحْصَاہَا دَخَلَ الْجَنَّةَ:

”هُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ الْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيَّمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِیْقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُنِذِرُ السَّیِّعُ الْبَصِیْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّکُوْرُ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ الْخَفِیْظُ الْمُبِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَبَلُ الْکَرِیْمُ الرَّقِیْبُ الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَکِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّہِیْدُ الْحَقُّ الْوَكِیْلُ الْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ الْمُحْصِی الْمُبْدِی الْمُعِیْدُ الْمُحِیُّ الْمُبِیْتُ الْحَقُّ الْقَیُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَبْجُوْدُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُتَقَدِّرُ الْمُتَقَدِّمُ الْمُؤَخَّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الطَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِی الْمُبْتَغٰی الْبَرُّ التَّوَابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُو الرَّوْفُ

مَا لِكَ الْبُذْكِ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُبْنِیُّ الْبَانِعُ الضَّائِرُ  
الْمُتَّاعُ الْهُدَى الْبَدِیْعُ الْبَاقِ الْوَارِثُ الرَّشِیدُ الصَّبُورُ۔

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، جو ان کی حفاظت کرے گا، جنت میں داخل ہوگا، وہ اللہ ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، نہایت رحم فرمانے والا، بے حد مہربان ہے، بادشاہ ہے، بہت پاک ہے، ہر نقص سے سالم، امان دینے والا، نگہبان، بہت غالب، نہایت عظمت والا، سب سے بڑا، خالق، موجد، صورت بنانے والا، گناہ بخشنے والا، قہر والا، دینے والا، روزی دینے والا، کھولنے والا، علم والا، تنگی دینے والا، فراخی دینے والا، نیچا کرنے والا، اونچا کرنے والا، عزت دینے والا، ذلت دینے والا، سننے والا، دیکھنے والا، حاکم، انصاف کرنے والا، نہایت باریک بین، ہر چیز سے باخبر، حلم والا، عظمت والا، بخشنے والا، قدردان، بلندی والا، بزرگی والا، حفاظت فرمانے والا، قوت دینے والا، حساب لینے والا، جلالت والا، کرم فرمانے والا، نگہبان، دعائیں قبول کرنے والا، فراخی دینے والا، حکمت والا، دوست رکھنے والا، عظمت والا، اٹھانے والا، حاضر، دائم موجود، کارساز، قوت والا، شدید قوت والا، مددگار، لائق تعریف، سب کو جاننے والا، پہلی بار پیدا کرنے والا، دوبارہ پیدا کرنے والا، زندہ کرنے والا، مارنے والا، ہمیشہ زندہ رہنے والا، ہمیشہ قائم رہنے والا، وجود ہستی والا، بزرگی والا، ایک، اکیلا، بے نیاز، قدرت والا، اختیار والا، آگے کرنے والا، پیچھے کرنے والا، سب سے اول، سب سے آخر، ظاہر، پوشیدہ، مددگار، بلند و برتر، احسان فرمانے والا، توبہ قبول کرنے والا، بدلہ لینے والا، درگزر کرنے والا، نہایت شفیق، ملک کا مالک، جلال اور اکرام والا، انصاف والا، جمع فرمانے والا، بے پروا، بے پرواہ کرنے والا، روک دینے والا، نقصان اور نفع کا مالک، روشن کرنے والا، ہدایت دینے والا، ابتداء پیدا کرنے والا، ہمیشہ باقی رہنے والا، وارث، ہدایت دینے والا، صبر والا، (مشکوٰۃ المصابیح: 2288)۔“

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام اسماء کو یاد کرنے کی فضیلت بیان فرمائی ہے اور ان اسماء کے وسیلے سے دعائیں گننے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، اس لیے ان اسماء میں سے کسی بھی اسم کے وسیلے سے دعائیں گئے۔

## دعا سے متعلق اقوالِ سلف

(الف): ”عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا دَعَا، فَلَمْ يُسْتَجَبْ لَهُ كُنْتَبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ“۔

ترجمہ: ”ہلال بن یساف بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ مومن جب دعا کرتا ہے اور اس کی دعا کو قبول نہ کیا جائے تو اس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے“۔

(مُصَنَّفُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ: 29172)

(ب): ”عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ، كَانَ يَقُولُ: جِدُّوا بِاللُّدْعَاءِ، فَإِنَّهُ مَنْ يُكْثِرُ قَوْلَهُ الْبَابِ يُوشِكُ أَنْ يَفْتَحَ لَهُ“۔

ترجمہ: ”حضرت حسن بیان کرتے ہیں: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: دعا میں کوشش کیا کرو، کیونکہ جو ہر وقت دروازے کو کھٹکھٹاتا ہے قریب ہے کہ اس کے لیے دروازہ کھولا جائے“۔

(ج): ”عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: أَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْإِلْحَامُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْتَصَرُّعُ إِلَيْهِ“۔

ترجمہ: ”اوزاعی بیان کرتے ہیں: بہترین دعا اللہ کے حضور گر گڑا کر کرنا اور اس کی بارگاہ میں عاجزی و تضرع کرنا ہے، (شُعَبُ الْإِيمَانِ: 1072)“۔

(د): ”عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ مُورِقَ الْعَجْلِيِّ، قَالَ: مَا وَجَدْتُ لِلْمُؤْمِنِ مَثَلًا إِلَّا كَمَثَلِ رَجُلٍ فِي الْبَحْرِ عَلَى خَشَبَةٍ فَهُوَ يَدْعُو: يَا رَبِّ، يَا رَبِّ، لَعَلَّ اللَّهَ يُنْجِيهِ“۔

ترجمہ: ”حضرت قتادہ بیان کرتے ہیں: مورق العجلی نے کہا: میں نے مومن کے لیے مثال نہیں پائی مگر اس آدمی کی طرح جو سمندر میں ایک تختے پر ہے اور وہ دعا کرتا ہے: اے میرے رب! اے میرے رب! اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اسے نجات دے دے گا (اخلاص کے ساتھ دعا مانگے جس طرح ڈوبنے والا اخلاص سے دعا مانگتا ہے تو قبولیت کی

امید زیادہ ہے)، (شُعْبُ الْإِيْمَان: 1074)۔

(ہ): ”أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ بْنَ إِسْحَاقَ الْفَقِيهَ الصَّبْغِيَّ، يَقُولُ: أُرِيتُ فِي مَنَامِي كَأَنِّي فِي دَارٍ فِيهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَقَدْ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ يَسْأَلُونَهُ الْمَسَائِلَ فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنْ أَجِيبَهُمْ، فَمَا زِلْتُ أَسْأَلُ وَأُجِيبُ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لِي: أَصَبْتُ، امْضِ، فَلَمَّا فَرَعُوا مِنِ السُّؤَالِ قُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، مَا النَّجَاةُ مِنَ الدُّنْيَا وَالْمَخْرَجُ مِنْهَا؟، فَقَالَ لِي بِإِصْبَعِهِ: الدُّعَاءُ، فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ السُّؤَالَ فَجَبَعَ نَفْسَهُ كَأَنَّهُ رَاكِعٌ بِخُضُوعِهِ فَقَالَ: الدُّعَاءُ، ثُمَّ أَعَدْتُ عَلَيْهِ السُّؤَالَ فَجَبَعَ نَفْسَهُ كَأَنَّهُ سَاجِدٌ بِخُضُوعِهِ، ثُمَّ قَالَ: الدُّعَاءُ۔“

ترجمہ: ”حضرت ابو عبد اللہ الحافظ کہتے ہیں: میں نے ابو بکر بن اسحاق الفقیہ الصبغی کو کہتے ہوئے سنا: مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ میں حضرت عمر بن خطاب کے ساتھ ایک گھر میں ہوں اور لوگ آپ کے پاس جمع تھے اور آپ سے مسائل پوچھ رہے تھے تو آپ نے میری طرف اشارہ کیا کہ میں ان کے جواب دوں، تو میں پوچھے گئے سوالوں کے جواب دیتا رہا اور حضرت عمر مجھ سے فرماتے: تم نے ٹھیک کہا جاری رکھو، پس جب لوگ سوالات سے فارغ ہو گئے تو میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! دنیا سے نجات اور اس سے نکلنے کا راستہ کیا ہے؟ تو آپ نے اپنی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: دعا، میں نے دوبارہ آپ سے سوال کیا تو آپ نے اپنے آپ کو رکوع کرنے والوں کی طرح جھک کر سمیٹا پس فرمایا: دعا، میں نے پھر سوال کا اعادہ کیا تو آپ نے اپنے آپ کو سجدہ کرنے والے کی طرح سمیٹا اور فرمایا: دعا، (شُعْبُ الْإِيْمَان: 1075)۔“

(و): ”قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ إِلَّا التَّائِيْلَةَ مِنَ الدُّعَاءِ، وَلَا يَسْمَعُ مِنْ مُسَبِّحٍ، وَلَا مِنْ مُرَدٍّ وَلَا مِنْ دَاعٍ إِلَّا دُعَاءَ كَثَبَتْ قَلْبُهُ۔“

ترجمہ: ”حضرت عبد اللہ کہتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ صرف خالص نیت والوں کی دعا کو قبول فرماتا ہے اور دکھاوا کرنے والے ریا کرنے والے کی دعا کو نہیں سنتا وہ صرف جیسے ہوئے دل کے ساتھ دعا کرنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہے، (شُعْبُ الْإِيْمَان: 1096)۔“

## مُسْتَجَابُ الدَّعَوَاتِ لوگ (جن لوگوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں)

### (1) دعائے مجبور:

بندہ جب حد درجہ مجبور ہو جاتا ہے، اسے امید کا ہر دروازہ بند نظر آتا ہے، سارے اسباب منقطع ہو جاتے ہیں اور ساری امیدیں دم توڑ لیتی ہیں تو اس وقت ایک ہی دروازہ ہوتا ہے جہاں بندہ دستک دیتا ہے اور ایک ہی ذات ہوتی ہے، جس کی رحمت پر نظر جم جاتی ہے، وہ وحدہ لا شریک کی ذات ہے، جس کی مدد بے بس و بے کس کو سہارا دیتی ہے، بندہ جب تمام مخلوق سے ناامید ہو جاتا ہے، مجبوری کے عالم میں اسے کہیں کوئی پناہ کی جگہ نظر نہیں آتی، وہ ٹوٹے ہوئے دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دست سوال دراز کرتا ہے اور اپنے کعبہ دل کو اس کی جانب پھیرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ ایسے مجبور کی دعا کو سنتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ۚ إِنَّ اللَّهَ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ“

ترجمہ: ”بتاؤ جب بے قرار (مجبور) اس کو پکارتا ہے تو اس کی دعا کو کون قبول کرتا ہے اور کون تکلیف کو دور کرتا ہے اور تم کو زمین پر پہلوں کا قائم مقام بناتا ہے! کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے! تم لوگ بہت کم نصیحت قبول کرتے ہو، (النمل: 62)۔“

### (2) مظلوم کی دعا:

مظلوم کی دعا، جو وہ کسی کے خلاف کرتا ہے، بہت جلد قبول ہونے والی دعاؤں میں سے ہے، اس لیے حدیث شریف میں مظلوم کی بددعا سے بچنے کی تعلیم دی گئی ہے اور اس بارے میں نیک و بد، صالح و فاجر اور مسلم و کافر کی کوئی قید نہیں بلکہ نفس مظلوم، جس پر ظلم کیا

جائے، اس کی دعا قبول ہوتی ہے:

(الف): ”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ مُسْتَجَابَةٌ، وَإِنْ كَانَ فَاجِرًا فَفُجِّرُوا عَلَى نَفْسِهِ“۔

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے اگرچہ وہ فاجر ہی ہو، کیونکہ اس کے فسق و فجور کا تعلق اس کی ذات پر ہے، (یعنی اس کے فجور کا اثر اس کی مظلومیت کے سبب قبول دعا پر نہیں ہوتا)، (مسند احمد: 8795)۔“

(ب): ”عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ: اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ“۔

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے معاذ بن جبل کو یمن کا گورنر بنا کر بھیجے وقت فرمایا: مظلوم کی بددعا سے بچو! کیونکہ مظلوم کی بددعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا، (صحیح البخاری: 2448)۔“

(ج): ”عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اتَّقُوا دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا تُحْمَلُ عَلَى الْغَمَامِ يَقُولُ اللَّهُ جَلَّ جَلَالُهُ: وَعِزِّي وَجَلَالِي لَأَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ“۔

ترجمہ: ”حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مظلوم کی بددعا سے بچو! کیونکہ مظلوم کی دعا کو بادلوں کے اوپر اٹھایا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے عزت و جلال کی قسم! میں ضرور تیری مدد کروں گا اگرچہ اس میں کچھ دیر لگے، (المعجم الکبیر للطبرانی: 3718)۔“

### (3) باپ کی دعا اولاد کے لیے:

ماں باپ وہ ہستیاں ہیں جن کی اپنے بچوں کے ساتھ محبت اور اخلاص بغیر کسی لالچ اور غرض کے ہوتی ہے اور والدین اپنے بچوں کے لیے جو بھی دعا مانگتے ہیں، اخلاص سے مانگتے ہیں، اسی اخلاص اور بے غرضی کے سبب اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے، حدیث شریف میں والد کا خصوصی ذکر ہے کہ والد جو بھی دعا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے اولاد کے حق

میں قبول فرماتا ہے:

”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لِهِنَّ، لَا شَكَّ فِيهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ“۔

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین دعاؤں کی قبولیت میں کوئی شک نہیں: مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور والد کی دعا اپنے بچوں کے لیے، (ابن ماجہ: 3862)۔“

#### (4) مسافر کی دعا:

حالت سفر میں بندے کے وہ اسباب کٹ جاتے ہیں، جو اقامت کی صورت میں اسے میسر ہوتے ہیں، بندہ سفر میں اکیلا اور ساری دنیا سے کٹا ہوتا ہے، جس کی وجہ اس کی توجہ اپنے رب کی طرف زیادہ ہوتی ہے اور بندے کی دعا میں اخلاص کا عنصر زیادہ پایا جاتا ہے، اس لیے سفر میں دعا کی قبولیت کی امید زیادہ ہوتی ہے:

”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لِهِنَّ، لَا شَكَّ فِيهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ“۔

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین دعاؤں کی قبولیت میں کوئی شک نہیں: مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا، اور والد کی دعا اپنے بچوں کے لیے، (ابن ماجہ: 3862)۔“

#### (5) حج اور عمرہ کرنے والے کی دعا:

حج اور عمرہ کرنے والا بندہ خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنا مال خرچ کرتا ہے، حج اور عمرے میں پیش آنے والی مشکلات اور صعوبتوں کو برداشت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کے گھر اور اس کے نبی ﷺ کے روضے کی زیارت کرتا ہے، اس لیے امید واثق ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرمائے گا، حدیث میں ہے:

”عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: أَلْغَايَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ وَقَدْ دَعَاهُمْ فَأَجَابُوهُ، وَسَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ“۔

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے اور حج اور عمرہ ادا کرنے والے اللہ کے مہمان ہوتے ہیں، اللہ نے انہیں بلایا تو انہوں نے لبیک کہا، جب وہ اس سے سوال کرتے ہیں تو ان کو عطا کرتا ہے، (شُعْبُ الْإِيمَان: 3813)۔“

### (6) مجاہد کی دعا:

مجاہد فی سبیل اللہ اپنی عزیز ترین متاع، جان کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرتا ہے، مجاہد کی یہ قربانی اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کے ساتھ انتہائی محبت اور اخلاص کا مظہر ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ ایسے پیکر اخلاص و وفا کی دعاؤں کو رد نہیں فرماتا اور اس کی دعاؤں کو قبولیت سے نوازتا ہے، حدیث میں ہے:

”عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: خَمْسُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لِهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ حِينَ يَسْتَنْصِرُ، وَدَعْوَةُ الْحَاجِّ حِينَ يَصْدُرُ، وَدَعْوَةُ الْمُجَاهِدِ حِينَ يَقْفُلُ، وَدَعْوَةُ الْمَرِيضِ حِينَ يَبْرَأُ، وَدَعْوَةُ الْأَخْرِاجِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ“۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ نے فرمایا: پانچ دعائیں مقبول ہوتی ہیں: (۱) مظلوم کی حتیٰ کہ وہ انتقام لے لے (۲) حج کرنے والے کی دعا حتیٰ کہ وہ واپس آجائے (۳) مجاہد کی دعا کہ وہ جہاد سے لوٹ آئے (۴) بیمار کی دعا حتیٰ کہ وہ تندرست ہو جائے (۵) اور ایک بھائی کی اپنے بھائی کے لیے اس کی غیر موجودگی میں دعا، (شُعْبُ الْإِيمَان: 1087)۔“

### (7) بیمار کی دعا:

بیماری اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ بیماری پر اجر عطا فرماتا ہے اور احادیث میں بیماری کے سبب بیمار کا گناہوں سے پاک ہونے کا بیان ہے، اس لیے مریض جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان پر صبر کرتا ہے اور اللہ کی قضا پر راضی ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرماتا ہے، مجاہد کے باب میں شعب الایمان کی مذکورہ حدیث اس پر دال ہے۔

امام بیہقی ایک اور حدیث بیان فرماتے ہیں، جس میں نبی ﷺ نے بیمار سے اپنے لیے دعا



کرانے کے لیے فرمایا ہے اور بیمار کی دعا کو فرشتوں کی دعا کے مشابہ قرار دیا ہے:

”عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَرِيضٍ فَلْيُصَافِحْهُ، وَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ وَلْيَسْأَلْهُ كَيْفَ هُوَ، وَلْيُنَسِّسْ لَهُ فِي الْأَجَلِ، وَلْيَسْأَلْهُ أَنْ يَدْعُو لَهُمْ، فَإِنَّ دُعَاءَ الْمَرِيضِ كَدُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ“۔

ترجمہ: ”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مریض کے پاس جائے تو اس سے مصافحہ کرے اور اپنا ہاتھ اس کی پیشانی پر رکھے، اس کا حال پوچھے، اس کی درازی عمر کی دعا مانگے اور اسے کہے کہ میرے لیے دعا کرو، کیونکہ مریض کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح (مقبول) ہے، (شُعَبُ الْإِيمَان: 8779)۔“

### (8) روزہ دار کی دعا:

روزہ دار سارا دن اللہ تعالیٰ کے خوف سے کھانے پینے اور خواہشات سے رکا رہتا ہے اور بھوک پیاس کی تکلیف صرف اللہ کی رضا کی خاطر برداشت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کھانے پینے کو ہاتھ نہیں لگاتا، روزہ خالص اللہ کی ذات کے لیے کی جانے والی عبادت ہے اور روزہ دار کے اس عمل سے کامل اخلاص کا اظہار ہوتا ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ روزہ دار کی دعا کو رد نہیں فرماتا اور اس کی دعا کو قبولیت سے نوازتا ہے:

(الف): ”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَكْصَاءُ مَا لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُ“۔

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزہ دار کی دعا کبھی رد نہیں ہوتی، (مسند احمد: 10183)۔“

امام ترمذی نے بھی ایک حدیث روایت کی ہے، جس میں روزہ دار، امام عادل اور مظلوم کی دعا کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جانے اور دعا کی قبولیت کا بیان ہے:

(ب): ”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ: أَكْصَاءُ مَا حَتَّى يَفْطُرَ وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللَّهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَيَفْتَحُ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ وَيَقُولُ الرَّبُّ: وَعِزَّتِي لَا نَصْرَ ثُكَّ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ“۔

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین

آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی: روزہ دار کی دعا یہاں تک کہ افطار کر لے، امام عادل (انصاف کرنے والے) کی دعا اور مظلوم کی دعا، اللہ تعالیٰ اس دعا کو بادلوں سے اوپر اٹھاتا ہے اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولتا ہے اور رب فرماتا ہے: میری عزت کی قسم میں اس کی مدد ضرور کروں گا اگر کہ اس میں کچھ وقت لگے، (ترمذی: 3598)۔

خصوصاً افطار کے وقت روزہ دار کی دعا رد نہیں ہوتی، امام ابن ماجہ روایت کرتے ہیں: (ج) ”عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِهِ لِدَعْوَةً مَا تَرُدُّ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: سَبَعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّادٍ، يَقُولُ إِذَا أَفْطَرَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ“۔

ترجمہ: ”حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک افطار کے وقت روزہ دار کی دعا رد نہیں ہوتی (ضرور قبول ہوتی ہے) ابن ابی ملیکہ نے کہا: میں نے عبد اللہ بن عمرو کو افطار کے وقت یہ دعا کرتے ہوئے سنا: ”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ“، (ابن ماجہ: 1753)۔

اس دعا کا ترجمہ یہ ہے: ”اے اللہ! میں تجھ سے تیری اس رحمت کے وسیلے سے جو ہر چیز سے زیادہ وسیع ہے، سوال کرتا ہوں کہ تو میری مغفرت فرما“۔

### (9) عادل امام (حکمران) کی دعا:

عدل کرنے والے کے ایک دن کا عدل ستر سال کی عبادت کے برابر ہے، اللہ تعالیٰ نے عدل کا حکم دیا ہے اور اسے تقویٰ کے زیادہ قریب قرار دیا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ کسی کی دشمنی تم کو بے انصافی پر نہ ابھارے، اس لیے اللہ تعالیٰ کے بندوں سے انصاف کرنے والے عادل حکمران کی دعا کو اللہ تعالیٰ شرف قبولیت سے نوازتا ہے:

”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ لَا تَرُدُّ دَعْوَتُهُمْ: اَلصَّائِمُ حَتَّى يُفْطِرَ وَالْإِمَامُ اَلْعَادِلُ وَدَعْوَةُ اَلْمَظْلُوْمِ“۔

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی: روزہ دار کی دعا یہاں تک کہ افطار کر لے، امام عادل (انصاف

کرنے والا حکمران) کی دعا اور مظلوم کی دعا، (ترمذی: 3598)۔

### (10) ماں باپ کے حق میں نیک اولاد کی دعا:

نیک اولاد کی دعا اپنے ماں باپ کے حق میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول ہوتی ہے، انسان کی موت کے بعد جن اعمال کا فیضان اسے ملتا ہے، ان میں ایک نیک اولاد کی دعا بھی ہے:

”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ: مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ وَعِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ وَوَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ“۔

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب انسان مر جاتا ہے تو سوائے تین اعمال کے اس کے سارے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں: صدقہ جاریہ، وہ علم جس سے کسی کو فائدہ پہنچتا ہو یا وہ نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتے ہیں (ان اعمال کا فیضان وفات کے بعد بھی جاری رہتا ہے)، (نسائی: 3651)۔“

### (11) والدین کے ساتھ نیکی کرنے والے کی دعا:

اللہ تعالیٰ نے والدین کے ساتھ نیک سلوک کا حکم دیا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو، (بنی اسرائیل: 23)۔“ اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید کے ساتھ والدین کے ساتھ نیکی کرنے کو ملایا ہے جس سے ان کے مقام اور فضیلت کا اظہار ہوتا ہے، ایسے ہی اپنے شکر کے ساتھ والدین کا شکر بھی متصل بیان کیا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”میرا بھی اور اپنے والدین کا بھی شکر ادا کرو، میری طرف ہی لوٹنا ہے، (لقمان: 14)۔“ اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ حقدار ہے کہ اس کا شکر ادا کیا جائے اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری کو لازم پکڑا جائے اور اس کے بعد اس کی مخلوق میں سب سے زیادہ حقدار والدین ہیں۔

سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”جس نے پانچوں نمازیں ادا کیں، اس نے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا اور جس نے نمازوں کے بعد اپنے والدین کے لیے دعا کی، اس نے والدین کا شکریہ ادا کیا۔“ والدین کے ساتھ نیکی کرنے والے کی دعا کی قبولیت کے بارے میں امام مسلم روایت کرتے ہیں:

”عَنْ أُسَيْدِ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِذَا أَتَى عَلَيْهِ أَمَدَا أَهْلِ الْيَمَنِ،

سَالَهُمْ: أَفِيكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ، حَتَّى أَتَى عَلَى أُوَيْسٍ فَقَالَ: أَنْتَ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرْنٍ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَكَانَ بِكَ بَرَحٌ فَبَرَأْتُ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهِمٍ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: لَكَ وَالِدَةٌ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: سَبَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أُمِّدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ، مِنْ مُرَادٍ، ثُمَّ مِنْ قَرْنٍ، كَانَ بِهِ بَرَحٌ فَبَرَأْتُ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهِمٍ، لَهُ وَالِدَةٌ هَوِيَهَا بَرٌّ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ، فَإِنْ اسْتَطَعْتُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَاَفْعَلْ فَاسْتَغْفِرَ لِي، فَاسْتَغْفَرَ لَهُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَيْنَ تَرِيدُ، قَالَ: أَلْكُوفَةَ، قَالَ: أَلَا أَكْتُبُ لَكَ إِلَى عَامِلِهَا، قَالَ: أَكُونُ فِي غَبَاءِ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ، قَالَ: فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِهِمْ، فَوَافَقَ عُمَرَ، فَسَأَلَهُ عَنْ أُوَيْسٍ، قَالَ: تَرَكْتُهُ رَثَّ الْبَيْتِ، قَلِيلَ الْمَتَاعِ، قَالَ: سَبَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَقُولُ: يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أُمِّدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ، ثُمَّ مِنْ قَرْنٍ، كَانَ بِهِ بَرَحٌ فَبَرَأْتُ مِنْهُ، إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهِمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هَوِيَهَا بَرٌّ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ، فَإِنْ اسْتَطَعْتُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَاَفْعَلْ فَأَتَى أُوَيْسًا، فَقَالَ: اسْتَغْفِرَ لِي، قَالَ: أَنْتَ أَحَدْتُ عَهْدًا بِسَفِيٍّ صَالِحٍ، فَاسْتَغْفِرَ لِي، قَالَ: اسْتَغْفِرَ لِي، قَالَ: أَنْتَ أَحَدْتُ عَهْدًا بِسَفِيٍّ صَالِحٍ، فَاسْتَغْفِرَ لِي، قَالَ: لَقِيتُ عُمَرَ، قَالَ: نَعَمْ، فَاسْتَغْفَرَ لَهُ، فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ، فَانْطَلَقَ عَلَى وَجْهِهِ، قَالَ أَسِيرٌ: وَكَسَوْتُهُ بُرْدَةً، فَكَانَ كَلْبًا رَأَى إِنْسَانًا، قَالَ: مِنْ أَيْنَ لَأُوَيْسٍ هَذِهِ الْبُرْدَةُ؟

ترجمہ: ”حضرت اسیر بن جابر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس جب اہل یمن سے کوئی وفد آتا تو وہ ان سے سوال کرتے کیا تم میں اویس بن عامر ہے، حتیٰ کہ ایک دن حضرت اویس ان کے پاس گئے، حضرت عمر نے کہا: کیا آپ اویس بن عامر ہیں، انہوں نے کہا: ہاں! کہا آپ قبیلہ مراد سے ہیں، انہوں نے کہا: ہاں! آپ نے کہا: کیا آپ قرن سے ہیں، انہوں نے کہا: ہاں! کہا: کیا آپ کو برس کی بیماری تھی اور ایک درہم کے برابر داغ رہ گیا ہے اور باقی داغ ختم ہو گئے، انہوں نے کہا: ہاں! کہا: کیا تمہاری والدہ ہے، انہوں نے کہا: ہاں! حضرت عمر نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے کہ

اہل یمن کے وفد کے ساتھ تمہارے پاس قبیلہ مراد کے قرن سے ایک شخص آئیں گے، جن کا نام اویس بن عامر ہوگا، ان کو برص کی بیماری تھی اور ایک درہم کی مقدار کے علاوہ باقی ٹھیک ہو چکی ہوگی، قرن میں ان کی ایک والدہ ہے، جس کے ساتھ وہ بہت نیکی کرتے ہیں، اگر وہ کسی چیز پر اللہ کی قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کو پورا کرے گا، اگر تم سے ہو سکے تو ان سے دعائے مغفرت کرانا، سواب آپ میرے لیے مغفرت کی دعا کیجیے، حضرت اویس قرنی نے حضرت عمر کے لیے مغفرت کی دعا کی، حضرت عمر نے کہا: آپ کہاں جا رہے ہیں، انہوں نے کہا: کوفہ میں، حضرت عمر نے کہا: کیا میں کوفہ کے عامل کے نام آپ کے لیے خط نہ لکھ دوں، انہوں نے کہا: خاک نشین لوگوں میں رہنا مجھے زیادہ پسند ہے، جب دوسرا سال آیا تو کوفہ کے اشراف میں سے ایک شخص آیا اس کی حضرت عمر سے ملاقات ہوئی، حضرت عمر نے اس سے اویس کے متعلق پوچھا، تو اس نے کہا: میں اس کو کم سامان کے ساتھ شکستہ گھر میں چھوڑ آیا ہوں، حضرت عمر نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے کہ تمہارے پاس وفد کے ساتھ قبیلہ مراد سے اویس بن عامر قرن سے آئیں گے، ان کو برص کی بیماری تھی، ایک درہم کے علاوہ وہ سب بیماری ٹھیک ہو گئی، ان کی ایک والدہ ہیں، وہ انکے ساتھ بہت نیکی کرتے ہیں، اگر وہ اللہ تعالیٰ پر کسی کام کی قسم کھالیں تو اللہ اس کو ضرور پورا کرتا ہے، اگر تم سے ہو سکے تو ان سے اپنے لیے مغفرت کی دعا کرانا، پھر وہ شخص اویس قرنی کے پاس گیا اور ان سے کہا میرے لیے استغفار کیجیے، انہوں نے کہا تم ابھی اچھا سفر کر کے آئے ہو، میرے لیے استغفار کرو، اس نے پھر کہا: میرے لیے استغفار کیجیے، انہوں نے کہا تم ابھی نیک سفر کر کے آئے ہو میرے لیے استغفار کرو پھر کہا: کیا تمہاری حضرت عمر سے ملاقات ہوئی تھی، اس نے کہا ہاں! پھر حضرت اویس نے ان کے لیے استغفار کیا، تب لوگوں کو حضرت اویس کے مقام کا علم ہوا اور وہ وہاں سے چلے گئے، اسیر نے کہا: میں نے حضرت اویس کو ایک چادر اوڑھائی جب بھی کوئی شخص دیکھتا تو کہتا کہ اویس کے پاس یہ چادر کہاں سے آئی، (مسلم: 2542)۔

حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کو یہ مرتبہ والدہ کی خدمت کے سبب ملا تھا، ان کی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات صرف اس لیے نہیں ہو سکی تھی کہ وہ اپنی والدہ کی خدمت میں مصروف تھے:

”فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ، لَا يَدْعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ أُمِّ لَهْ، قَدْ كَانَ بِهِ بَيَاضٌ، فَدَعَا اللَّهَ فَأَذْهَبَهُ عَنْهُ، إِلَّا مَوْضِعَ الدِّينَارِ أَوْ الدِّرْهِمِ، فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ“۔

ترجمہ: ”حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یمن سے تمہارے پاس ایک شخص آئے گا، اس کا نام اویس ہوگا، یمن میں اس کی والدہ کے علاوہ کوئی نہیں ہوگا، اس کو برص کی بیماری تھی، اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ایک دینار یا درہم کے برابر سفید داغ کے سوا باقی داغ اس سے دور کر دیے، تم میں سے جس کی اس سے ملاقات ہو، وہ اس سے اپنے لیے مغفرت کی دعا کرائے، (مسلم: 2542)۔“

## وہ مقامات جہاں قبولیت دعا کی امید زیادہ ہے

بعض مقامات ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اضافی برکات و خصوصیات عطا فرمائی ہیں، ہم ذیل میں ان مقامات مقدسہ کا تذکرہ کرتے ہیں تاکہ جب کبھی کسی کو ان مقامات کی حاضری نصیب ہو تو وہ وہاں نازل ہونے والی برکات سے مستفیض ہو سکے۔

### (1) کعبہ شریف کے اندر:

کعبہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کا منبع اور اللہ تعالیٰ کی عظمتوں کا مظہر ہے، اللہ تعالیٰ کا گھر ہے اور جو اللہ کے گھر میں داخل ہو جاتا ہے، وہ داخل امن ہو جاتا ہے، اس حال میں وہ جو بھی مانگے، اللہ تعالیٰ اُسے ضرور عطا فرماتا ہے۔ دنیاوی اعتبار سے دیکھا جائے، جب ہم میں سے کوئی کسی کے گھر جاتا ہے، اگرچہ وہ صاحب خانہ کا کتنا ہی بڑا مجرم کیوں نہ ہو، جب وہ معذرت کرتا ہے تو صاحب خانہ اس کی معذرت کو قبول کرتا ہے اور اس کے جرم کو معاف کر دیتا ہے، تو بندہ جب کائنات کے مالک کے گھر جا کر اس سے اپنی خطاؤں کی معافی چاہے یا اس سے کسی نعمت کا سوال کرے تو کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی التجاؤں کو رد کر دے اور اسے محروم کر دے، کعبہ شریف کے اندر دعا مانگنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے:

(الف): ”عَنْ أُسَامَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْبَيْتَ فَجَلَسَ، فَحَدَّثَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ وَهَلَّلَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى مَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْبَيْتِ، فَوَضَعَ صَدْرَهُ عَلَيْهِ وَخَدَّهُ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ كَبَّرَ وَهَلَّلَ وَدَعَا، فَعَلَ ذَلِكَ بِأَلَدِّكَانٍ كُلِّهَا، ثُمَّ خَرَجَ فَأَقْبَلَ عَلَى الْقِبْلَةِ وَهُوَ عَلَى الْبَابِ، فَقَالَ: هَذِهِ الْقِبْلَةُ، هَذِهِ الْقِبْلَةُ“۔

ترجمہ: ”حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیت اللہ میں داخل ہوا، پس آپ بیٹھ گئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور تکبیر کہی اور لا الہ الا اللہ پڑھا، پھر بیت اللہ شریف کا جو حصہ ان کے سامنے تھا اس کے سامنے کھڑے ہو گئے، پس اپنے سینے، رخسار اور ہاتھوں کو اس پر رکھا، پھر تکبیر کہی تہلیل کہی اور دعا کی، تمام کونوں کے ساتھ

ایسے کیا، پھر آپ باہر نکلے تو قبلہ کی طرف منہ کیا اور آپ اس وقت بیت اللہ کے دروازے پر تھے پس فرمایا: یہ قبلہ ہے یہ قبلہ ہے، (اَلَسُنُّنُ الْكُبْرَى لِلنَّسَائِ: 3884)۔

کعبہ شریف کے ہر کونے میں دعا مانگے کہ نبی ﷺ نے ایسے کیا ہے، حدیث پاک میں ہے:

(ب): ”عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ الْبَيْتَ فَدَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ حَتَّى خَرَجَ مِنْهُ، فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رُكْعَتَيْنِ فِي قِبَلِ الْكَعْبَةِ“۔

ترجمہ: ”حضرت عطاء کہتے ہیں: میں نے ابن عباس کو کہتے ہوئے سنا: اسامہ بن زید نے مجھے خبر دی کہ نبی ﷺ بیت اللہ شریف میں داخل ہو گئے اور اس کے تمام کونوں میں دعا کی اور اس میں کوئی نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ آپ باہر نکلے تو بیت اللہ شریف کے سامنے دو رکعات نماز پڑھی، (اَلَسُنُّنُ الْكُبْرَى لِلنَّسَائِ: 3886)۔

(2) رکن یمانی، مقام ابراہیم اور صفا و مروہ میں دعا کرنا:

صفا و مروہ میں نبی ﷺ نے خاص دعا مانگی ہے جو کہ ذیل میں مذکور ہے:

”عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، فَقُلْتُ: أَخْبَرَنِي عَنْ حَبَّةِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ جَابِرٌ: خَرَجْنَا مَعَهُ لَسْنَا نَتَوَى إِلَّا الْحَجَّ، لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ، حَتَّى أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ، اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا، ثُمَّ تَقَدَّمَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ فَقَرَأَ: ”وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى“، فَجَعَلَ الْبَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْبَيْتِ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْبَابِ إِلَى الصَّفَا، فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَالَ: ”إِنَّ الصَّفَا وَالْبُرُوقَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ“ ابْدَعُوا بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ، فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَزَفَّقَ عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ فَكَبَّرَ اللَّهُ وَوَحَّدَهُ، وَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْهُلُكُ، وَلَهُ الْخُدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَنْجِرْ وَعِدَّهُ، وَنَصِّرْ عَبْدَهُ، وَهَزِمِ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ، ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ، وَقَالَ مِثْلَ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ نَزَلَ إِلَى الْبُرُوقِ، حَتَّى إِذَا تَصَوَّبَتْ قَدَمَاهُ رَمَلَ فِي بَطْنِ الْوَادِي،



حَتَّىٰ إِذَا صَعِدْتَ مَشَىٰ حَتَّىٰ أَتَى الْمَرْوَةَ، فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا“۔

ترجمہ: ”حضرت جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت کرتے: ہم حضرت جابر بن عبد اللہ کے پاس آئے، تو میں نے کہا: مجھے نبی ﷺ کے حج کے بارے میں بتائیے، حضرت جابر نے کہا: ہم صرف حج کے ارادے سے آپ ﷺ کے ساتھ نکلے اور ہمارا عمرے کا ارادہ نہیں تھا حتیٰ کہ ہم آپ ﷺ کے ساتھ بیت اللہ شریف آئے، آپ نے رکن کی تعظیم کی، تین بار رمل کیا اور چار بار چل کر طواف کیا، پھر مقام ابراہیم کی طرف بڑھے اور سورہ بقرہ کی یہ آیت تلاوت کی: ”وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى“، (البقرہ: 125)“، آپ ایسے کھڑے تھے کہ مقام ابراہیم آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان تھا، پھر آپ بیت اللہ کی طرف واپس گئے، رکن کی تعظیم کی، پھر دروازے سے صفا کی طرف نکلے، جب صفا کے قریب ہوئے تو یہ آیت تلاوت کی: ”إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ“، (البقرہ: 158)“، اور فرمایا: صفا اور مروہ میں سعی اس مقام سے شروع کرو، جس سے اللہ تعالیٰ نے آیت کو شروع کیا ہے یعنی صفا سے پھر آپ نے صفا سے ابتداء کی، پس آپ صفا (کی پہاڑی) پر چڑھ گئے، یہاں تک کہ آپ نے بیت اللہ کو دیکھا، پس آپ نے اللہ کی بڑائی بیان کی اور اس کی وحدانیت بیان کی اور یہ دعا کی:

(ترجمہ:) ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی بادشاہی ہے اور اس کے لیے حمد ہے، وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے خاص بندے کی مدد کی اور دشمن کے تمام گروہوں کو اکیلے شکست دی، پھر آپ ﷺ نے اس کے بعد دعا کی اور یہ کلمات تین مرتبہ کہے، پھر آپ مروہ کی طرف نیچے اترے اور جب آپ کے قدم مبارک وادی میں پہنچ گئے، تو پھر آپ نے سعی کی (یعنی دوڑے) حتیٰ کہ جب ہم چڑھ گئے تو پھر آپ آہستہ آہستہ چلنے لگے حتیٰ کہ آپ مروہ پر پہنچے تو مروہ پر بھی وہی کچھ کیا جو صفا پر کیا تھا“۔

(الْحَشْنُ الْكُبْرَى لِلنِّسَاءِ: 3954)

## (3) میدان عرفات میں:

عرفہ کے دن اللہ تعالیٰ کثیر تعداد میں مسلمانوں کی مغفرت فرماتا ہے، اس دن اللہ تعالیٰ کی رحمتیں مسلمانوں پر عام ہوتی ہیں اور میدان عرفات میں دعا مانگنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے:

”عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ أَنْ يُعْتَقَ اللَّهُ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَإِنَّهُ لَيَدْنُو ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ وَيَقُولُ: مَا أَرَادَ هَؤُلَاءِ“۔  
ترجمہ: ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یوم عرفہ سے زیادہ کسی دن اپنے بندوں کو دوزخ سے آزاد نہیں کرتا، اللہ اپنے بندوں کے قریب ہوتا ہے اور فرشتوں کے سامنے اپنے بندوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے: یہ بندے کس ارادے سے آئے ہیں، (الکُفُؤُ الْمَكْبُورُ لِلنَّسَائِي: 3982)۔“

## (4) جمرات کے پاس:

جمرات کے پاس اللہ کے دشمن شیطان کی ذلت اور اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اظہار ہوتا ہے، اس لیے یہاں پر دعا کی قبولیت کی امید زیادہ ہے:

”عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا رَمَى الْجَبْرَةَ الَّتِي تَلَى مَسْجِدَ مِنًى، يَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ، ثُمَّ تَقَدَّمَ أَمَامَهَا، فَوَقَفَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو، وَكَانَ يُطِيلُ الْوُقُوفَ، ثُمَّ يَأْتِي الْجَبْرَةَ الثَّانِيَةَ، فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ، ثُمَّ يَتَحَدَّرُ ذَاتَ الْيَسَارِ، مَبْأً إِلَى الْوَادِي، فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو، ثُمَّ يَأْتِي الْجَبْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الْعَقْبَةِ، فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا“۔

ترجمہ: ”زہری بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اس جمرہ کو رمی کرتے جو مسجد منی (مسجد خیف) کے قریب ہے، تو سات کنکریاں مارتے تھے، پھر ہر کنکری کے بعد اللہ اکبر پڑھتے تھے، پھر اس سے آگے بڑھ کر قبلہ کی طرف چہرہ انور کر کے ٹھہر جاتے اور دونوں ہاتھ بلند کر کے دعا کرتے اور کافی دیر تک ٹھہرے رہتے، پھر دوسرے جمرہ پر آتے اور اس کو

سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری مارتے ہوئے اللہ اکبر کہتے، پھر بائیں جانب وادی کے قریب اترتے پھر وہاں قبلہ کی طرف چہرہ انور کر کے کھڑے ہوتے اور دونوں ہاتھوں کو بلند کر کے دعا کرتے، پھر اس جمرہ کے پاس آتے جو عقبہ کے پاس ہے، پس اس کو سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری مارتے ہوئے اللہ اکبر کہتے، پھر لوٹ جاتے اور اس کے پاس نہیں ٹھہرتے تھے، (صحیح البخاری: 1753)۔

### (5) منیٰ میں:

”ثُمَّ رَكِبَ الْقُصُوءَ، حَتَّى أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَدَعَا وَكَبَّرَ وَهَلَّلَ“۔

ترجمہ: ”پھر آپ قصواء نامی اوٹنی پر سوار ہوئے اور منیٰ میں آئے، آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف رخ انور فرمایا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی، اس کی بڑائی بیان کی اور لا الہ الا اللہ کا ذکر کیا، (صحیح مسلم: 1218)۔“

### (5) تلبیہ کے بعد:

”عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَّتِهِ سَأَلَ اللَّهَ تَعَالَى مَغْفِرَتَهُ وَرِضْوَانَهُ وَاسْتِعَاذَ بِرَحْمَتِهِ مِنَ النَّارِ“۔

ترجمہ: ”حضرت عمارۃ بن خزیمہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب بھی تلبیہ سے فارغ ہوتے، تو اللہ تعالیٰ سے اس کی مغفرت اور رضامندی کا سوال کرتے اور اس کی رحمت کے وسیلے سے جہنم سے پناہ مانگتے، (سنن دارقطنی: 2507)۔“

### (6) رکن یمانی اور حجر اسود کے پاس:

(۱) ”عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: سَبَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْحَجَرِ: ”رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ“۔

ترجمہ: ”حضرت عبد اللہ بن سائب بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا مانگ رہے تھے: ”رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا

حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، (البقرة: 201)“، ترجمہ: ”اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں اچھائی عطا فرما اور آخرت میں (بھی) اچھائی عطا فرما اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا، (مصنف ابن ابی شیبہ: 29632)۔“

(۲) ”عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَا اتَّهَمْتُ إِلَى الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ إِلَّا لَقِيتُ عِنْدَهُ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ“۔

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جب بھی رُکنِ یمانی پہنچا تو وہاں میری جبریل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔“

(مسند امام اعظم: 22)

(۳) ”عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! تَكْثُرُ مِنْ اسْتِلاَمِ الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ، قَالَ: مَا أَتَيْتُ عَلَيْهِ قَطُّ إِلَّا وَجَبْرِيلُ قَائِمٌ عِنْدَكَ، يَسْتَغْفِرُ لِمَنْ يَسْتَلِمُهُ“۔

ترجمہ: ”عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ! آپ اکثر رُکنِ یمانی کو سلام کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: میں جب بھی رُکنِ یمانی پر پہنچا، میں نے جبریل کو وہاں کھڑا دیکھا، وہ ہر سلام کرنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کرتے تھے، (مسند امام اعظم: 23)۔“

(۴) ”حضرت عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ رُکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَالذُّلِّ وَمَوَاقِفَ الْخِزْيِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں کفر، فقر، ذلت اور دنیا و آخرت میں رسوائی کے مقامات سے تیری پناہ چاہتا ہوں، (مسند امام اعظم: 24)۔“

نوٹ: ان کے علاوہ دیگر مقامات مقدسہ مثلاً دربارِ رسالت مآب ﷺ، مسجدِ قبا، مقامِ بدر، بیت المقدس وغیرہ پر بھی دعائیں کرنی چاہئیں۔

## قرآنی دعائیں

### چہل رَبَّنَا

(1): ”رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ“۔

ترجمہ: ”اے ہمارے رب! ہم سے قبول فرما! بے شک تو بہت ہی سننے والا خوب جاننے والا ہے، (البقرہ: 127)“۔

(2): ”رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمِينَ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَسِرْنَا مِنَّا سَكَنًا وَثُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ“۔

ترجمہ: ”اے ہمارے رب! اور ہمیں خاص اپنی فرماں برداری پر برقرار رکھ اور ہماری اولاد میں ایک امت کو خاص اپنا فرماں بردار کر، اور ہمیں حج کی عبادت بتا اور ہماری توبہ قبول فرما، بے شک تو ہی بہت توبہ قبول فرمانے والا، بہت رحم فرمانے والا ہے، (البقرہ: 128)“۔

(3): ”رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ“۔

ترجمہ: ”اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں اچھائی عطا فرما اور آخرت میں (بھی) اچھائی عطا فرما اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا، (البقرہ: 201)“۔

(4): ”رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ“۔

ترجمہ: ”اے ہمارے رب! ہم پر صبر انڈیل دے اور ہم کو ثابت قدم رکھ اور کافروں کی قوم کے خلاف ہماری مدد فرما، (البقرہ: 250)“۔

(5): ”رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ كُنَّا مُسِيئِينَ وَلَا نَحْنُ بِمُحْسِنِينَ“۔

ترجمہ: ”اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے غلطی ہو جائے تو ہماری گرفت نہ کرنا“۔

(6): ”رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفُ رَفَقَةً وَاعْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا إِنَّكَ مَوْلَانَا

فَأَنْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ“۔

ترجمہ: ”اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالنا، جیسے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا، اے ہمارے رب! ہم پر ان احکام کو بوجھ نہ ڈالنا، جن کی ہمیں طاقت نہ ہو اور ہمیں معاف فرما، ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما، تو ہمارا مالک ہے، تو کافروں کے خلاف ہماری مدد فرما، (البقرہ: 286)۔“

(7): ”رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ“۔

ترجمہ: ”اے ہمارے رب! ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کرنا اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما، بے شک تو بہت عطا فرمانے والا ہے۔“

(آل عمران: 8)

(8): ”رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْوَعْدَ“۔  
ترجمہ: ”اے ہمارے رب! تو لوگوں کو اس دن جمع فرمانے والا ہے جس کے وقوع میں کوئی شک نہیں ہے، بے شک اللہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا، (آل عمران: 9)۔“  
(9): ”رَبَّنَا إِنَّا أَمْنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ“۔

ترجمہ: ”اے ہمارے رب! بے شک ہم ایمان لائے، سو ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا، (آل عمران: 16)۔“

(10): ”رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ“۔  
ترجمہ: ”اے ہمارے رب! جو کچھ تو نے نازل کیا ہم اس پر ایمان لے آئے اور ہم نے رسول کی پیروی کی تو ہمیں حق کی گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ لے، (آل عمران: 53)۔“

(11): ”رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ“۔

ترجمہ: ”اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے اور ہمارے کام میں زیادتیاں (بھی) اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافروں کے خلاف ہماری مدد فرما، (آل عمران: 147)۔“

(12): ”رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا ۖ سُبْحَنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ“۔

ترجمہ: ”اے ہمارے رب! تو نے یہ سب کچھ بے کار پیدا نہیں کیا، تو پاک ہے، سو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا، (آل عمران: 191)“۔

(13): ”رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تَدْخُلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْرَجْتَهُ ۚ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ“۔

ترجمہ: ”اے ہمارے رب! تو نے جس کو دوزخ میں داخل کر دیا، سو تو نے اس کو ضرور رسوا کر دیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہے، (آل عمران: 192)“۔

(14): ”رَبَّنَا إِنَّا سَمِعْنَا مُدَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ“۔

ترجمہ: ”اے ہمارے رب! بے شک ہم نے ایک منادی کو ایمان کی ندا کرتے ہوئے سنا کہ (اے لوگو!) تم اپنے رب پر ایمان لے آؤ، سو ہم ایمان لے آئے، اے ہمارے رب! تو ہمارے گناہوں کو بخش، ہماری خطاؤں کو مٹا دے اور ہمارا خاتمہ نیک لوگوں کے ساتھ کر۔“

(آل عمران: 193)

(15): ”رَبَّنَا وَابْتَلَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْوَعْدَ“۔

ترجمہ: ”اے ہمارے رب! ہمیں وہ عطا فرما جس کا تو نے اپنے رسولوں کی زبان کے ذریعہ ہم سے وعدہ فرمایا ہے، ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کرنا، بے شک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا، (آل عمران: 194)“۔

(16): ”رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاكْتُمْنَا مَعَ الشَّٰهِدِيْنَ“۔

ترجمہ: ”اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے تو ہمیں (حق کی) گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ لے، (المائدہ: 83)“۔

(17): ”اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَا يَدُلُّ مِنَ السَّمَاءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا اِلَّا وَلِنَا وَاٰخِرِنَاوْ اٰيَةً مِنْكَ ۚ وَامْدُدْ فِتْنَاوْ اَنْتَ حَيُُّّ الرُّزْقِيْنَ“۔

ترجمہ: ”(عیسیٰ ابن مریم نے دعا کی: اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے خوان نازل

فرما، تاکہ (وہ دن) ہمارے اگلوں اور پچھلوں کے لیے عید ہو جائے اور تیری طرف سے نشان (ہو جائے) اور ہم کو رزق عطا فرما اور تو سب سے بہتر رزق عطا فرمانے والا ہے، (المائدہ: 114)۔“

(18) ”رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا ۖ وَإِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ“۔  
ترجمہ: ”اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اور اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ فرمائے تو ہم ضرور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔“  
(الاعراف: 23)

(19) ”رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ“۔  
ترجمہ: ”اے ہمارے رب! ہمیں ظالم لوگوں کے ساتھ نہ کرنا (الاعراف: 47)۔“  
(20) ”رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ“۔  
ترجمہ: ”اے ہمارے رب! ہمارے درمیان اور ہماری قوم کے درمیان فیصلہ فرما دے اور تو سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا ہے، (الاعراف: 89)۔“  
(21) ”رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَقَّنَا مُسْلِمِينَ“۔  
ترجمہ: ”اے ہمارے رب! ہم پر صبر انڈیل دے اور حالت اسلام میں ہماری روح قبض کرنا، (الاعراف: 126)۔“

(22) ”رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۖ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ“ (۶۶)۔“

ترجمہ: ”اے ہمارے رب! ہم کو ظالم لوگوں کے ذریعہ آزمائش میں مبتلا نہ کر، اور ہم کو اپنی رحمت سے قوم کفار سے نجات عطا فرما، (یونس: 85-86)۔“

(23) ”رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي وَمَا تُعْلِنُ ۖ وَمَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ“۔“

ترجمہ: ”اے ہمارے رب! بے شک تو ان باتوں کو جانتا ہے جن کو ہم چھپاتے ہیں اور جن کو ہم ظاہر کرتے ہیں اور اللہ سے کوئی چیز مخفی نہیں ہے نہ زمین میں اور نہ آسمان میں، (ابراہیم: 38)۔“



(24) ”رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَافِقًا وَتَقَبَّلْ دُعَاءً“۔

ترجمہ: ”اے میرے رب! مجھے ہمیشہ نماز قائم کرنے والا رکھ اور میری بعض اولاد کو بھی، اے ہمارے رب اور میری دعا قبول فرما، (ابراہیم: 40)۔“

(25) ”رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ“۔

ترجمہ: ”اے ہمارے رب! میری مغفرت فرما اور میرے والدین کی اور سب مومنوں کی جس دن حساب ہوگا، (ابراہیم: 41)۔“

(26) ”رَبِّ اٰمُرْهُمْ اَكْمَارَ بَنِي صَغِيرًا“۔

ترجمہ: ”اے میرے رب! ان پر رحم فرما، جیسا کہ انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی تھی، (بنی اسرائیل: 24)۔“

(27) ”رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا“۔

ترجمہ: ”اے میرے رب! میرے علم کو زیادہ کر دے، (طہ: 114)۔“

(28) ”رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيْئَ لَنَا مِنْ اَمْرِ نَاسِدًا“۔

ترجمہ: ”اے ہمارے رب! ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما اور ہمارے مشن میں کامیابی کے اسباب مہیا فرما دے، (الکہف: 10)۔“

(29) ”رَبَّنَا اِنَّا نَخَافُ اَنْ يُفْرِطَ عَلَيْنَا اَوْ اَنْ يَّطْغٰی“۔

ترجمہ: ”اے ہمارے رب! بیشک ہم ڈرتے ہیں کہ وہ ہم پر زیادتی کرے یا شرارت سے پیش آئے، (طہ: 45)۔“

(30) ”رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَاٰمُرْ حَصَنًا وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ“۔

ترجمہ: ”اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے تو ہماری مغفرت فرما اور ہم پر رحم فرما اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے اچھا ہے، (المومنون: 109)۔“

(31) ”رَبِّ اغْفِرْ وَاٰرْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ“۔

ترجمہ: ”اے میرے رب! مغفرت فرما اور رحم فرما اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے اچھا ہے، (المومنون: 118)۔“

(32) ”رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۚ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۖ إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا“

ترجمہ: ”اے ہمارے رب! ہم سے دوزخ کے عذاب کو پھیر دے، بے شک دوزخ کا عذاب چمٹنے والا ہے بے شک وہ ٹھہرنے اور رہنے کی بہت بری جگہ ہے۔“  
(الفرقان: 65-66)

(33) ”رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْ لَنَا لِسَانَ قَوْلٍ وَإِمامًا“۔  
ترجمہ: ”اے ہمارے رب! ہماری بیویوں اور ہماری اولاد سے ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقین کا امام بنادے، (الفرقان: 74)۔“

(34) ”رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ“۔

ترجمہ: ”اے ہمارے رب! تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز کو محیط ہے سو تو ان لوگوں کی مغفرت فرما، جنہوں نے توبہ کی ہے اور تیرے راستہ کی اتباع کی ہے اور تو ان کو دوزخ کے عذاب سے بچالے، (المومن: 7)۔“

(35) ”رَبَّنَا وَادْخُلْهُمْ جَنَّاتٍ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَاحَتْهُمْ ۚ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ“۔

ترجمہ: ”اے ہمارے رب! تو ان کو ان دائمی جنتوں میں داخل فرما دے جن کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور ان کے باپ دادا اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے جو بھی مغفرت کے لائق ہوں، بے شک تو بہت غالب اور بے حد حکمت والا ہے اور تو ان کو گناہوں سے بچا اور اس دن تو جس کو گناہوں سے بچالے گا، تو بے شک تو نے اس پر رحم فرمایا اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے (المومن: 8-9)۔“

(36) ”رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحَاتٍ رَضِيَ عَنْهَا وَأَصْلِحْ لِي فِي دُرِّيَّتِي ۖ إِنَّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ“۔

ترجمہ: ”اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ کو اور میرے ماں باپ کو عطا فرمائی ہے اور میں ایسے نیک کام کروں جن سے تو راضی ہو اور میری اولاد میں بھی نیکی رکھ دے، بے شک میں نے تیری طرف رجوع کیا اور بے شک میں اطاعت گزاروں میں سے ہوں (الاحقاف: 15)۔“

(37) ”رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِآحْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ“

ترجمہ: ”اے ہمارے رب! ہمیں معاف فرما اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کیلئے کینہ نہ رکھ، اے ہمارے رب! بے شک تو بے حد شفقت کرنے والا بہت مہربان ہے، (الحشر: 10)۔“

(38) ”رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ“

ترجمہ: ”اے ہمارے رب! ہم نے تجھ پر ہی توکل کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے، (الممتحنہ: 4)۔“

(39) ”رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَاعْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ“

ترجمہ: ”اے ہمارے رب! ہمیں کافروں کیلئے آزمائش نہ بنا اور اے ہمارے رب! ہماری مغفرت فرما بے شک تو ہی بہت غالب بے حد حکمت والا ہے، (الممتحنہ: 5)۔“

(40) ”رَبَّنَا آتِنَا لَنَا نَارًا وَاعْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“

ترجمہ: ”اے ہمارے رب! ہمارا نور ہمارے لئے مکمل فرما دے اور ہمیں بخش دے، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے، (التحریم: 8)۔“

## أَدْعِيَةُ مَاثُورَةٍ

ہر آفت، ضرر اور شر سے محفوظ رہنے کی دعائیں

صبح و شام پڑھی جانے والی دعائیں:

(1) ”حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو بھی بندہ ہر دن کی صبح اور ہر رات کی شام کو تین بار یہ دعا پڑھتا ہے، تو اس کو کوئی چیز ضرر نہیں دے گی، راوی نے کہا: حضرت ابان رضی اللہ عنہ پرفالج کا حملہ ہوا تھا تو ایک آدمی ان کی طرف (تعجب سے) دیکھنے لگا، تو ابان نے اس سے کہا: میری طرف کیوں دیکھ رہے ہو، جو حدیث میں نے بیان کی ہے وہ اسی طرح ہے، لیکن جس دن مجھ پرفالج کا حملہ ہوا اس دن میں اسے نہ پڑھ سکا تا کہ اللہ تعالیٰ اپنے تقدیر کو جاری کرے، (وہ دعا یہ ہے):

”بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا

فِي السَّمَاءِ، وَهُوَ السَّيِّعُ الْعَلِيمُ“۔

ترجمہ: ”اللہ کے نام سے شروع کہ اس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان میں کوئی چیز ضرر نہیں پہنچا سکتی اور وہ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے، (ابن ماجہ: 3869)۔“

نوٹ: وبائی امراض سے بچاؤ کے لیے مذکورہ دعا کا پڑھنا انتہائی مجرب ہے۔

(2) ”حضرت خولہ بنت حکیم السلمیہ بیان کرتی ہیں: انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کوئی شخص کسی جگہ پڑاؤ ڈالے تو یہ دعا پڑھے، اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی یہاں تک کہ وہ اس جگہ سے کوچ کر جائے، (دعا حسب ذیل ہے):

”أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ“۔

ترجمہ: ”میں ہر قسم کی مخلوق کے شر سے اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں۔“

(صحیح مسلم: 2708)

(3): ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! گذشتہ رات مجھے کچھو نے کاٹ لیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم شام کے وقت یہ دعا پڑھ لیتے تو تم کو یہ کچھو ضرر نہ دیتا، (دعا حسب ذیل ہے):  
 ”أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّمَاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ“۔

ترجمہ: ”میں ہر مخلوق کے شر سے اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں“۔

(مسلم: 2709)

(4): ”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کو دم کرتے اور فرماتے: ”تمہارے باپ (حضرت ابراہیم علیہ السلام) ان کلمات کے ساتھ اسماعیل اور اسحاق علیہما السلام کو دم کرتے تھے:

”أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّمَاتِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ“۔

ترجمہ: ”میں ہر شیطان، موذی جانور اور نگاہ بد کے شر سے اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں، (صحیح البخاری: 3371)“۔

(5): ”حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ڈرا ونا خواب دیکھے، تو یہ دعا پڑھے، اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی، حضرت عبداللہ بن عمر واپنی بالغ اولاد کو اس کی تلقین کرتے تھے اور نابالغ بچے کے لیے تعویذ بنا کر ان کے گلے میں لٹکاتے، (وہ دعا یہ ہے):

”أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّمَاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُون“۔

ترجمہ: ”میں اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی غضب اس کے عذاب اور اس کے بندوں کی شر سے اور شیطان کے وسوسوں اور اس بات سے کہ وہ شیطان میرے قریب آئے، پناہ مانگتا ہوں، (ترمذی: 3528)“۔

(6): ”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح اور شام کے وقت یہ دعا پڑھے اگر اس دن یارات میں اس کا کوئی نیک عمل رہ گیا تو وہ اُس ثواب کو پالے گا، (دعا یہ ہے:)

”فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذَلِكَ تُخْرَجُونَ“۔

ترجمہ: ”صبح و شام اللہ تعالیٰ کے لیے (ہر عیب اور ہر نقص سے) پاکی ہے، آسمانوں اور زمین میں سب تعریفیں اُسی کے لیے ہیں، وہ زندہ کو مردے سے اور مردے کو زندہ سے نکالتا ہے اور زمین کو بنجر و بے جان ہونے کے بعد زندہ کرتا ہے (یعنی اُس میں اگانے کی صلاحیت پیدا فرماتا ہے اور اسی طرح تم بھی) (اپنی قبروں سے زندہ کر کے) نکالے جاؤ گے، (الرؤم: 19)، (ابوداؤد: 5076)۔“

(7) ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر چیز کی چوٹی (بلندی) ہوتی ہے اور قرآن کی چوٹی سورۃ البقرہ ہے، اس سورت میں ایک آیت ہے جو قرآن کی تمام آیات کی سردار ہے (آیت الکرسی) جس گھر میں شیطان ہو اور اس میں یہ پڑھی جائے تو شیطان اس گھر سے نکل جاتا ہے، (التفسیر من سنن سعید بن منصور: 424)، آیت الکرسی حسب ذیل ہے:

”اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ ۖ وَلَا يَئُودُهُ

## حَفَظَهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ“۔

ترجمہ: ”اللہ، اس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، وہ زندہ (جاوید) ہے اور دوسروں کو قائم کرنے والا ہے، اس کو اونگھ آتی ہے اور نہ نیند، جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے (سب) اسی کی ملکیت ہے، کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کی بارگاہ میں شفاعت کرے، وہ جانتا ہے جو ان (لوگوں) کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور اس کے علم میں سے وہ (لوگ) کسی چیز کو حاصل نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی (حکومت) آسمانوں اور زمینوں کو محیط ہے اور ان کی حفاظت اس کو تھکاتی نہیں ہے اور وہی بہت بلند، بڑی عظمت والا ہے، (البقرہ: 255)۔“

(8): ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم صبح کرو تو یہ دعا پڑھو:

”اَللّٰهُمَّ بِكَ اُصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ  
وَإِلَيْكَ الْبَصِيْرُ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! ہم نے تیرے ہی نام سے صبح کی اور شام کی تیرے ہی نام سے زندہ ہیں اور تیرے ہی نام کے ساتھ مرتے ہیں۔“

اور جب شام کرو تو یہ دعا پڑھو:

”اَللّٰهُمَّ بِكَ اُصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ،  
وَإِلَيْكَ الْبَصِيْرُ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! ہم نے تیرے نام کے ساتھ شام کی اور صبح کی تیرے ہی نام سے زندہ ہیں اور تیرے ہی نام کے ساتھ مرتے ہیں اور تیری ہی طرف اٹھنا ہے، (ابن ماجہ: 3868)۔“

(9): ”حضرت جبیر بن ابی سلیمان بن جبیر بن مطعم بیان کرتے ہیں: میں نے عبد اللہ بن عمر کو فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے صبح اور شام کے وقت کبھی بھی ان دعاؤں کو نہیں چھوڑا:

”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي، اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَامْنِ رَوْعَاتِي، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْ وَ مِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت کی عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! بے شک میں تجھ سے اپنے دین، دنیا، اولاد اور مال میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میری پردہ پوشی فرما اور مجھے ڈر سے بے خوف کر دے اور میری حفاظت فرما، میرے آگے سے پیچھے سے اور میرے دائیں سے اور میرے بائیں سے اور اوپر سے اور میں تیری عظمت کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں نیچے سے کسی ہلاکت میں ڈالا جاؤں (یعنی زمین میں دھنسا دیا جاؤں)، (ابوداؤد: 5074)“۔

(10): ”حضرت جعفر ابن میمون رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھ سے عبدالرحمن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے اپنے والد سے کہا: اے میرے والد! میں آپ کو ہر صبح یہ دعا مانگتے ہوئے سنتا ہوں، آپ صبح اور شام تین تین بار یہ دعا دہراتے ہیں، تو فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کلمات کے ساتھ دعا مانگتے ہوئے سنا ہے، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے کو پسند کرتا ہوں:

”اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَعْيِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ مجھے میرے بدن میں عافیت عطا فرما، اے اللہ! میری سننے کی قوت میں عافیت عطا فرما اور میری بینائی کی قوت میں عافیت عطا فرما، تیرے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں،“ حضرت عباس کی روایت میں یہ بھی ہے اور آپ کہتے ہیں:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ



مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں کفر اور محتاجی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ میں آتا ہوں تیرے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں۔“

(راوی کہتے ہیں، میں نے کہا:) آپ صبح و شام تین تین بار اس دعا کو مانگتے ہو، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اسی طرح مانگا کرتے تھے، تو میں پسند کرتا ہوں کہ آپ کی سنت پر عمل کروں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مصیبت زدہ کی دعا یہ ہے:

”اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ،

وَأَصْذِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں، تو مجھے ایک لمحے کے لیے بھی میرے نفس کے حوالے نہ کرنا اور میرے تمام کام درست فرما دے، تیرے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، (ابوداؤد: 5090)۔“

(11): ”حضرت عبداللہ بن غنم البیاضی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو صبح کے وقت یہ دعا پڑھے تو اس نے اس دن کا شکر ادا کر دیا اور جو یہ دعا شام کو پڑھے، تو اس نے اس رات کے شکر کو ادا کر لیا، (دعا یہ ہے):

”اللَّهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ فَبُنْكَ وَحْدَكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ،

فَلَكَ الْحَمْدُ، وَلَكَ الشُّكْرُ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! مجھے جو بھی نعمت پہنچی ہے، وہ تیری ہی طرف سے ہے، تو ایک ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے، پس تیرے لیے سب تعریفیں ہیں اور تیرا شکر ہے، (ابوداؤد: 5073)۔“

نوٹ: رات کے وقت یہ دعا پڑھتے ہوئے ”مَا أَصْبَحَ“ کی جگہ ”مَا أَمْسَى“

پڑھنا ہے۔

(12): ”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تجھے میری وصیت کو سننے سے کیا چیز روکتی ہے کہ تو صبح و شام یہ کہے:

”يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ، أَصْـدِحْ لِيْ شَانِيْ كُلَّهُ، وَلَا تَكْنِ لِيْ إِلَى نَفْسِيْ طَرَفَةً عَيْنٍ“۔

ترجمہ: ”اے زندہ اور قائم رکھنے والے! میں تیری رحمت کے ساتھ مدد طلب کرتا ہوں، میرے تمام کام درست فرما دے اور مجھے ایک لمحے کے لیے بھی میرے نفس کے حوالے نہ کرنا، (شُعَبُ الْإِيْمَان: 746)۔“

(13) (الف) ”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں داخل ہوئے تو مسجد میں ابو امامہ انصاری کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امامہ! کیا بات ہے بغیر نماز کے وقت کے میں تمہیں مسجد میں دیکھتا ہوں، انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! غموں اور قرضوں نے مجھ کو گھیر لیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تجھے ایسا کلام نہ بتاؤں کہ جب تم اسے پڑھو گے، اس کے سبب اللہ تعالیٰ تیرے غموں کو دور فرما دے گا اور تیرے قرض کو ادا کر دے گا، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ضرور بتائیے، فرمایا: صبح اور شام کے وقت یہ دعا پڑھو:

”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں پریشانی اور غم سے، عاجزی اور سستی سے، بزدلی اور بخیلی سے، قرض کے غلبہ اور لوگوں کے زور و ظلم سے تیری پناہ چاہتا ہوں، (ابوداؤد: 1555)۔“

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے یہ دعا پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے میرے غموں کو دور فرما دیا اور میرے قرض کو ادا کرنے کے اسباب مقدر فرما دیے۔

(ب): ایک روایت میں ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَصَلِّعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں پریشانی اور غم سے، عاجزی اور سستی سے بزدلی، بخیلی، قرض کے غلبہ اور لوگوں کے زور و ظلم سے تیری پناہ چاہتا ہوں، (بخاری: 6369)۔“

(ج): حضرت مصعب بن سعد اور عمرو بن ميمون رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنی اولاد کو یہ کلمات اس طرح سکھاتے تھے، جس طرح مدرسہ پڑھانے والا اپنے بچوں کو سکھاتا ہے اور فرماتے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ نماز کے بعد پناہ مانگا کرتے تھے:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ،  
وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أُرْذَلِ الْعُمْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا  
وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔“

ترجمہ: ”اے اللہ! میں بزدلی سے اور بخل سے، بڑھاپے سے، دنیا کے فتنے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں، (سنن ترمذی: 3567)۔“

(14): ”حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مکاتب غلام آپ کے پاس آیا اور عرض کی: میں اپنی مکاتبت کے پیسے ادا کرنے سے عاجز آ گیا ہوں، پس میری مدد کیجیے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ کلمات نہ سکھاؤں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھائے، اگر تمہارے اوپر پہاڑ جتنا قرض ہو تو اللہ تعالیٰ تجھ سے ادا فرمادے گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دعا پڑھو:

”اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَنْ سُؤَالِكَ۔“

ترجمہ: ”اے اللہ! مجھے تیرے حلال کے ساتھ حرام سے بے نیاز کر دے اور مجھے اپنے فضل سے تیرے سوا ہر چیز سے بے پروا کر دے، (ترمذی: 3563)۔“

(15): ”حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وتر کی نماز میں ہمیشہ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخِطِكَ وَاَعُوْذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ، اَنْتَ کَمَا اَثْبِیْتُ عَلٰی نَفْسِکَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تیری رضا کے وسیلے سے تیری ناراضی سے، تیری معافاۃ (عافیت عطا کرنے) کے ساتھ تیرے عذاب سے اور تیرے عذاب سے تیری ہی پناہ میں آتا ہوں، میں اس طرح تیری تعریف نہیں کر سکتا، جس طرح تو نے خود اپنی تعریف فرمائی ہے، (ترمذی: 3566)۔“

(16): ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ یہ دعا کرتے تھے:

”اَللّٰهُمَّ اَصِدِّحْ لِیْ دِیْنِی الَّذِیْ هُوَ عَصَبَةُ اَمْرِیْ، وَاَصِدِّحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَاشِیْ وَاَصِدِّحْ لِیْ اٰخِرَتِی الَّتِیْ فِیْهَا مَعَادِیْ وَاَجْعَلِ الْحَیَاةَ زِیَادَةً لِیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ، وَاَجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میرے لیے میرے دین کو درست فرما، جو میرے معاملے کا محافظ ہے، میری دنیا کو درست کر دے، جس میں میری روزی ہے، میری آخرت کو درست کر دے، جس میں میرا (تیری طرف) لوٹنا ہے، میری زندگی کو میرے لیے ہر خیر میں اضافے کا سبب بنا دے اور موت کو میرے لیے ہر شر سے راحت بنا دے، (مسلم: 2720)۔“

(17): ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ ﷺ یہ دعائیں مانگا کرتے تھے:

”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰی وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَالِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِمَاءِ الشَّدْحِ وَالْبَرْدِ، وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَايَا،

كَمَا نَقَّيْتَ الشُّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعَدُ بَيْنِي وَبَيْنَ  
خَطَايَايَ، كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ فَاِنِّيْ  
اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَآثِمِ وَالْبَغْرِمْ۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تجھ سے دوزخ کے فتنہ اور دوزخ کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں، قبر کے فتنہ اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں، دولت کے فتنہ کے شر سے اور فقر کے فتنہ کے شر سے پناہ مانگتا ہوں، میں تجھ سے مسیح دجال کے فتنہ کے شر سے پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میری خطاؤں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو دے، میرے قلب کو خطاؤں سے اس طرح پاک کر دے، جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا ہے، میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اسی طرح دوری کر دے، جس طرح تو نے مشرق اور مغرب میں دوری کی ہے، اے اللہ! میں سستی، بڑھاپے، گناہ اور قرض سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔“

(صحیح مسلم: 2705)

(18): ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے:

”اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ وَمِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ  
وَمِنْ شَبَاثَةِ الْاَعْدَاءِ وَمِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ۔“

ترجمہ: ”اے اللہ! میں بری تقدیر سے، بد بختی کے پانے سے، دشمنوں کی خوشی سے اور سخت آزمائش سے تیری پناہ میں آتا ہوں، (مسلم: 2707)۔“

(19): ”حضرت فروہ بن نوفل الاشجعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے کیا دعائیں مانگا کرتے تھے: حضرت عائشہ نے کہا: آپ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

”اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ  
اَعْمَلْ۔“

ترجمہ: ”اے اللہ میں نے جو کام کیے ہیں، ان کے شر سے اور جو کام نہیں کیے، ان کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں، (مسلم: 2716)۔“

(20): ”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

”اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اَمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَ اِلَيْكَ اَنْبَتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَيُّ الَّذِیْ لَا یَمُوتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوتُوْنَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں نے تیری اطاعت کی، تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر توکل کیا، تیری طرف رجوع کیا، تیری مدد سے جنگ کی، اے اللہ! میں تیرے گمراہ کرنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں، تیرے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، تو ہی زندہ ہے جس کو موت نہیں آئے گی اور سب جن اور انس مرجائیں گے، (صحیح مسلم: 2717)۔“

(21): ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ جب کسی سفر میں صبح اٹھتے تو یہ دعا فرماتے:

”سَبِّحْ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَاٰیْہِ عَلَیْنَا، رَبَّنَا صَاحِبُنَا وَاَفْضَلُ عَلَیْنَا عَائِدًا بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ“۔

ترجمہ: ”سننے والے نے اللہ کی حمد کو اور اس کی ہم پر آزمائش کے حسن کو سن لیا، اے اللہ! ہمارے ساتھ رہ اور ہم پر فضل فرما، درآنحالیکہ ہم اللہ کی پناہ مانگنے والے ہیں، (مسلم: 2718)۔“

(22): ”حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

”اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہِ مِنِّیْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ جِدِّیْ وَهَزْلِيْ، وَخَطِيْیْ وَعَمْدِيْ

وَكُلُّ ذَلِكْ عِنْدِي، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، اَنْتَ الْبُقْدُمُ وَاَنْتَ الْبُؤْخِرُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میری خطا، میری نادانی، میرے معاملہ میں میری زیادتی اور جن کاموں کا تجھے مجھ سے زیادہ علم ہے، ان کو معاف فرما دے۔ اے اللہ! جو کام میں نے سنجیدگی سے کیے، جو مذاق سے کیے، جو خطا سے کیے اور جو قصد اکیے، ہر وہ کام جو میرے نزدیک گناہ ہے معاف فرما، اے اللہ! ان کاموں کو معاف فرما جو میں نے پہلے کیے اور جو میں نے بعد میں کیے، جو میں نے چھپ کر کیے اور جو میں نے ظاہر کیے، جن کا تجھے مجھ سے زیادہ علم ہے، تو مقدم کرنے والا ہے اور تو موخر کرنے والا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے، (مسلم: 2719)۔“

(23): ”حضرت زید ابن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں تم سے اس طرح کہتا ہوں، جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے:

”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، اَللّٰهُمَّ اَتِ نَفْسِیْ تَقْوَاهَا وَزَكَّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، اَنْتَ وَلِیُّهَا وَمَوْلَاهَا، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَلَمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا یُسْتَجَابُ لَهَا۔“

ترجمہ: ”اے اللہ! میں عجز، سستی، بزدلی، بخل، بڑھاپے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا فرما، اس کو پاکیزہ کر، تو سب سے بہتر پاک کرنے والا ہے، تو اس (میرے نفس) کا مددگار اور مولیٰ، اے اللہ! جو علم نفع نہ دے، جو دل ڈرتا نہ ہو اور جو دعا قبول نہ ہو میں اس سے تیری پناہ میں آتا ہوں، (صحیح مسلم: 2722)۔“

(24): ”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شام کے

وقت یہ دعا کرتے تھے:

”أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ،  
اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ  
اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ  
وَسُوءِ الْكِبَرِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ  
فِي الْقَبْرِ“۔

ترجمہ: ”ہم نے شام کی اور اللہ کے ملک نے شام کی، اللہ کے لیے حمد ہے، اللہ وحدہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، اللہ کا کوئی شریک نہیں، (ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) اللہ ہی کے لیے ملک ہے، اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے اللہ! میں تجھ سے رات کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس رات کی شر سے اور اس رات کے بعد کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں، اے اللہ میں سستی سے بڑھاپے کی برائی سے تیری پناہ میں آتا ہوں، اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ میں آتا ہوں، (مسلم: 2722)۔“

(25): ”حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شام کے وقت یہ دعا کرے اور جس نے یہ کلمات پڑھے تو وہ ہر ساحر، کاہن، شیطان اور حسد کرنے والے کی شر سے محفوظ ہوا، (وہ کلمات یہ ہیں:

”أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، أَعُوذُ بِاللَّهِ الَّذِي  
يُهِبُكَ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ مِنْ شَرِّ مَا  
خَلَقَ وَذَرَأَ أَوْبَرًا“۔



ترجمہ: ”ہم نے اور تمام ملک نے اللہ کے لیے شام کی اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، میں اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں، جس نے آسمان کو روکا ہوا ہے کہ وہ اس کے اذن کے بغیر زمین پر گر پڑے، ہر اس چیز کے شر سے جس کو اس نے پیدا کیا اور پھیلایا اور اسے عدم سے وجود میں لایا، (الدُّعَاءُ لِلطَّبْرِائِ: 344)۔“

(26) ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کچھ کلمات ارشاد فرمائیے جن کو میں صبح وشام پڑھتا رہوں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دعا کرو اور اس دعا کو صبح کے وقت اور شام کے وقت اور سوتے وقت پڑھا کرو:

”اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ،  
رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِكُهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ  
شَرِّ نَفْسِي، وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّكُمْ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! آسمان اور زمین کو پیدا کرنے والے پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے، ہر چیز کے رب اور اس کے مالک، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے مستحق نہیں، میں نفس کے شر اور شیطان کی شر اور اس کے جال سے تیری پناہ میں آتا ہوں“۔  
(ابوداؤد: 5067)

(27): ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے تھے:

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، أَعَزُّ جُنْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَغَلَبَ  
الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ، فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ“۔

ترجمہ: ”اللہ وحدہ کے سوا کوئی عبادت کے مستحق نہیں، جس نے اپنے لشکر کو غلبہ عطا کیا، اپنے بندے کی مدد کی اور تنہا لشکروں کو مغلوب کیا اور اس کے بعد کچھ نہیں ہے، (مسلم: 2724)۔“

(28) ”حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: یہ دعا کرو:

”اللَّهُمَّ اهْدِنِي وَسِدِّدْنِي“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! مجھے ہدایت دے اور سیدھا رکھ، (مسلم: 2725)۔“

اسی سند کے ساتھ ہے، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کہو:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالسَّدَادَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت اور راستی کا سوال کرتا ہوں، (مسلم: 2725)۔“

(29): ”حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتُّبَى وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاک دامنی اور غنا کا سوال کرتا ہوں،

(صحیح مسلم: 2721)۔“

(30): ”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی ﷺ صبح کی نماز کے بعد جب سلام

پھیرتے تھے تو یہ دعا کرتے تھے:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والے علم، پاک رزق اور قبول ہونے والے عمل کا

سوال کرتا ہوں، (سنن ابن ماجہ: 925)۔“

یہ ساری دعائیں ہر آفت، ضرر اور شر سے محفوظ رہنے کے لیے صبح و شام پڑھی جانے

والی دعائیں ہیں، ان دعاؤں کو پابندی سے پڑھنے والا ہر آفت، مصیبت، ضرر اور شر سے

محفوظ رہتا ہے، اس لیے ان دعاؤں کو حضور ﷺ کی سنت کی نیت سے پڑھنا چاہیے۔

## مختلف اوقات اور مختلف امور کے لیے پڑھی جانے والی مسنون دعائیں

سوتے وقت کی دعائیں:

(1) ”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ جب رات کے وقت بستر پر آتے تو اپنا ہاتھ رخسارِ مبارک کے نیچے رکھتے اور پھر یہ دعا کرتے:

”اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أُمُوتُ وَأَحْيَا“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ مرتا ہوں اور تیرے نام کے ساتھ زندہ ہوتا ہوں، (صحیح البخاری: 6314)۔“

(2) ”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر جاتے تو دائیں کروٹ پر لیٹتے پھر دعا کرتے اور آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے یہ کلمات کہے پھر اسی رات فوت ہو گیا تو فطرت پر فوت ہوگا، (دعا یہ ہے):

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَالْجَاثُ ظَهَرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کر دیا اور اپنا چہرہ تیری طرف پھیر دیا اور اپنا معاملہ تجھے سونپ دیا اور اپنی پیٹھ تیری پناہ میں دی تجھ سے رغبت کرتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے، نہ کوئی ٹھکانا ہے اور نہ تجھ سے نجات کی جگہ ہے مگر تیری طرف، میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی اور تیرے نبی پر ایمان لایا جس کو تو نے بھیجا“۔

(صحیح البخاری: 6315)

(3) ”حضرت ابو الازہر الانمارى رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب رات کو اپنے بستر پر تشریف لاتے تو یہ دعا فرماتے:

”بِسْمِ اللَّهِ وَضَعْتُ جَنْبِي، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَ اَخْسِئْ شَيْطَانِيْ وَفَكَ رِهَانِيْ وَاجْعَلْنِيْ فِي النَّدِيِّ الْاَعْلٰى“۔

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کے نام سے میں نے اپنا پہلو بستر پر رکھا، اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے شیطان کو مجھ سے دور رکھ، میری گردن آزد کر دے، میرے میزان میں میرے نیکی کے پلڑے کو بھاری کر دے اور مجھے بلند مرتبہ لوگوں میں شامل کر دے“۔

(سنن ابوداؤد: 5054)

(4) ”حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ سوتے وقت یہ دعا فرماتے:

”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِیْمِ وَكِتَابِكَ التَّامِّهِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اَخِذٌ بِنَاصِیَّتِهِ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْبُغْمَ وَالْبَاسَ، اَللّٰهُمَّ لَا یُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا یُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تیری ذات کریم اور تیرے مکمل کلمات کے ساتھ ہر اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جس کو تو اس کی پیشانی سے پکڑنے والا ہے، اے اللہ! تو قرضوں اور گناہوں کو دور کرنے والا ہے، تیرے لشکر کو کبھی شکست نہیں ہوتی اور کبھی تیرے وعدے کے خلاف نہیں ہوتا اور کسی بھی دولت مند کو اس کی دولت نفع نہیں دے سکتی تو پاک ہے اور تمام تعریفوں کے لائق ہے، (ابوداؤد: 5052)“۔

(5) ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی اپنے بستر پر آئے تو اپنے بستر کو اپنی ازار کے کنارے سے جھاڑے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد بستر پر کیا چیز آگئی ہے، پھر اپنے دائیں کروٹ پر لیٹ جائے پھر یہ دعا پڑھے:

”بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ، إِنَّ أُمْسَكَتَ نَفْسِي  
فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِهَا تَحْفَظْ بِهَا عِبَادَكَ  
الصَّالِحِينَ“۔

ترجمہ: ”اے میرے رب! میں تیرے نام سے اپنا پہلو (بستر) پر رکھتا ہوں اور اسی کے  
ساتھ اٹھاتا ہوں، اگر تو میرے نفس کو روک دے (موت دے) تو اسے بخش دے اور اس  
پر رحم فرما دے اور اگر تو اسے چھوڑ دے (زندہ رکھے) تو اس کی حفاظت فرما، جس طرح تو  
اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے، (سنن ابوداؤد: 5050)۔“

(6) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر  
تشریف لاتے تو یہ دعا فرماتے:

”الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانِي وَآوَانِي وَأَطْعَمَنِي وَسَقَانِي، وَالَّذِي  
مَنَّ عَلَيَّ فَأَفْضَلَ، وَالَّذِي أَعْطَانِي فَأَجْزَلَ، الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ  
حَالٍ، اَللّٰهُمَّ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكُهُ وَإِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ، اَعُوْذُ بِكَ  
مِنَ النَّارِ“۔

ترجمہ: ”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے ضرورتوں میں کفایت کی اور مجھے  
ٹھکانہ دیا، مجھے کھانا کھلایا، مجھے پانی پلایا، وہ اللہ جس نے مجھ پر احسان کر کے فضیلت دی  
اور عطا کیا تو بے شمار دیا۔ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے، اے اللہ! ہر چیز کے پروردگار اور  
اس کے مالک اور ہر چیز کے معبود میں جہنم کی آگ سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔“

(ابوداؤد: 5058)

(7) نبی کریم ﷺ یہ دعا بھی پڑھا کرتے تھے:

”اَعُوْذُ بِكِتَابِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ،  
مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ،

وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرِجُ فِيهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالتَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَارَحْمَنُ“۔

ترجمہ: ”میں اللہ تعالیٰ کے ان کلمات تامہ کے ساتھ پناہ چاہتا ہوں، جن سے نہ تو کوئی نیک بڑھ سکتا ہے اور نہ کوئی برا شخص تجاوز کر سکتا ہے، ہر اس چیز کی شر سے جو آسمان سے اترتی ہے اور جو آسمان کی طرف چڑھتی ہے اور اس چیز کی شر سے جو زمین میں پیدا ہوتی ہے اور جو اس سے باہر نکلتی ہے اور رات اور دن کے فتنوں سے اور حادثات کے شر سے البتہ جو حادثہ بہتری کا باعث ہواے رحم فرمانے والے، (مصنف ابن ابی شیبہ: 23601)۔“

(8) حضرت محمد بن یحییٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ولید بن ولید بن مغیرہ المخزومی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خواب میں ڈرنے کی شکایت کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو یہ دعا پڑھو:

”أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ  
وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ  
لَا يَضُرُّكَ شَيْءٌ حَتَّى تُصْبِحَ“۔

ترجمہ: ”میں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کے ساتھ اس کے غضب، عذاب اور بندوں کے شر سے پناہ چاہتا ہوں اور شیطانوں کے وسوسوں اور اس بات سے کہ وہ میرے قریب آئیں پناہ چاہتا ہوں، (مصنف ابن ابی شیبہ: 23598)۔“

سوتے وقت قرآن پاک کی کوئی بھی سورت پڑھنا:

”حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھی مسلمان بندہ بستر پر آتا ہے اور سوتے وقت اللہ تعالیٰ کی کتاب سے کوئی سورت پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت پر ایک فرشتہ کو مقرر کرتا ہے جو کسی بھی چیز کو اس کے قریب نہیں

آنے دیتا تاکہ ان کو ضرر دے یہاں تک کہ وہ جب چاہتا ہے نیند سے بیدار ہو جاتا ہے، (عَمَلُ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ لِابْنِ السِّنِّي: ج: 1، ص: 673)۔

سوتے وقت سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھنا:

ترجمہ: ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات جب بستر پر تشریف لاتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملاتے پھر اس میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ، پڑھ کر پھونکتے، پھر جہاں تک ممکن ہوتا اپنے جسم پر پھیرتے، اپنے سر اور چہرے اور جسم کے آگے حصے سے شروع کرتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ عمل تین مرتبہ کرتے، (ابوداؤد: 5056)“، حدیث مذکور میں جن سورتوں کا ذکر آیا ہے، وہ حسب ذیل ہیں:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۝ لَمْ يُولَدْ ۝ لَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝

ترجمہ: ”آپ کہیے: وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، اس کی کوئی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ اس کا کوئی ہم سر ہے۔“

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝

ترجمہ: ”آپ کہیے: میں صبح کے رب کی پناہ لیتا ہوں، اس کی بنائی ہوئی ہر چیز کے شر سے، اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے اور گرہ میں بہت پھونک مارنے والی عورتوں کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔“

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ الْمَلِكِ النَّاسِ ۝ إِلَهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

ترجمہ: ”آپ کہیے: میں سب لوگوں کے رب کی پناہ لیتا ہوں، سب لوگوں کے بادشاہ کی، سب لوگوں کے معبود کی (پناہ لیتا ہوں) پیچھے ہٹ کر چھپ جانے والے کے وسوسہ ڈالنے کے شر سے، جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے، جو جنات اور انسانوں میں سے ہے۔“  
سوتے وقت سورۃ الکافرون پڑھنا:

”حضرت فروہ بن نوفل رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت نوفل سے فرمایا: سورۃ الکافرون پڑھو اور پھر اس کے خاتمے پر سو یا کرو پس یہ شرک سے براءت ہے، (ابوداؤد: 5055)۔“ سورۃ الکافرون حسب ذیل ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ ۙ لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۚ ۙ وَلَا اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَا  
 اَعْبُدُ ۚ ۙ وَلَا اَنَا عٰبِدُ مَا عٰبَدُكُمْ ۚ ۙ وَلَا اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَا اَعْبُدُ ۚ  
 لَكُمْ دِیْنُکُمْ وَلِی دِیْنِ ۙ ۙ

ترجمہ: ”آپ کہیے: اے کافرو! میں ان کی عبادت نہیں کرتا جن کی تم عبادت کرتے ہو اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں اور نہ میں ان کی عبادت کرنے والا ہوں جن کی تم نے عبادت کی ہے اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں، تمہارے لیے تمہارا دین ہے اور میرے لیے میرا دین ہے۔“

(12): ”حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شام کے وقت یہ دعا پڑھے، تو اللہ تعالیٰ پر اس کا حق ہے کہ وہ اس سے راضی ہو جائے:  
 ”رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا۔“

ترجمہ: ”میں اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد کے نبی ہونے پر راضی ہوں، (سنن ترمذی: 3389)۔“

(13): ”حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تھے تو اپنے ہاتھ کو اپنے سر کے نیچے رکھتے اور یہ دعا فرماتے:  
 ”اَللّٰهُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَجْبَعُ اَوْ تَبْعَثُ عِبَادَکَ۔“



ترجمہ: ”اے اللہ! مجھے اس دن کے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو جمع کرے گا یا قبروں سے اٹھائے گا، (سنن ترمذی: 3398)۔“

(14) ”حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے شکایت کی کہ ان کے ہاتھوں میں (چکی پینے سے) تکلیف ہوگئی ہے، سو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور آپ سے کسی خادم کا سوال کیا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا، انہوں نے اس بات کا ذکر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا، پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو حضرت فاطمہ کے آنے کی خبر دی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم اپنے بستروں پر جا چکے تھے، میں اٹھنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی جگہ رہو، پھر آپ ہم دونوں کے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے کے پاس پائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تم دونوں کو وہ چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لیے خادم سے بہتر ہو، جب تم دونوں اپنے بستروں پر جاؤ یا تم دونوں اپنے بستر کو پکڑو اور (یہ کلمات) پڑھو تو یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے:

”سُبْحَانَ اللَّهِ“ (33 مرتبہ) ”اَلْحَمْدُ لِلَّهِ“ (33 مرتبہ)

”اللَّهُ أَكْبَرُ“ (33 مرتبہ)، (صحیح البخاری: 6318)

(15): ”حضرت سہیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم میں کوئی سونے کا اردہ کرتا تو ابو صالح ہمیں حکم دیتے تھے کہ وہ داہنے کروٹ پر لیٹے پھر یہ دعا پڑھے:

”اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى، وَمُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ، أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ

الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ، اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! اے سات آسمانوں اور زمینوں اور عرش عظیم کے رب! ہمارے رب! اور ہر چیز کے رب، دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے! تورات انجیل اور قرآن پاک کو نازل فرمانے والے! میں ہر چیز سے تیری پناہ میں آتا ہوں جو تیرے قبضہ قدرت میں ہے، اے اللہ! تو سب سے پہلے ہے اور تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں، تو ہی آخر ہے پس تیرے بعد کوئی چیز نہیں، تو ظاہر ہے اور تجھ سے برتر کوئی چیز نہیں اور تو ہی باطن ہے اور تیرے پیچھے کوئی چیز نہیں، تو ہم سے قرض کو ادا کر دے اور ہمیں فقر سے غنی کر دے، (مسلم: 2713)۔“

(16) ”حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں: خالد بن ولید المحرمی رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی: یا رسول اللہ! مجھے رات کو ٹھیک سے نیند نہیں آتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اپنے بستر پر آؤ تو کہو:

”اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَمَتْ، وَرَبَّ الْاَرْضَيْنِ وَمَا اَقْلَمَتْ، وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا اَضَلَّتْ، كُنْ لِيْ جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَبِيْعًا اَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِنْهُمْ اَوْ اَنْ يَبْغِيَ، عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ، وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! اے سات آسمانوں اور جو کچھ اس کے سائے میں ہے کے پروردگار! سب زمینوں اور جو کچھ انہوں نے اٹھایا ہوا ہے، کے رب! تمام شیطانوں اور جن کو ان شیطانوں نے گمراہ کیا، کے پالنے والے! تو مجھے تمام مخلوق کے شر سے بچانے والا بن جا، اس بات سے بچا کہ کوئی شخص مجھ پر زیادتی کرے یا سرکشی کرے تیرا پناہ دیا ہو، ہی غالب ہے اور تیری تعریف بلند ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور صرف تو ہی عبادت کا مستحق ہے، (سنن ترمذی: 3523)۔“

رات کو نیند نہ آئے تو یہ دعا پڑھے:

”حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بے خوابی کی بیماری کی شکایت کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دعا پڑھو:

”اَللّٰهُمَّ غَارَتِ السُّجُومُ، وَهَدَاتِ الْعُيُونُ، وَأَنْتَ حَيٌّ قَيُّوْمٌ، لَا تَأْخُذُكَ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ، يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ، أَهْدِنِي لَيْلِيْ وَأَنْمِ عَيْنِيْ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! ستارے ڈوب گئے اور آنکھیں سکون پا گئیں، تو ہمیشہ زندہ رہنے والا اور (تمام مخلوق کو) قائم رکھنے والا ہے، تجھے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند، اے ہمیشہ زندہ رہنے والے اور دوسروں کو قائم رکھنے والے! میری رات کو پر سکون بنا دے اور میری آنکھوں کو سلا دے، (اَلْبُعْجَمُ الْكَبِيْرُ لِلطَّبْرَانِي: 4817)۔“

رات کو اٹھنے کے وقت کی دعائیں:

(1): ”حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو رات کو خواب سے بیدار ہو جائے تو بیدار ہونے کے وقت یہ دعا پڑھے:

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، رَبِّ اغْفِرْ لِيْ“۔

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ ہی عبادت کا مستحق ہے، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے، وہی مستحق تعریف ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے، اللہ پاک ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، وہی عبادت کا مستحق ہے اور اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ تعالیٰ کی عطا کے بغیر برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی کوئی طاقت اور قوت نہیں، اے میرے رب! میری بخشش فرما“۔ ولید نے کہا: یا اس نے کہا: دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوگی، پس اگر کھڑا

ہو گیا اور وضو کیا اور نماز پڑھی تو قبول کی جائیگی، (ابوداؤد: 5060)۔“

(۲): ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ ﷺ جب رات کو نیند سے بیدار ہو جاتے تو یہ دعا پڑھتے:

”لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ اسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ، اللَّهُمَّ زِدْنِي عِلْمًا وَلَا تَزِرْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي، وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً، إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ۔“

ترجمہ: ”تیرے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں تو پاک ہے، اے اللہ! میں تجھ سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگتا ہوں اور تجھ سے تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میرے علم میں اضافہ فرما اور مجھے ہدایت دینے کے بعد میرے دل کو ٹیڑھا نہ کر اور مجھے اپنی جناب سے رحمت عطا فرما، بے شک تو عطا فرمانے والا ہے، (ابوداؤد: 5061)۔“

تہجد سے پہلے کی دعا:

ترجمہ: ”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ جب رات کو تہجد کے لیے اٹھتے تو یہ دعا فرماتے:

”اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قِيَمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ، اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَبْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَإِلَيْكَ أُنَبِّتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ

الْبَقْدَمُ وَأَنْتَ الْبَوْخَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! تیرے لیے حمد ہے، تو آسمانوں، زمینوں اور جو کچھ ان میں ہے، (ہر چیز) کا نور (یعنی ان کو منور کرنے والا) ہے، تیرے ہی لیے حمد ہے، تو آسمانوں، زمینوں اور جو کچھ ان میں ہے، (سب) کا قائم کرنے والا ہے، تیرے لیے ہی حمد ہے، تو حق ہے اور تیرا وعدہ حق ہے، تیرا قول حق ہے اور تجھ سے ملاقات حق ہے، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے اور قیامت حق ہے، انبیاء حق ہیں، محمد ﷺ حق ہے، اے اللہ! میں تیرے لیے اسلام لایا اور تجھ پر ہی توکل کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تیری طرف رجوع کیا، تیرے سبب سے میں نے جھگڑا کیا اور تیری طرف سے میں نے محاکمہ کیا، سو تو میرے لیے پہلے اور بعد کے سب کام بخش دے، جو میں نے چھپ کے کیے اور جو علانیہ کیے، تو مقدم کرنے والا ہے اور تو موخر کرنے والا ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے، (صحیح البخاری: 6317)۔“

### دعائے شب:

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں ایک رات (اپنی خالہ) ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں سویا، پس نبی ﷺ رات کو اٹھے، آپ قضاء حاجت کے لیے تشریف لے گئے، پھر آپ نے اپنا چہرہ اور ہاتھ دھوئے، پھر آپ سو گئے، پھر آپ اٹھے اور آپ مشک (پانی کے برتن) کے پاس آئے، اس کا منہ کھولا، پھر آپ نے دو وضوؤں کا درمیانی وضو کیا اور زیادہ پانی خرچ نہیں کیا، لیکن اعضاء پر پوری طرح پانی کو پہنچایا پھر آپ نے نماز پڑھی، پس میں اسی طرح لیٹا رہا کیونکہ میں یہ پسند نہیں کرتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ یہ سمجھیں کہ میں آپ کے انتظار میں جاگ رہا ہوں، میں نے بھی وضو کر لیا، سو آپ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے، پس میں آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا، آپ نے میرا کان پکڑ کر مجھے گھمایا اور مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کر دیا، پھر آپ نے تیرہ رکعت نماز مکمل کی پھر آپ لیٹ گئے حتیٰ کہ آپ نے خراٹے لیے اور آپ جب سوتے تھے تو خراٹے لیتے تھے، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آپ کو نماز کی خبر دی پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا اور آپ اپنی دعا میں یہ پڑھتے تھے:

”اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَفِي بَصَرِي نُورًا، وَفِي سَمْعِي نُورًا، وَفِي يَدَيَّ نُورًا، وَفِي سَارِي نُورًا، وَفَوْقِي نُورًا، وَتَحْتِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے اور میری آنکھ میں نور کر دے، میرے کان میں نور کر دے، میرے دائیں طرف نور کر دے، میرے بائیں طرف نور کر دے، میرے اوپر نور کر دے اور میرے نیچے نور کر دے، میرے آگے نور کر دے اور میرے پیچھے نور کر دے اور میرے لیے نور بنادے، (صحیح البخاری: 6316)۔“

تہجد سے فارغ ہونے کے بعد کی دعا:

(۱) ”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایک رات نماز (تہجد) سے فارغ ہو کر پڑھتے ہوئے سنا (آپ یہ دعا کر رہے تھے):

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ، تَهْدِي بِهَا قَلْبِي وَتَجْعَلُ بِهَا أَمْرِي وَتُلْهُمَ بِهَا شَعَثِي وَتُصَدِّحُ بِهَا غَائِبِي وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِي وَتَرْزُقِي بِهَا عَائِلِي وَتُلْهِمْنِي بِهَا رُشْدِي، وَتَرُدُّ بِهَا أُلْفَتِي وَتَعْصِمْنِي بِهَا مِنْ كُلِّ سُوءٍ، اللَّهُمَّ أَعْطِنِي إِبْرَانًا وَيَقِينًا لَيْسَ بَعْدَهُ كُفْرٌ، وَرَحْمَةً أَنَا لُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْفَوْزَ فِي الْقَضَاءِ وَنَزَلَ الشُّهَدَاءِ وَعَيْشَ السُّعْدَاءِ وَالنَّصَرَ عَلَى الْأَعْدَاءِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِي وَإِنْ قَصَرَ رَأْيِي وَضَعْفَ عَمَلِي، افْتَقَرْتُ إِلَى رَحْمَتِكَ، فَاسْأَلُكَ يَا قَاضِيَ الْأُمُورِ يَا شَافِيَ الصُّدُورِ، كَمَا تُجِيرُ بَيْنَ الْبُحُورِ أَنْ تُجِيرَنِي مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ وَمِنْ دَعْوَةِ

الثُّبُورِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقُبُورِ، اَللّٰهُمَّ مَا قَصَرَ عَنْهُ رَأْيِيْ، وَلَمْ  
 تَبْلُغْهُ نَبِيَّتِيْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْأَلَتِيْ مِنْ خَيْرٍ وَعَدْتَهُ اَحَدًا مِنْ  
 خَلْقِكَ اَوْ خَيْرٍ اَنْتَ مُعْطِيْهِ اَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ، فَانِّيْ اُرْغَبُ  
 اِلَيْكَ فِيْهِ، وَاَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ  
 ذَا الْحَبْلِ الشَّدِيْدِ وَالْاَمْرِ الرَّشِيْدِ، اَسْأَلُكَ الْاَمْنَ يَوْمَ  
 الْوَعْدِ وَالْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ الْبَقَرَّيْنِ الشُّهُودِ الرَّكَعِ  
 السُّجُوْدِ الْهَوَفَيْنِ بِالْعَهْدِ، اِنَّكَ رَحِيْمٌ وَدُوْدٌ، وَاِنَّكَ تَفْعَلُ مَا  
 تُرِيْدُ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِيْنَ مُهْتَدِيْنَ غَيْرَ ضَالِّيْنَ وَلَا  
 مُضِلِّيْنَ، سَلْبًا اَوْ لِيَابًا كَ وَعْدُ وَاِلَاعْدَائِكَ، نَحْبُ بِحُبِّكَ مَنْ  
 أَحَبَّكَ، وَنُعَادِيْ بَعْدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ، اَللّٰهُمَّ هَذَا الدُّعَاءُ  
 وَعَلَيْكَ الْاِجَابَةُ، وَهَذَا الْجُهْدُ وَعَلَيْكَ الشُّكْلَانُ، اَللّٰهُمَّ  
 اجْعَلْ لِيْ نُورًا فِيْ قَلْبِيْ وَنُورًا فِيْ قَبْرِيْ وَنُورًا مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ  
 وَنُورًا مِنْ خَلْفِيْ وَنُورًا عَنْ يَمِيْنِيْ وَنُورًا عَنْ شِمَالِيْ وَنُورًا مِنْ  
 فَوْقِيْ وَنُورًا مِنْ تَحْتِيْ وَنُورًا فِيْ سَمْعِيْ وَنُورًا فِيْ بَصَرِيْ وَنُورًا فِيْ  
 شَعْرِيْ وَنُورًا فِيْ بَشَرِيْ وَنُورًا فِيْ لَحْمِيْ وَنُورًا فِيْ دَمِيْ وَنُورًا فِيْ  
 عِظَامِيْ، اَللّٰهُمَّ اَعْظَمْ لِيْ نُورًا وَاَعْظِنِيْ نُورًا وَاجْعَلْ لِيْ نُورًا،  
 سُبْحَانَ الَّذِي تَعَطَّفَ الْعِزَّ، سُبْحَانَ الَّذِي لَبَسَ الْمَجْدَ  
 وَتَكَرَّمَ بِهِ، سُبْحَانَ الَّذِي لَا يَنْبَغِيْ التَّسْبِيْحُ اِلَّا لَهُ، سُبْحَانَ  
 ذِي الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ، سُبْحَانَ ذِي الْمَجْدِ وَالْكَرَمِ، سُبْحَانَ

## ذی الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تجھ سے ایسی رحمت کا طالب ہوں، جس کے ذریعہ تو میرے دل کو ہدایت عطا کر دے، جس کے ذریعہ میرے معاملے کو مجتمع و مستحکم کر دے، میرے پراگندہ امور کو درست فرما دے، اس کے ذریعہ میرے باطن کی اصلاح فرما دے، اس کے ذریعہ میرے ظاہر کو بلند کر دے، اس کے ذریعہ میرے عمل کو صاف ستھرا بنا دے، اس کے ذریعہ سیدھی راہ کی طرف میری رہنمائی فرما دے، اس کے ذریعہ ہماری باہمی الفت و چاہت کو لوٹا دے، اس کے ذریعہ ہر برائی سے مجھے بچالے، اے اللہ! تو ہمیں ایسا ایمان و یقین دے کہ پھر اس کے بعد کفر کی طرف جانا نہ ہو، اے اللہ! تو ہمیں ایسی رحمت عطا کر جس کے ذریعہ میں دنیا و آخرت میں تیری کرامت کا شرف حاصل کر سکوں، اے اللہ! میں تجھ سے قضاء (فیصلے) میں کامیابی مانگتا ہوں، میں تجھ سے شہدائی کی سی مہمان نوازی، نیک بختوں کی سی خوش گوار زندگی اور دشمنوں کے خلاف تیری مدد کا سوال کرتا ہوں، میں اگرچہ کم سمجھ اور کمزور عمل کا آدمی ہوں مگر میں اپنی ضروریات کو لے کر تیرے ہی پاس پہنچتا ہوں، میں تیری رحمت کا محتاج ہوں، اے معاملات کے نمٹانے و فیصلہ کرنے والے! اے سینوں کی بیماریوں سے شفا دینے والے! تو مجھے بچالے جہنم کی آگ سے، تباہی و بربادی کی پکار (نوحہ و ماتم) سے، قبروں کے فتنوں، عذاب اور منکر نکیر کے سوالات سے اسی طرح بچالے جس طرح کہ تو سمندروں میں (گھرے اور طوفانوں کے اندر پھنسے ہوئے لوگوں کو) بچاتا ہے، اے اللہ! جس چیز تک پہنچنے سے میری رائے عقل قاصر رہی، جس چیز تک میری نیت و ارادے کی بھی رسائی نہ ہو سکی، جس بھلائی کا تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی سے وعدہ کیا اور میں اسے تجھ سے مانگ نہ سکا یا جو بھلائی تو از خود اپنے بندوں میں سے کسی بندے کو دینے والا ہے، میں بھی اسے تجھ سے مانگنے اور پانے کی خواہش اور آرزو کرتا ہوں، اے رب العالمین! سارے جہاں کے پالنے والے، تیری رحمت کے سہارے تجھ سے اس چیز کا سوالی ہوں، اے اللہ بڑی قوت والے اور اچھے کاموں والے، میں تجھ سے وعید کے دن یعنی قیامت کے دن امن سلامتی چاہتا ہوں، میں تجھ سے ہمیشہ کے لیے تیرے مقرب بندوں، تیرے کلمہ گو بندوں،



تیرے آگے جھکنے والے بندوں، تیرے سامنے سجدہ ریز ہونے والے بندوں، تیرے وعدہ و اقرار کے پابند بندوں کے ساتھ جنت میں جانے کی دعا مانگتا ہوں، (اے رب!) تو رحیم ہے (بندوں پر رحم کرنے والا) تو دود ہے (اپنے بندوں سے محبت فرمانے والا) تو (بااختیار ہے) جو چاہتا ہے کرتا ہے، اے اللہ! تو ہمیں ہدایت دینے والا بنا کر ایسا جو خود بھی ہدایت یافتہ ہو جو نہ خود گمراہ ہو، نہ دوسروں کو گمراہ بنانے والا ہو، تیرے دوستوں کے لیے صلح جو ہو، تیرے دشمنوں کے لیے دشمن، جو شخص تجھ سے محبت رکھتا ہو، ہم اس شخص سے تجھ سے محبت رکھنے کے سبب محبت رکھیں، جو شخص تیرے خلاف کرے، ہم اس شخص سے تجھ سے دشمنی رکھنے کے سبب دشمنی رکھیں، اے اللہ! یہ ہماری دعا و درخواست ہے، اس دعا کو قبول کرنا بس تیرے ہی ہاتھ میں ہے، یہ ہماری کوشش ہے اور بھروسا بس تیری ہی ذات پر ہے، اے اللہ! تو میری قبر میں نور (روشنی) کر دے، اے اللہ! تو میرے قلب میں نور بھر دے، اے اللہ! تو میرے آگے اور سامنے نور پھیلا دے، اے اللہ! تو میرے پیچھے نور کر دے، میرے آگے اور سامنے نور پھیلا دے، اے اللہ! تو میرے پیچھے نور کر دے، نور میرے داہنے بھی نور میرے بائیں بھی، نور میرے اوپر بھی اور نور میرے نیچے بھی، نور میرے کانوں میں بھی نور میری آنکھوں میں بھی، نور میرے بالوں میں بھی نور میری کھال میں بھی نور، میرے گوشت میں بھی، نور میرے خون میں بھی اور نور میں اضافہ فرما دے، میرے لیے نور بنادے، پاک ہے وہ ذات جس نے عزت کو اپنا اوڑھنا بنایا، عزت ہی کو اپنا شعار بنانے کا حکم دیا، پاک ہے وہ ذات جس نے مجد و شرف کو اپنا لباس بنایا اور جس کے سبب سے وہ مکرم و مشرف ہوا، پاک ہے وہ ذات جس کے سوا کسی اور کے لیے تسبیح سزاوار نہیں، پاک ہے فضل اور نعمتوں والا، پاک ہے مجد و کرم والا، پاک ہے عظمت و بزرگی والا۔

(ترمذی 3419)

(2): ”حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ جب رات کو اٹھتے تو اپنی نماز کا افتتاح کس چیز سے کرتے، تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ جب رات کو اٹھتے اور اپنی نماز کا افتتاح فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

”اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِیْلَ وَمِیْكَائِیْلَ وَاسْرَافِیْلَ، فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ  
وَالْاَرْضِ، عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ، اَنْتَ تَحْكُمُ بَیْنَ عِبَادِكَ  
فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ، اِهْدِنِیْ لِمَا اخْتَلَفَ فِیْهِ مِنَ الْحَقِّ  
بِاٰذِنِكَ، اِنَّكَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! اے جبرائیل اور میکائیل اور اسرافیل کے رب آسمانوں اور زمین کے  
پیدا کرنے والے، پوشیدہ اور ظاہر باتوں کے جاننے والے، تو اپنے بندوں کے درمیان ان  
باتوں کا فیصلہ کرتا ہے جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں، اپنے اذن سے ان باتوں میں میری  
رہنمائی فرما، جس میں حق سے اختلاف کیا جائے، بے شک تو سیدھا راستہ دکھانے والا ہے۔“  
(سنن ترمذی: 3420)

(3): ”حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے  
لیے اٹھتے تو یہ دعا فرماتے:

”وَجَّهْتُ وَجْهَیْ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَمَا  
اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ، اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحِیَّایْ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ  
رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ  
الْمُسْلِْمِیْنَ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْبَدِیْکَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا  
عَبْدُکَ، ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ، فَاعْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ  
جَمِیْعًا، اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، وَاهْدِنِیْ لِاَحْسَنِ  
الْاَخْلَاقِ، لَا یَهْدِیْ لِاَحْسَنِہَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَہَا، لَا  
یَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَہَا اِلَّا اَنْتَ، اَمَنْتُ بِکَ، تَبَارَکْتَ  
وَتَعَالَيْتَ، اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ“۔

ترجمہ: ”میں نے اپنا رخ اس ذات کی طرف کر لیا ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا ہے جب کہ میں باطل مذہب سے اعراض کرنے والا ہوں اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں، میری نماز میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت سب اللہ ہی کے لیے ہے، جو تمام جہانوں کا رب ہے، اے اللہ! تو بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں، پس میرے سب گناہوں کو معاف فرما، بے شک تیرے سوا کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں اور مجھے اچھے اخلاق کی ہدایت دے اور اخلاق کی اچھائی کی طرف تو ہی ہدایت دیتا ہے اور برے اخلاق کو مجھ سے دور کر دے اور اخلاق کی برائی کو صرف تو ہی دور کرتا ہے، میں تجھ پر ایمان لایا، تیری ذات برکت والی اور بلند ہے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔“

پس جب آپ ﷺ رکوع کرتے تو یہ دعا فرماتے:

”اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ، خَشَعْتُ لَكَ

سَبْعِي وَبَصَرِي وَمُعْتَى وَعَظْمِي وَعَصَبِي“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں نے تیرے لیے رکوع کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تیرے سامنے سر تسلیم خم کیا، میرے کانوں، میری آنکھوں، میرے دماغ، میرے اعصاب نے تیرے لیے خشوع کیا۔“

پس جب آپ ﷺ رکوع سے سر اٹھاتے تو یہ دعا فرماتے:

”اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ وَمَا

بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ“۔

ترجمہ: ”پس جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے: اے اللہ! اے ہمارے رب! تیرے لیے ایسی حمد ہے جس نے آسمان اور زمین اور جو کچھ اس کے درمیان ہے کو بھر لیا ہے اور جس چیز کو تو چاہے بھر لیا ہے۔“

جب آپ ﷺ سجدہ فرماتے تو یہ دعا فرماتے:

”اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اَمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِيْ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ فَصَوَّرَكَ، وَشَقَّ سَبْعَهُ وَبَصَرًا، تَبَارَكَ اللهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں نے تیرے لیے سجدہ کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تیرے سامنے سر تسلیم کو خم کیا، میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا، جس نے اسے پیدا کیا پھر اسے بہترین صورت دی اور اس میں کانوں اور آنکھوں کو جدا کیا، اللہ برکت والا ہے جو سب سے حسین پیدا فرمانے والا ہے۔“

پھر آپ ﷺ تشہد اور سلام کے درمیان یہ آخری دعا پڑھتے:

”اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُوَخِّرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! جو میں نے پہلے کیے اور جو بعد میں کیے، جو میں نے چھپ کر کیے اور جو میں نے علانیہ کیے اور جس کے بارے میں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، سب گناہوں کو بخش دے، تو مقدم ہے تو موخر ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، (ترمذی: 3421)۔“

نیند سے بیدار ہوتے وقت اور صبح کی دعائیں:

(1) ”حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ جب رات کو بستر پر تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے:

”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ“۔

ترجمہ: ”سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جس نے ہمیں موت (نیند) کے بعد زندگی دی اور (قیامت کے دن) اسی کی طرف اٹھنا ہے، (صحیح البخاری: 6325)۔“

(2) ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کو تعلیم دیا کرتے تھے آپ فرماتے: جب تم میں سے کوئی صبح کرے تو یہ دعا پڑھے:

”اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ“۔

ترجمہ: اے اللہ! ہم نے تیرے ہی نام سے صبح کی اور تیرے ہی نام سے شام کی، تیرے ہی نام سے ہم زندہ ہیں اور تیرے نام کے ساتھ مرتے ہیں اور تیری طرف ہی اٹھنا ہے۔

(سنن ترمذی: 3391)

(3) ”حضرت عبداللہ بن عبد الرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں: نبی ﷺ صبح کے وقت یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

”أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ وَدِينِ نَبِيِّنَا

مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَمِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ أَبِيْنَا حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا

كَانَ مِنَ الْمَشْرِكِينَ“۔

ترجمہ: ”ہم نے فطرت اسلام، کلمہ اخلاص اپنے نبی محمد ﷺ کے دین اور اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر صبح کی، جو باطل سے بیزار خالص مسلمان تھے اور مشرکوں میں سے نہیں تھے، (الدَّعَاؤُ الْكَبِيرُ: 26)“۔

(4) ”حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی ﷺ صبح کی نماز کے بعد علی الصبح ان کے ہاں سے تشریف لے گئے اور وہ اپنی مسجد (مسجد بیت) میں تھی، پھر چاشت کے وقت دوبارہ تشریف لائے اور حضرت جویریہ بیٹھی ہوئی تھیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ابھی تک اسی حال میں ہو، جس حال میں میں آپ کو چھوڑ کر گیا تھا، انہوں نے فرمایا: جی ہاں نبی ﷺ نے فرمایا: میں نے آپ کے بعد تین بار چار کلمات ایسے کہے ہیں، اگر اس کو اس عمل سے وزن کیا جائے جو آپ نے اب تک دن میں پڑھا ہے، تو اس کا وزن زیادہ ہوگا، (وہ کلمات یہ ہیں):

”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ، رِضًا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ

عَنْ شَيْهٍ وَمِدَادِ كَلِمَاتِهِ“۔

ترجمہ: ”اللہ کی حمد اور تسبیح ہے، اس کی مخلوق کے عدد، اس کی رضا، اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر، (صحیح مسلم: 2726)۔“

(5) ”حضرت شہزاد بن اوس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں سید الاستغفار کے بارے میں نہ بتاؤں، تم میں جو بھی اس کو شام کے وقت پڑھے گا اور صبح سے پہلے اس کو موت آجائے تو اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور جو اس کو صبح کے وقت پڑھے گا اور شام سے پہلے اس کی موت واقع ہوگئی، تو اس کے لیے جنت واجب ہوگئی، (سید الاستغفار یہ ہے):

”اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَاَوْعَدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، وَاَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَعْتَرِفُ بِذُنُوْبِيْ، فَاعْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں، میں تیرے عہد و پیمان کا حسب استطاعت پابند ہوں، میں اپنے افعال کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں، پس میرے گناہوں کی مغفرت فرما، بے شک تو ہی گناہوں کو بخشتا ہے۔“ (سنن ترمذی: 3393)

(6) ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی نیند سے بیدار ہو کر اٹھے تو یہ دعا پڑھے:

”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ فِيْ جَسَدِيْ، وَرَدَّ عَلَيَّ رُوْحِيْ وَاَذِنَ لِيْ بِذِكْرِكَ“۔

ترجمہ: ”تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جس نے میرے جسم کو عافیت دی اور مجھے میری روح واپس کر دی اور مجھے اپنے ذکر کے ساتھ سنا، (سنن ترمذی: 3401)۔“

(7) ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ ﷺ جب رات کو نیند سے بیدار ہو جاتے تو یہ دعا پڑھتے:

”لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ، اَللّٰهُمَّ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ، وَاَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ، اَللّٰهُمَّ زِدْنِيْ عِلْمًا، وَلَا تُرْغِ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ، وَهَبْ لِيْ مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً، اِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ۔“

ترجمہ: ”تیرے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں تو پاک ہے، اے اللہ! میں تجھ سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگتا ہوں اور تجھ سے تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میرے علم میں اضافہ فرما اور مجھے ہدایت دینے کے بعد میرے دل کو ٹیڑھا نہ کر اور مجھے اپنی جناب سے رحمت عطا فرما بے شک تو بہت عطا فرمانے والا ہے، (سنن ابوداؤد: 5061)۔“

(8) ”حضرت عبداللہ بن غنم البیاضی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یہ دعا پڑھے تو اس نے اس دن کا شکر ادا کر لیا اور جس نے اسی طرح شام کو کہا تو اس نے اس رات کا شکر ادا کر لیا:

”اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحْتُ مِنْ نِعْمَةٍ فَبُنْكَ وَحَدِّكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ، فَلكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ۔“

ترجمہ: ”اے اللہ! مجھے جو نعمت پہنچی ہے وہ تیری ہی طرف سے ہے، تو ایک ہے تیرا کوئی شریک نہیں پس تیرے لیے ہی تعریف ہے اور اور تیرے لیے ہی شکر ہے۔“

(ابوداؤد: 5073)

(9) ”عبد الحمید مولیٰ بنی ہاشم بیان کرتے ہیں: اس کی ماں جو نبی ﷺ کی کسی بیٹی کی خادمہ تھی نے اس سے حدیث بیان کی، کہ نبی ﷺ کی بیٹی نے اس سے حدیث بیان کی، کہ نبی ﷺ نے اسے تعلیم دیتے ہوئے فرمایا: صبح کے وقت یہ دعا پڑھو، پس جس نے ان

کلمات کو صبح پڑھا وہ شام تک محفوظ ہو گیا اور جس نے یہ کلمات شام کے وقت پڑھے وہ صبح تک محفوظ ہو گیا:

”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ“۔

ترجمہ: ”اللہ پاک ہے اور وہی لائق تعریف ہے اللہ جو چاہتا ہے ہوتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا، (ابوداؤد: 5075)۔“

(10) ”حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فرمایا: جس نے صبح یا شام کے وقت یہ دعاسات بار پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام ضروریات میں کافی ہے، خواہ وہ اس دعائیں سچا ہو یا جھوٹا، (وہ دعایہ ہے):

”حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ“۔

ترجمہ: ”میرے لیے اللہ کافی ہے، اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، میں نے اس پر بھروسہ کیا اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے، (سنن ابوداؤد: 5081)۔“

(11) ”حضرت ابی مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں کوئی ایسا کلمہ بتا دیں جس کو ہم صبح و شام اور سوتے وقت پڑھا کریں، آپ ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ یہ دعا پڑھیں:

”اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، اَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَالْبَلَايَةُ يَشْهَدُوْنَ اَنَّكَ لَا إِلَهَ إِلَّا اَنْتَ، فَاِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ اَنْفُسِنَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ، وَشَرِّ كِهْ وَاَنْ نَقْتَرِفَ سُوْءًا عَلٰى اَنْفُسِنَا اَوْ نَجْزِيْهِ اِلٰى مُسْلِمٍ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! اے آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرنے والے! پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے



والے! تو ہر چیز کا رب اور اس کا مالک ہے، فرشتے گواہی دیتے ہیں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، پس ہم اپنے نفس کے شر سے، شیطان مردود کے شر سے اور اس کے جال سے تیری پناہ میں آتے ہیں اور اس بات سے تیری پناہ مانگتے ہیں کہ ہم اپنے نفسوں پر کسی برائی کا ارتکاب کریں یا کسی مسلمان پر برائی کا الزام لگائیں، (ابوداؤد: 5083)۔“

(12) ”حضرت ابی مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی صبح کو پالے تو یہ دعا پڑھے:

”أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْهَلْكَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ  
اَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذَا الْیَوْمِ فَتَحَهُ وَنَصَرَكَ وَبَرَكَتَهُ وَهُدَاكَ،  
وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَہُ“۔

ترجمہ: ”ہم نے اور تمام ملک نے اللہ تعالیٰ کے لیے صبح کی، وہ ذات جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، اے اللہ! میں تجھ سے آج کے دن کی بھلائی، فتح، مدد، نور، برکت اور ہدایت مانگتا ہوں، آج کے دن اور اس کے بعد کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، (ابوداؤد: 5984)۔“

(13) حضرت قاسم بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: جو صبح کے وقت یہ دعا پڑھے، تو اس کا یہ دن استثناء میں ہے:

”اَللّٰهُمَّ مَا حَلَفْتُ مِنْ حَلِفٍ اَوْ قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ اَوْ نَذَرْتُ مِنْ  
نَذِرٍ، فَمَشِیْتُكَ، بَیْنَ یَدَیْ ذٰلِكَ کَلِّہُ: مَا شِئْتَ كَانَ وَمَا لَمْ  
تَشَأْ لَمْ یَكُنْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَتَجَاوِزْ لِیْ عَنْہُ، اَللّٰهُمَّ فَنَنْ  
صَلَّیْتَ عَلَیْہِ فَعَلَّیْہِ صَلَاتِیْ، وَمَنْ لَعَنْتَ فَعَلَّیْہِ لَعْنَتِیْ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں نے جو بھی قسم کھائی یا بات کی یا نذر مانی تو ان سب میں تیری مشیت شامل ہے، اے اللہ! میری مغفرت فرما اور میری خطاؤں سے درگزر فرما پس جس پر تو نے رحمت کی، اس کے لیے میری طرف سے رحمت کی دعا ہے اور جس پر تو نے لعنت کی، اس پر

میری طرف سے لعنت ہے، (ابوداؤد: 5087)۔“

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو صبح اور شام کے وقت سومرتہ یہ دعا پڑھے، اس کے برابر مخلوق میں کسی کا درجہ نہیں ہو سکتا:

”سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ، وَبِحَمْدِهِ“۔

ترجمہ: ”اللہ پاک ہے، جو بہت بڑا ہے اور وہی لائق تعریف ہے، (ابوداؤد: 5091)۔“

(14) ”حضرت عبداللہ بن عبد الرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت ہمیشہ یہ دعا فرماتے تھے:

”أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمَلَكُ لِلَّهِ وَالْكَبِيرِ يَاءُ وَالْعُظْمَةُ وَالْخَلْقُ وَالْأَمْرُ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا يُضْحِي فِيهِمَا لِلَّهِ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَوَّلَ هَذَا النَّهَارِ صَلَاحًا وَأَوْسَطَهُ فَلَاحًا وَآخِرَهُ نَجَاحًا، أَسْأَلُكَ خَيْرَ الدُّنْيَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ“۔

ترجمہ: ”ہم نے اور (تمام) ملک نے اللہ کے لیے صبح کی اور بڑائی، عظمت، پیدا کرنا، حکم دینا، رات دن اور جو کچھ ان دونوں میں ظاہر ہے، اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اے اللہ! اس دن کے اول حصہ کو بہتری بنا دے اور اس کے درمیانی حصے کو فلاح بنا دے اور اس کے آخری حصے کو کامیابی بنا دے، میں تجھ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے، (مصنف ابن ابی شیبہ: 29277)۔“

(15) ”حضرت ابی عیاش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح کو یہ دعا کرے، تو اس کے لیے اولاد اسماعیل سے غلام آزاد کرنے کے برابر اجر ہے، اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اس کے دس گناہ مٹائے جاتے ہیں اور اس کے دس درجات بلند کیے جاتے ہیں، وہ شام تک شیطان سے حفاظت میں ہوتا ہے اور اگر وہ اس کو شام کے وقت پڑھے تو صبح تک شیطان سے حفاظت میں ہوتا ہے، (وہ دعا یہ ہے:)

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحُجْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“۔

ترجمہ: ”اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہی اسی کی ہے اور اس کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، (ابوداؤد: 5077)“۔

(16) ”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یہ دعا پڑھے، اس کے اس دن کے گناہوں کو معاف کیا جائے گا اور جو اس کو شام کے وقت پڑھے گا اس کے اس رات کے گناہوں کو معاف کیا جائے گا، (دعا یہ ہے):

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ، وَمَلَائِكَتَكَ وَجَبِعَ خَلْقِكَ، أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، وَأَنْتَ مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں نے صبح (اس حال میں) کی کہ میں تجھے تیرا عرش اٹھانے والے فرشتوں اور (باقی) فرشتوں اور تیری تمام مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ بے شک تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، تو ایک ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں، (ابوداؤد: 5078)“۔

(17) ”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح وشام ان دعاؤں کو مانگا کرتے تھے:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَجْأَةِ الْخَيْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فَجْأَةِ الشَّرِّ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تجھ سے خیر کے دروازے کھولنے کا سوال کرتا ہوں اور شر کے دروازے کھولنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں، (مسند ابویعلیٰ الموصلی: 3371)“۔

(18) ”حضرت عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو صبح اور شام کو یہ دعا پڑھے، پھر اگر یہ شخص مر گیا تو جنت میں داخل ہوا:

”رَبِّی اللّٰهُ الَّذِیْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ، مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَكُنْ، أَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا“۔

ترجمہ: ”میرا رب اللہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور وہ بہت بلند، بڑی عظمت والا ہے، میں نے اللہ پر توکل کیا اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے، جو اللہ چاہے وہ ہوتا ہے اور جو اللہ نہ چاہے وہ نہیں ہوتا، میں جانتا ہوں کہ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور بے شک اللہ کا علم ہر چیز کو محیط ہے، (عَمَلُ الْیَوْمِ وَاللَّیْلَةِ لابن السنی: 42)۔“

(19) ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص آیۃ الکرسی اور (حَم) المؤمن پڑھے تو اس دن ہر برائی سے محفوظ ہوا۔“

(مسند البزار: 8573)

نوٹ: آیۃ الکرسی گزر چکی ہے، سورۃ المؤمن کی آیات یہ ہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

”حَمَّ ۚ تَنْزِیْلُ الْكِتَابِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ

التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ۚ ذِی الطَّلَوِ ۚ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ إِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ۝“

ترجمہ: ”حامیم، اس کتاب کو نازل کرنا اللہ کی طرف سے ہے جو بہت غلبہ والا، بے حد علم والا ہے، گناہوں کو بخشنے والا اور توبہ قبول فرمانے والا، بہت سخت عذاب دینے والا، صاحب فضل ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے، اسی کی طرف سب کو لوٹنا ہے۔“

(المؤمن: 1-3)

(20) ”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح اور شام کے وقت تین مرتبہ یہ دعا کرے، تو اس کا اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اس پر

اپنی نعمتوں کو تمام کر دے:

”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُصْبَحْتُ مِنْكَ فِیْ نِعْمَةٍ وَعَافِیَةٍ وَسِتْرٍ، فَاتِمَّ عَلَیْ نِعْمَتِكَ وَعَافِیَّتِكَ وَسِتْرَكَ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں نے تیری بارگاہ سے نعمت، عافیت، اور پردے کی حالت میں صبح کی، پس مجھ پر اپنی نعمت، عافیت، اور پردے کو دنیا اور آخرت میں پورا فرما“۔

(عَمَلُ الْیَوْمِ وَاللَّیْلَةِ: 55)

(21) ”حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی آدمی اپنے بستر پر سونے کے لیے آتا ہے، تو اس کے پاس ایک فرشتہ اور ایک شیطان آتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: (اپنے جاگنے کا) اختتام خیر سے کر اور شیطان کہتا ہے: شر سے اختتام کر، پس اگر وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے، پھر سوئے تو فرشتے رات گزارتے ہیں پس اگر وہ بیدار ہو جائے تو فرشتہ کہتا ہے: خیر کے ساتھ اپنے جاگنے کا آغاز کرو اور شیطان کہتا ہے: شر کے ساتھ افتتاح کرو تو، پس اگر وہ یہ دعا پڑھے، تو اگر وہ (اس دن مر جائے خواہ) اپنی چار پائی سے گر کر مر گیا، تو جنت میں داخل ہوگا، (دعا یہ ہے):

”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَدَّ عَلَیْ نَفْسِیْ، وَلَمْ یُتِّهِمَا فِیْ مَنَا مَہَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُسِکُ السَّہَاوَاتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُولَا، وَلَیِّنَ زَلَّتَا اِنْ اَمْسَکَہُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِہٖ اِنَّہٗ کَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا، وَ یُسِکُ السَّہَاۗءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ“۔

ترجمہ: ”ہر قسم کی حمد و ستائش اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، جس نے مجھے (میری) جان واپس لوٹا دی اور سونے کی حالت میں موت نہیں دی، اللہ تعالیٰ ہی تمام تعریفوں کا مستحق ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اپنی جگہ سے ہٹنے سے روک رکھا ہے اور اگر وہ اپنی جگہ سے ہٹ جائیں تو کون انہیں روک سکتا ہے، بے شک وہ بردبار بخشنے والا ہے، (فاطر: 41)، تمام تعریفیں

اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جس نے اپنے حکم کے بغیر آسمان کو زمین پر گرنے سے روکا ہوا ہے، بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر مہربان اور رحمت والا ہے، (الحج: 65)، (صحیح ابن حبان: 5533)۔“  
**نفس اور شیطان کے شر سے محفوظ رہنے کی دعا:**

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ مجھے ایسے کلمات کا حکم فرمائیے، جس کو میں صبح و شام پڑھا کروں، آپ ﷺ نے فرمایا: اس (دعا) کو صبح کے وقت اور شام کے وقت اور سوتے وقت پڑھا کرو:

”اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ،  
 رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكُهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ  
 شَرِّ نَفْسِيْ، وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّ كِه“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! اے آسمان اور زمین کے پیدا کرنے والے، پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے، ہر چیز کے رب اور مالک میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں نفس کے شر اور شیطان کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، (ابوداؤد: 5067)۔“

**بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعائیں:**

(1) ”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہونے کا ارادہ کرتے تو یہ دعا کرتے:

”اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تکلیف پہنچانے والے نرا اور مادہ دونوں شیطانوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں، (صحیح البخاری: 6322)۔“

(2) ”حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیت الخلاء میں داخل ہونے کے بعد جنات اور بنی آدم کی شرم گاہوں کے درمیان پردہ ”بسم اللہ“ کہنا ہے، (ابن ماجہ: 297)۔“

(3) ”حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی

شخص جب بیت الخلاء میں داخل ہونے کا ارادہ کرے، تو اس دعا کے پڑھنے سے عاجز نہ ہو:

”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الرَّجْسِ النَّجِسِ، الْخَبِیْثِ  
الْمُخْبِیْثِ، الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں، گندے، ناپاک، خبیث اور سببِ خباثت، شیطانِ مردود سے تیری پناہ مانگتا ہوں، (ابن ماجہ: 299)“۔

(4) ”حضرت علی رضی اللہ عنہ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

”بِسْمِ اللّٰهِ الْحَافِظِ الْمَوْدِیْ“

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کے نام سے (داخل ہوتا ہوں) جو حفاظت فرمانے والا اور مدد فرمانے والا ہے، (شُعْبُ الْاِیْمَان: 4153)“۔

بیت الخلاء سے باہر نکلنے وقت کی دعا:

(1) ”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر نکلنے تو یہ دعا فرماتے:

”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَ عَافٰنِی“۔

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کے لیے حمد ہے، جس نے مجھ سے تکلیف دور کی اور مجھے عافیت دی، (ابن ماجہ: 301)“۔

(2) ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی ﷺ جب بیت الخلاء سے نکلنے تو فرماتے:

”عَفِّرْ اَنْکَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ میں تجھ سے بخشش کا سوال کرتا ہوں، (ترمذی: 7)“۔

(3) ”حضرت طاؤس بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء سے نکلے تو یہ دعا پڑھے:

”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی مَا یُوْذِیْنِیْ وَاُمْسَكَ عَلَیْ مَا

يَنْفَعُنِي“۔

ترجمہ: ”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جس نے مجھ سے مجھے تکلیف دینے والی چیز کو دور کیا اور مجھے نفع دینے والی چیز کو میرے جسم میں روک دیا۔“

(مصنف ابن ابی شیبہ: 12)

(4) ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء سے نکلتے، تو یہ دعا فرماتے:

”الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذَقَنِیْ لَذَّتَهٗ وَاَبْتَعِيْ فِیْ قُوَّتِهٖ وَدَفَعَ عَنِّیْ اَذَاہٗ“۔

ترجمہ: ”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جس نے مجھے اس کی لذت چکھا دی اور میرے جسم میں اس کی قوت کو باقی رکھا اور میرے جسم سے اس کی تکلیف کو دور کیا، (اللَّهُ عَلَّمَ بَرَانِي: 370، شُعَبُ الْإِيْمَان: 4154)۔“

مسجد میں داخل ہونے کی دعائیں:

(1) ترجمہ: ”حضرت خاتون جنت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ ﷺ جب مسجد داخل ہوتے تو یہ دعا فرماتے:

”بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ“۔

ترجمہ: ”اللہ کے نام سے شروع اور اللہ کے رسول پر سلام ہو، اے اللہ میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے، (ابن ماجہ: 771)۔“

(2) ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو نبی ﷺ پر سلام بھیجے اور پھر کہے:

”اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے، (ابن ماجہ: 773)۔“



(3) ”حضرت مطلب بن عبد اللہ بن حبیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا فرماتے:

”اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَيَسِّرْ لِيْ اَبْوَابَ رِزْقِكَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور میرے لیے اپنے رزق کے دروازے آسان فرما دے، (مصنف ابن ابی شیبہ: 3413)۔“

(4) ”حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا کرتے اور فرمایا: جب بندہ یہ دعا پڑھتا ہے، تو شیطان کہتا ہے: میرے شر سے یہ سارا دن محفوظ ہو گیا:

”اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ، وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ“۔

ترجمہ: ”میں اللہ جو برتر ہے، اس کی بزرگ ذات اور اس کی قدیم بادشاہت کے وسیلہ سے شیطان مردود سے پناہ مانگتا ہوں، (ابوداؤد: 466)۔“

مسجد سے باہر نکلنے کی دعائیں:

(1) حضرت خاتون جنت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ ﷺ جب مسجد سے باہر نکلتے تو فرماتے:

”بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ  
وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ“۔

ترجمہ: ”اللہ کے نام سے شروع اور اللہ کے رسول پر سلام ہو، اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے، (ابن ماجہ: 771)۔“

(2) ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو نبی ﷺ پر سلام بھیجے اور پھر کہے:

”اللَّهُمَّ اعْصِنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“

ترجمہ: ”اے اللہ! شیطان مردود کے شر سے میری حفاظت فرما، (ابن ماجہ: 773)۔“  
(3) ”حضرت ابی اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد سے باہر نکلے تو یہ دعا پڑھے:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ“

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں، (مسلم: 713)۔“

وضو کی دعائیں:

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وضو کا پانی لایا پس آپ نے وضو فرمایا اور نماز پڑھی پھر آپ نے یہ دعا کی:

”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي، وَوَسِّعْ لِي دَارِي، وَبَارِكْ لِي فِي رِزْقِي“

ترجمہ: ”اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے گھر میں فراخی فرما اور میرے رزق میں برکت عطا فرما، (مصنف ابن ابی شیبہ: 29391)۔“

اعضائے وضو دھونے کے متعلق سلف صالحین سے منقول دعائیں:

کتب فقہ میں اسلاف سے اعضائے وضو دھوتے وقت پڑھی جانے والی درج ذیل دعائیں منقول ہیں:

وضو کے شروع میں یہ دعا پڑھے:

”بِسْمِ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى الْإِسْلَامِ، وَاجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ إِذَا ابْتَلَيْتَهُمْ صَبَرُوا إِذَا أُعْطِيَتْهُمْ شَكَرُوا“

ترجمہ: ”اللہ کے نام سے شروع جو عظیم ہے اور نعمت اسلام پر اللہ تعالیٰ کے لیے حمد ہے

اور مجھے توبہ کرنے والوں اور پاکیزہ لوگوں میں سے بنادے اور مجھے ان لوگوں میں سے بنادے کہ جب ان کو توبہ کرنے کی آزمائش میں ڈالا تو انہوں نے صبر کیا اور جب توبہ کرنے کو دیا تو انہوں نے شکر ادا کیا۔

استنجا کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے:

”اللَّهُمَّ حَصِّنْ فِرَاجِي“

ترجمہ: ”اے اللہ! میری شرم گاہ کی حفاظت فرما۔“

کلی کرتے وقت یہ دعا پڑھے:

”اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ

عِبَادَتِكَ“

ترجمہ: ”اے اللہ! قرآن کی تلاوت، اپنے ذکر، شکر اور عمدہ طریقے سے عبادت کو بجالانے پر میری مدد فرما۔“

ناک میں پانی ڈالتے وقت یہ دعا پڑھے:

”اللَّهُمَّ أَرِحْنِي رَائِحَةَ الْجَنَّةِ“

ترجمہ: ”اے اللہ! مجھے جنت کی خوشبو سگھا۔“

چہرہ دھوتے وقت یہ دعا پڑھے:

”اللَّهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِي يَوْمَ تَبْيِضُ وُجُوهٌُ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌُ“

ترجمہ: ”اے اللہ اس روز میرے چہرے کو روشن فرما جس روز کچھ چہرے روشن اور کچھ سیاہ ہوں گے۔“

دایاں ہاتھ دھوتے وقت یہ دعا پڑھے:

”اللَّهُمَّ أَعْطِنِي كِتَابِي يَمِينِي وَحَاسِبِي حِسَابًا يَسِيرًا“

ترجمہ: ”اے اللہ! میرا نامہ اعمال مجھے دائیں ہاتھ سے عطا فرما اور میرا حساب آسان

طریقے سے لے۔

بایاں ہاتھ دھوتے وقت یہ دعا پڑھے:

”اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِشِسَالِيْ وَلَا مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میرا نامہ اعمال مجھے بائیں ہاتھ سے اور میرے پیٹھ کے پیچھے سے حوالے نہ فرمانا“۔

سرکامسح کرتے وقت یہ دعا پڑھے:

”اَللّٰهُمَّ غَشِّئْنِيْ بِرَحْمَتِكَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے۔“

کانوں کامسح کرتے وقت یہ دعا پڑھے:

”اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ  
أَحْسَنَهُ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں سے بنادے جو حق بات سن کر اس کی عمدہ طریقے سے اتباع کرتے ہیں“۔

دونوں پاؤں دھوتے وقت یہ دعا پڑھے:

”اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ سَعِيًّا مَّشْكُوْرًا وَذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَتِجَارَةً لَّنْ  
تَبَوَّرَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میری کوشش کو مقبول فرما، میرے گناہوں کو معاف فرما، اور میری تجارت کو ہلاکت و نقصان سے محفوظ رکھ“۔

اس کے بعد آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ دعا پڑھے:

”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي رَفَعَهَا بِغَيْرِ عَدَدٍ“۔

ترجمہ: ”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے اس (آسمان) کو بغیر کسی ستون کے کھڑا کیا ہے۔“

ان دعاؤں کے متعلق حدیث:

”عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبْيِيِّ رَفَعَهُ إِلَى عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلِمَاتٍ، أَقُولُهُنَّ عِنْدَ الْوُضُوءِ، فَلَمْ أَنْسَهُنَّ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَتَى بِسَاءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ، قَالَ: ”بِسْمِ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى الْإِسْلَامِ، اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ، وَاجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ إِذَا أُعْطِيَتْهُمْ شَكَرُوا وَإِذَا ابْتَكَيْتَهُمْ صَبَرُوا“، فَإِذَا غَسَلَ فَرْجَهُ، قَالَ: ”اللَّهُمَّ حَصِّنْ فَرْجِي“، ثَلَاثًا، وَإِذَا تَضَضَّ، قَالَ: ”اللَّهُمَّ أَعِزِّي عَلَى تِلَاوَةِ ذِكْرِكَ“، وَإِذَا اسْتَنْشَقَ، قَالَ: ”اللَّهُمَّ أَرِحْنِي رَائِحَةَ الْجَنَّةِ“، وَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ، قَالَ: ”اللَّهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِي يَوْمَ تَبْيِضُ وَجُوهٌ وَتَسْوَدُ وَجُوهٌ“، وَإِذَا غَسَلَ بَيْتَيْنَهُ، قَالَ: ”اللَّهُمَّ آتِنِي كِتَابِي بِبَيْتَيْنِي وَحَاسِبِي حِسَابًا يَسِيرًا“، وَإِذَا غَسَلَ شِبَالَهُ، قَالَ: ”اللَّهُمَّ لَا تُعْطِنِي كِتَابِي بِشِبَالِي وَلَا مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي“، وَإِذَا مَسَحَ رَأْسَهُ، قَالَ: ”اللَّهُمَّ غَشِّبْنِي بِرَحْمَتِكَ“، وَإِذَا مَسَحَ أُذُنَيْهِ، قَالَ: ”اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ يَسْتَبْعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ“، وَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ، قَالَ: ”اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي سَعْيًا مَشْكُورًا وَذَنْبًا مَغْفُورًا وَتِجَارَةً لَنْ تَبُورَ“، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: ”الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَفَعَهَا بِغَيْرِ عَدٍ“، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ”وَالْمَلِكُ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِهِ يَكْتُبُ مَا يَقُولُ فِي وَرْقَةٍ ثُمَّ يَخْتُمُهُ فَيَرْفَعُهُ فَيَضَعُهُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَلَا يَفُكُّ حَاتِمَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ“۔

ترجمہ: ”ابو اسحاق السبئی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے کچھ کلمات سکھائے کہ میں اسے وضو کے وقت پڑھوں تو میں ان کلمات کو نہیں بھولا، رسول اللہ ﷺ کے پاس جب پانی لایا گیا تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے اور یہ دعا پڑھی:

اللہ کے نام سے شروع جو عظیم ہے اور نعمت اسلام پر اللہ تعالیٰ کے لیے حمد ہے، مجھے

توبہ کرنے والوں اور پاکیزہ لوگوں میں سے بنادے، مجھے ان لوگوں میں سے بنادے کہ جب ان کو توبہ کرنے کی آرزو ہو تو میں ڈالتا ہوں انہوں نے صبر کیا اور جب توبہ کرنے کو دیا تو انہوں نے شکر ادا کیا۔ پس جب استغفار فرمایا، تو یہ دعائیں بار پڑھی: اے اللہ! میری شرم گاہ کی حفاظت فرما اور جب کھلی کی توبہ دعا پڑھی: اے اللہ! تیرے ذکر کی تلاوت پر میری مدد فرما اور جب ناک میں پانی ڈالتا تو یہ دعا فرمائی: اے اللہ! مجھے جنت کی خوشبو سونگھا، جب چہرہ دھویا تو یہ دعا فرمائی: اے اللہ! میرے چہرے کو اس دن روشن کر دے، جس دن کچھ چہرے روشن ہوں ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے اور جب دایاں ہاتھ دھویا تو یہ دعا فرمائی: اے اللہ! مجھے میرا نامہ اعمال میرے دائیں ہاتھ میں عطا فرما اور مجھ سے آسان حساب لے اور جب بائیں ہاتھ دھویا تو یہ دعا فرمائی: اے اللہ! مجھے میرا نامہ اعمال میرے بائیں ہاتھ میں اور میرے پیٹھ کے پیچھے سے حوالے نہ فرما اور جب سر کا مسح فرمایا تو یہ دعا فرمائی: اے اللہ! مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے اور جب دونوں کانوں کا مسح کیا تو یہ دعا فرمائی: اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں سے بنادے جو حق بات سن کر عمدہ طریقے سے اس کی اتباع کرتے ہیں اور جب دونوں پیر دھوئے تو یہ دعا فرمائی: اے اللہ! میری کوشش کو مقبول کر اور میرے گناہوں کو معاف فرما اور میرے تجارت کو ہلاکت اور خسارے سے محفوظ رکھ، پھر اپنا سر آسان کی طرف اٹھایا تو یہ دعا پڑھی: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے اس (آسمان) کو بغیر کسی ستون کے کھڑا کیا ہے، اور نبی ﷺ نے فرمایا: اور ایک فرشتہ اس کے سر پر کھڑا ایک کاغذ میں وہ سب کچھ لکھتا ہے جو وہ پڑھتا ہے پھر اس پر مہر لگا دیتا ہے تو اس کو اوپر اٹھاتا ہے اور عرش کے نیچے اس کو رکھتا ہے، تو قیامت تک کوئی اس کے مہر کو نہیں توڑتا، (کنز العمال: 26991)۔“

نوٹ: ”اس حدیث کے راویوں میں ایک راوی پر حدیث گھڑنے کا الزام ہے، لیکن ان دعاؤں کو سلف صالحین نے اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے، جو ان دعاؤں کے متعلق اعتماد کا مظہر ہے، لہذا ان دعاؤں کو مسنون کہنے کے بجائے سلف صالحین سے منقول دعائیں کہنا زیادہ مناسب ہے، البتہ انہیں دعائے ماثورہ کہا جاسکتا ہے۔“

وضو کے بعد یہ دعا پڑھے:

(1) ”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر یہ دعا پڑھے تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جس سے چاہے داخل ہو:

”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ، وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ“۔

ترجمہ: ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور خود کو پاک کرنے والوں میں سے بنا، (سنن ترمذی: 55)۔“

(2) ”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص وضو سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے تو اس پر مہر لگا دی گئی پھر عرش کے نیچے اٹھایا گیا، قیامت سے پہلے اس کے مہر کو توڑا نہیں جائے گا، (دعا یہ ہے):

”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ تو پاک ہے میں تیری تعریف کے ساتھ پاکی بیان کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں، (مصنف ابن ابی شیبہ: 19)۔“

## کھانے کے آداب و دعائیں

کھانا کھانے سے پہلے یہ دعا پڑھیں:

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو بسم اللہ پڑھے:  
”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“

ترجمہ: ”اللہ ہی کے نام سے شروع جو بہت مہربان، نہایت رحم فرمانے والا ہے۔“  
اگر شروع میں بسم اللہ بھول جائے تو (جب یاد آئے) تو یہ دعا پڑھے:  
”بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلُهُ وَاٰخِرُهُ“

ترجمہ: ”میں کھانے کے اول اور آخر میں اللہ کے نام سے کھانے کا آغاز و اختتام کرتا ہوں، (ابوداؤد: 3767)۔“

بیمار کو شریک طعام کرے تو یہ دعا پڑھے:

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجذوم (مرض جذام کے مریض) کے ہاتھ کو پکڑا اور اسے پیالہ میں اپنے ساتھ داخل کر لیا اور فرمایا:  
”بِسْمِ اللّٰهِ، ثِقَّةً بِاللّٰهِ وَتَوَكَّلًا عَلَیْهِ“

ترجمہ: ”اللہ کے نام سے شروع، اللہ پر بھروسا کرتے ہوئے اور اسی پر توکل کرتے ہوئے، (ترمذی: 1817)۔“

کھانا کھانے کے بعد کی دعائیں:

(1) ”حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کھانا کھا لیتے یا پانی پی لیتے تو یہ دعا فرماتے:



”الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ“۔

ترجمہ: ”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جس نے ہمیں کھانا کھلایا اور پانی پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا، (ترمذی: 3457)۔“

(2) ”حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب بھی دسترخوان اٹھایا جاتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے:

”الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ، غَيْرَ مَكْنِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَعْنًى عَنْهُ رَبَّنَا“۔

ترجمہ: ”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو بہت زیادہ پاکیزہ ہے اور برکت والا ہے، ہم اس کھانے کا حق پوری طرح ادا نہ کر سکے اور یہ کھانا ہمیشہ کے لیے رخصت نہیں کیا گیا ہے (اور یہ دعا اس لیے کی گئی ہے تاکہ) اس سے ہم کو بے پرواہی کا خیال نہ ہو اسے ہمارے رب!، (صحیح البخاری: 5458)۔“

(3) ”حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہوتے اور ایک مرتبہ کہا: جب آپ کا دسترخوان اٹھایا جاتا تو آپ یہ دعا فرماتے:

”الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَّانَا وَاَرَدَنَا غَيْرَ مَكْنِيٍّ وَلَا مَكْفُوْرٍ“۔

ترجمہ: ”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جس نے ہماری کفایت کی اور ہمیں سیر کیا، ہم اس کھانے کا حق پوری طرح ادا نہیں کر سکے اور نہ ہم اس نعمت کی ناشکری کرتے ہیں۔“

(صحیح البخاری: 5459)

(4) ”حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کوئی چیز کھاتے یا پیتے تو یہ دعا فرماتے:

”الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَ وَسَقَىٰ وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا“۔

ترجمہ: ”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے کھلایا اور پلایا اس کو میرے خلق کے نیچے سے گزارا اور اس کے فضلات کے نکلنے کی جگہ بنائی، (ابوداؤد: 3851)۔“

(5) ”نبی ﷺ کی آٹھ سال تک خدمت کرنے والے خادم حضرت عبدالرحمان بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب کھانا آپ ﷺ کے قریب کیا جاتا تو آپ ﷺ بسم اللہ پڑھتے، جب کھانے سے فارغ ہو جاتے تو یہ دعا پڑھتے:

”اللَّهُمَّ أَطْعَمْتَ وَأَسْقَيْتَ وَأَغْنَيْتَ وَأَقْنَيْتَ وَهَدَيْتَ وَاحْيَيْتَ  
فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى مَا أَعْطَيْتَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ تو نے مجھے کھلایا اور تو نے مجھے پلایا اور تو نے مجھے غنی کیا اور تو نے مجھے قریب کیا اور تو نے مجھے ہدایت دی اور تو نے مجھے زندہ کیا، پس تیرے ہی لیے حمد ہے ان نعمتوں پر جو تو نے مجھے عطا کیں، (السنن الکبریٰ للنسائی: 6871)۔“

(6) ”حضرت سہل بن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کھانا کھانے کے بعد یہ دعا کرے، تو اس کے پہلے کیے ہوئے تمام گناہ بخش دیے جاتے ہیں:

”الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي  
وَلَا قُوَّةَ“۔

ترجمہ: ”تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری کسی حرکت اور قوت کے بغیر مجھے رزق عطا کیا، (ترمذی: 3458)۔“

(7) ”حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ جب کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعا فرماتے:

”اللَّهُمَّ أَشْبَعْتَ وَأَرْوَيْتَ فَهَيَّئْنَا وَرَزُقْنَا فَانْكَرْتُ وَأُطِيبَتْ  
فَزِدْنَا“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! تو نے سیر کیا اور ہمیں سیراب کیا، پس (ہمارے کھانے پینے کو) خوشگوار بنا اور تو نے ہمیں خوب دیا اور اچھا رزق دیا، پس ہمیں مزید عطا فرما“۔

(مصنف ابن ابی شیبہ: 24513)

کھانے میں برکت کی دعا:

”اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! ہمارے لیے اس کھانے میں برکت عطا فرما اور ہمیں اس سے بہتر کھلا“۔

دودھ میں برکت کی دعا:

”اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! ہمارے لیے اس دودھ میں برکت عطا فرما اور ہمیں اس سے زیادہ عطا فرما، (ترمذی: 3455)“۔

میزبان کے لیے برکت کی دعا:

(1) ”حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اور میرے والد دونوں بیٹھے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس اپنی نچر پر تشریف لائے تو میرے والد نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ ہمارے گھر تشریف لائیں تو ہم کھانے کے لیے کچھ پیش کر دیں اور آپ ہمارے لیے برکت کی دعا فرما دیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر مہمان ہوئے پس کھانا کھایا پھر دعا کی:

”اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمْ، فَاغْفِرْ لَهُمْ، وَبَارِكْ لَهُمْ فِي رِزْقِهِمْ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! ان پر رحم فرما، ان کی مغفرت فرما اور ان کے لیے ان کے رزق میں برکت عطا فرما، (السنن الکبریٰ للنسائی: 6873، مسلم: 2042)“۔

(2) ”حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث مروی ہے، جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میزبان کے لیے یہ دعا فرمائی:

”اَللّٰهُمَّ اطْعِمْ مَنْ اطْعَمَنِيْ وَاَسْقِ مَنْ اَسْقَانِيْ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! جس نے مجھے کھانا کھلایا تو اسے کھلا اور جس نے مجھے پلایا تو اسے پلا، (مسلم: 2055)“۔

### نیالباس پہنتے وقت کی دعا:

(1) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تو اس کپڑے کا نام لیتے، قمیص یا عمامہ پھر دعا فرماتے:

”اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ، اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا صَنَعَ لَهُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صَنَعَ لَهُ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! تیرے لیے ہی حمد ہے تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا، میں تجھ سے اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے، اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے، اس کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں، (ابوداؤد: 4020)۔“

(2) ”حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے: جس نے کوئی نیا کپڑا پہنا پھر یہ دعا کی، پھر اس نے پرانے کپڑے کا قصد کیا اور اس کو صدقہ کر دیا، تو وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا اور زندگی اور موت دونوں میں اللہ تعالیٰ اس کا پردہ رکھے گا:

”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا اُرِيْ بِهِ عَوْرَتِيْ، وَ اَتَجَبَّلُ بِهِ فِيْ حَيَاتِيْ“۔

ترجمہ: ”اللہ ہی کے لیے حمد ہے جس نے مجھے وہ چیز پہنائی جس سے میں اپنی شرم گاہ کو چھپاتا ہوں اور جس کے ساتھ میں اپنی زندگی میں خوبصورتی حاصل کرتا ہوں، (ترمذی: 3560)۔“

(3) ”حضرت سہل بن معاذ بن انس رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کوئی کپڑا پہنا پھر یہ دعا کی، تو اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے گناہوں کو معاف فرمادے گا:

”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هَذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّيْ وَلَا قُوَّةَ“۔

ترجمہ: ”اللہ ہی کے لیے حمد ہے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور جس نے بغیر میری طاقت اور قوت کے مجھے یہ کپڑا عطا کیا، (ابوداؤد: 4023)۔“

کسی کے نئے کپڑے دیکھ کر دعا دینا:

(1) ”حضرت ام خالد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ کپڑے آئے جن میں ایک سیاہ چادر تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری کیا رائے ہے یہ چادر ہم کس کو پہنائیں، تو صحابہ خاموش رہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے پاس ام خالد کو لاؤ، پس مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا، تو آپ نے اپنے مبارک ہاتھ سے مجھے وہ چادر پہنائی اور دو مرتبہ (دعا دیتے ہوئے) فرمایا:

”أُبْلِي وَأَخْلَقِي“

ترجمہ: ”تم اس کو بوسیدہ اور پرانا کرو، (بخاری: 5845)“، اس سے درازی عمر مراد ہے۔  
(2) ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر سفید کپڑا دیکھا تو فرمایا: یہ دھلا کپڑا ہے یا نیا ہے، حضرت عمر نے عرض کی: (نیا) نہیں، بلکہ یہ دھلا ہوا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”الْبَسُ جَدِيدًا وَعِشْ حَمِيدًا أَوْ مِتْ شَهِيدًا“

ترجمہ: ”تم نیا کپڑا پہنو، تعریف کیے ہوئے زندہ رہو اور شہادت کی موت مرو“

(ابن ماجہ: 3558)

بیت الخلاء میں کپڑے بدلنے یا اتارنے سے پہلے پڑھے:

”حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنات کی آنکھوں اور بنی آدم کی شرم گاہوں کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب ان میں سے کوئی بیت الخلاء میں داخل ہو تو کہے: ”بِسْمِ اللّٰهِ“۔“

مجلس کی غلطیوں کا کفارہ:

(1) ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی

مجلس میں بیٹھے اور اس سے بہت سی لغو اور بیہودہ باتیں ہو جائیں اور وہ اپنی مجلس سے اٹھ جانے سے پہلے پڑھ لے تو اس کی اس مجلس میں اس سے ہونے والی خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں:

”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! تو پاک ہے اور سب تعریف تیرے لیے ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں، (ترمذی: 3433)۔“

(2) ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اس نے شام کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجلس سے اٹھنے سے پہلے سو مرتبہ کہا:

”رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ“۔

ترجمہ: ”اے میرے رب! میری مغفرت فرما اور میرے توبہ کو قبول فرما، بے شک تو توبہ قبول کرنے والا بخشنے والا ہے، (ترمذی: 3434)۔“

بازار میں داخل ہونے کی دعا:

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بازار میں داخل ہوا اور یہ دعا پڑھی، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھتا ہے، دس لاکھ گناہ مٹاتا ہے اور دس لاکھ درجات کو بلند کرتا ہے:

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَيَاةُ

وَيُيَيِّتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ

قَدِيرٌ“۔

ترجمہ: ”اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی

بادشاہی ہے، اسی کے لیے حمد ہے، وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ (جاوید) ہے اور اسے موت نہیں آتی، اس کی قدرت میں تمام بھلائیاں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، (ترمذی: 3428)۔“

کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھی جانے والی دعا:

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی مصیبت زدہ کو دیکھے اور یہ دعا پڑھے، تو جب تک (یہ دعا پڑھنے والا) زندہ رہے گا، اس مصیبت سے عافیت میں رہے گا:

”الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا“۔

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کے لیے حمد و ستائش جس نے مجھے اس چیز سے عافیت دی جس میں تجھے مبتلا کیا اور مجھے اپنی بہت سی مخلوق پر فضیلت دی، (ترمذی: 3431)۔“

گھر میں داخل ہونے کی دعا:

(1) ”حضرت ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بندہ گھر میں داخل ہو، تو یہ دعا پڑھے:

”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ، بِاسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا، وَبِاسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا، وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تجھ سے داخل ہونے کی بہترین جگہ اور نکلنے کی بہترین جگہ کا سوال کرتا ہوں، اللہ ہی کے نام سے ہم گھر میں داخل ہوئے اور اسی کے نام سے باہر آئے اور اللہ ہی پر جو ہمارا رب ہے، ہم نے بھروسہ کیا، پھر اس کے بعد اپنے گھر والوں کو سلام کرے، (ابوداؤد: 5096)۔“

گھر والوں کو سلام کرے:

(2) ”حضرت عطا نے کہا: جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو اپنے گھر والوں سے کہو:

”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ تَحِيَّةٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبَارَكَةٌ طَيِّبَةٌ“۔

ترجمہ: ”تم پر سلامتی ہو اللہ کی طرف سے پاکیزہ برکت والی، (مصنف ابن ابی شیبہ: 25817)۔“

(3) ”حضرت عمر بن عبدالعزیز جب گھر میں داخل ہوتے تو اس طرح دعا کرتے:

”بِسْمِ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، وَالسَّلَامُ عَلَى نَبِيِّ

اللَّهِ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَاَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ

صِدْقٍ وَاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ، وَاَجْعَلْ لِيْ مِنْ لَدُنْكَ

سُلْطٰنًا نَصِيْرًا، وَهَبْ لِيْ مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً، اِنَّكَ اَنْتَ

اَلْوَهَّابُ، اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ فَوْقٍ اَنْ اُخْتَطَفَ، وَمِنْ تَحْتٍ

رَجُلِيْ اَنْ يُخَسَفَ بِيْ، وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ

الرَّجِيْمِ“۔

ترجمہ: ”اللہ کے نام سے داخل ہوتا ہوں، تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ کے نبی پر

سلام ہو، اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور مجھے سچائی کے

راستے سے داخل فرما اور سچائی کے راستے سے باہر لانا اور میرے لیے اپنے پاس سے وہ غلبہ

عطا فرما جو میرا مددگار ہو اور مجھے اپنی جناب سے رحمت عطا فرما، بیشک تو بہت عطا فرمانے

والا ہے۔ اے اللہ! میرے اوپر سے میری حفاظت فرما کہ میں اچک لیا جاؤں اور میرے

پیروں کے نیچے سے حفاظت فرما کہ میں دھنسا دیا جاؤں اور میرے دائیں اور بائیں سے

شیطان مردود سے حفاظت فرما، (مصنف ابن ابی شیبہ: 25821)۔“



## گھر سے باہر نکلنے کی دعا:

(1) ”ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر سے نکلتے تو یہ دعا فرماتے:

”بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَزَلَ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نَظْلَمَ اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَیْنَا“۔

ترجمہ: ”اے اللہ میں لغزش، گمراہ ہونے، ظلم کرنے، ظلم کیے جانے، جہالت برتنے اور جہالت برتے جانے سے تیری پناہ میں آتا ہوں، (ترمذی: 3427)۔“

(2) ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر سے نکلتے تو یہ دعا فرماتے:

”بِسْمِ اللَّهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، اَلشُّكْلَانُ عَلَى اللَّهِ“۔

ترجمہ: ”میں اللہ کا نام لے کر گھر سے نکلتا ہوں، اللہ کی مدد کے بغیر کوئی حرکت اور قوت کا رگزنہیں، میرا بھروسہ اللہ کی ذات پر ہے، (3885)۔“

## نماز کے لیے نکلتے وقت دعا:

”حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص نماز کے لیے نکلتے وقت یہ دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف رحمت سے متوجہ ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ واپس لوٹے اور اس پر ستر ہزار فرشتے مقرر ہوتے ہیں جو اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے ہیں:

”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِحَقِّ السَّائِدِیْنَ عَلَیْكَ، وَبِحَقِّ مَشَآئِیْ هَذَا، لَمْ اُخْرِجْ اَشْرًا وَلَا بَطْرًا وَلَا رِیَاءً وَلَا سُبْعَةً، خَرَجْتُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ، وَاتِّقَاءَ سَخِطِكَ، اَسْأَلُكَ اَنْ تُنْقِذَنِ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تُغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ، اِنَّهُ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں اس حق کے وسیلے سے جو مانگنے والوں کا تجھ پر ہے اور میرے نماز

کے لیے اس جانے کے طفیل تجھ سے سوال کرتا ہوں، میں تکبر کرنے، اکڑنے اور ناشکری کرنے کی حالت میں نہیں نکلا، میں تیری رضا طلب کرنے کے لیے اور تیری ناراضی سے بچنے کے لیے نکلا ہوں، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے جہنم سے بچا اور میرے گناہوں کو بخش دے، بے شک تو ہی گناہوں کو بخشتا ہے، (مصنف ابن ابی شیبہ: 29202)۔“

روزہ افطار کرتے وقت کی دعائیں:

(1) ”مروان بن سالم مقفع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے:

”ذَهَبَ الظَّمْأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ، وَثَبَّتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ“۔

ترجمہ: ”پیاس ختم ہوگئی، رگیں تر ہو گئیں اور اگر اللہ نے چاہا تو ثواب مل گیا، (ابوداؤد: 2357)۔“

(2) ”حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہیں یہ بات پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

”اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ، وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں نے تیری ہی خاطر روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا، (ابوداؤد: 2358)۔“

(3) ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ رکھتے پھر افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے:

”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَعَانَیْ فَصُمْتُ وَرَزَقَنِیْ فَافْطَرْتُ“۔

ترجمہ: ”تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے میری مدد کی تو میں نے روزہ رکھا اور مجھے رزق دیا تو میں نے افطار کیا، (مصنف ابن ابی شیبہ: 9744)۔“

جس کے ہاں افطار کرے اس کے لیے دعا:

”حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس افطار کیا اور فرمایا:

”أَفْطَرَ عِنْدَكُمْ الصَّائِمُونَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمْ الْأَبْرَارُ، وَصَلَّتُ عَلَيْكُمْ الْمَلَائِكَةُ“۔

ترجمہ: ”تمہارے پاس روزہ رکھنے والوں نے افطار کیا، تمہارا کھانا نیک لوگوں نے کھایا اور تمہارے لیے فرشتوں نے دعا کی، (ابن ماجہ: 1747)۔“

## نکاح کے متعلق

### خطبہ نکاح:

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ حاجت اس طرح سکھایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوْذُ بِهِ مِنْ شُرُوْرِ  
اَنْفُسِنَا، مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُّضِلِّهٖ فَلَا هَادِيَ  
لَهُ، وَاشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ  
وَرَسُوْلُهُ: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ  
بِهِ وَالْأَرْحَامَ، إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا“، ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ  
آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَبْهَتُوا إِلَّا وَ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ“،  
”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ  
لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ  
فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا“۔

ترجمہ: ”سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، ہم اسی سے مدد چاہتے ہیں اور اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں، ہم اپنے نفس کی شرارتوں اور برے اعمال سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، جسے اللہ ہدایت دیدے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے گمراہ کر دے، اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“ اے ایمان والو! اس اللہ سے ڈرو جس کے سبب سے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتے

داروں سے قطع تعلق کرنے سے بھی بچو بیشک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے (النساء: 1)۔  
 ”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں ہرگز موت نہ  
 آئے، مگر مسلمان ہونے کی حالت میں (آل عمران: 102)۔“ اے ایمان والو! اللہ سے  
 ڈرتے رہو اور درست بات کہا کرو، اللہ تعالیٰ تمہارے لیے تمہارے اعمال کو درست فرما دے گا  
 اور تمہارے لیے تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور جس نے اللہ کی اطاعت کی اور اس کے  
 رسول کی تو اس نے بڑی کامیابی حاصل کر لی، (الاحزاب: 70)، (ابوداؤد: 2118)۔“

### شادی والے کو برکت کی دعا:

(1) ”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے عبد الرحمن بن عوف پر  
 زردی کا نشان دیکھا تو پوچھا کہ یہ کیا ہے، انہوں نے عرض کی: میں نے ایک عورت سے  
 ایک گٹھلی کے وزن کے برابر سونے کے مہر پر نکاح کیا ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:  
 ولیمہ کرو خواہ ایک بکری ہی ہو، پھر یہ دعا دی:

”بَارَكَ اللَّهُ لَكَ“

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے، (صحیح البخاری: 5155)۔“

(2) ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب کسی شخص کو شادی کی  
 مبارکباد دیتے تو فرماتے:

”بَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ“

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ تم کو برکت دے اور اس برکت کو قائم و دائم رکھے اور تم دونوں کو خیر پر جمع  
 کر دے، (ابوداؤد: 2130)۔“

### شب زفاف کی دعا:

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص  
 عورت سے نکاح کرے یا خادم یا جانور کو حاصل کرے، تو اس کی پیشانی پکڑ کر یہ دعا پڑھے:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا جُعِلَتْ عَلَيْهِ، وَأَعُوذُ

بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا جَبَلْتُ عَلَيْهِ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس کی خلقت اور طبیعت کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس کے شر اور اس کی خلقت اور طبیعت کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

(ابن ماجہ: 1918)

بیوی سے قربت سے پہلے کی دعا:

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص جب اپنی بیوی کے پاس ہمستری کے لیے آئے تو یہ دعا پڑھے، پھر اس عرصہ میں ان کے لیے کوئی اولاد نصیب ہو تو اسے شیطان کبھی ضرر نہ پہنچا سکے گا:

”بِسْمِ اللَّهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا“۔

ترجمہ: ”میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اے اللہ! شیطان کو مجھ سے دور رکھ اور جو تو ہمیں عطا کر دے (یعنی اولاد)، شیطان کو اس سے بھی دور رکھ، (بخاری: 5165)۔“

بچوں کو نظر بد سے بچانے کی دعا:

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو دم فرماتے تھے اور فرماتے تھے: تمہارے بزرگ دادا (ابراہیم علیہ السلام) بھی ان کلمات کے ساتھ اسماعیل اور اسحاق علیہما السلام کو دم کرتے تھے:

”أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ“۔

ترجمہ: ”میں اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کے ساتھ ہر ایک شیطان سے اور ہر زہریلے جانور سے اور ہر نقصان پہنچانے والی نظر بد سے پناہ طلب کرتا ہوں۔“

(صحیح البخاری: 3371)

## غصہ دور کرنے کی دعا:

”حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو آدمیوں نے نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں جھگڑا کیا، ہم بھی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے، ایک شخص دوسرے کو غصہ کی حالت میں گالی دے رہا تھا اور اس کا چہرہ سرخ تھا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ شخص اسے کہہ لے تو اس کا غصہ دور ہو جائے:

”أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“۔

ترجمہ: ”میں شیطان مردود کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں“۔

(البوداؤد: 4781)

## آداب سفر و وداع

سفر کی دعائیں:

(1) ”علیٰ لازدی بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں بتلایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہیں سفر پر جانے کے لیے اونٹ پر سوار ہو جاتے تو تین بار اللہ اکبر کہتے، پھر یہ دعا فرماتے:

”سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَىٰ، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَىٰ، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَاطْوِعْنَا بُعْدَهُ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ، وَسَوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْبَالِ وَالْاَهْلِ“۔

ترجمہ: ”پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے لیے مسخر کیا، ہم اس کو مسخر کرنے والے نہ تھے اور ہم اپنے پروردگار کے پاس لوٹ کر جانے والے ہیں، اے اللہ ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری کا سوال کرتے ہیں اور ان کاموں کا سوال کرتے ہیں جن سے تو راضی ہو، اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے اس سفر کو آسان کر دے اور اس کی مسافت طے کر دے، اے اللہ! اس سفر میں تو ہی ہمارا رفیق ہے اور ہمارے گھر میں نگہبان ہے، اے اللہ! میں سفر کی تکلیفوں سے، رنج و غم سے اور اپنے اہل و مال کے برے انجام سے تیری پناہ میں آتا ہوں“۔

جب واپس آتے تب بھی یہ دعا پڑھتے اور ان میں ان کلمات کا اضافہ کرتے:



”آيْمُوْنَ تَتَّابِعُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ“۔

ترجمہ: ”ہم واپس آنے والے ہیں، اللہ سے توبہ کرنے والے ہیں، اس کی عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں، (مسلم: 1342)۔“

(2) ”حضرت عبداللہ بن سرجس بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب سفر پر جاتے تو یہ دعا کرتے:

”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ،  
وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكُوْرِ، وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ، وَسُوْءِ الْمُنْظَرِ فِی الْاَهْلِ  
وَالْبَالِ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! تو سفر کی تکلیفوں سے، بری چیزوں کے دیکھنے سے، برے انجام سے، راحت کے بعد تکلیف سے، مظلوم کی بددعا سے اور اہل اور مال میں برے انجام سے مجھے اپنی پناہ عطا فرما، (مسلم: 1343)۔“

جب سفر کا قصد کرے:

”حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ جب سفر کا ارادہ کرتے تو یہ دعا فرماتے:

”اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصُوْلٌ، وَبِكَ اَحُوْلُ، وَبِكَ اَسِيْرٌ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ میں تیری مدد سے حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے (دشمن کو دور کرنے کا) حیلہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے چلتا ہوں، (مسند احمد: 691)۔“

کسی کو وداع کرتے وقت:

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ جب کسی کو وداع کرتے تو یہ دعا فرماتے:

”اَسْتُوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَاتَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ“۔

ترجمہ: ”میں تیرے دین، تیری امانت اور تیرے انجام کا رکو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔“

(ابوداؤد: 2600، مسند احمد: 8694)

## لشکر کو رخصت کرتے وقت کی دعا:

(1) ترجمہ: ”حضرت عبداللہ الحنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی لشکر کو وداع کرتے تو یہ دعا کرتے:

”أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكُمْ وَأَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيمَ أَعْمَالِكُمْ“۔

ترجمہ: میں تمہارے دین، تمہاری امانتوں اور تمہارے انجام کار کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں، (ابوداؤد: 2601)۔

(2) ”حضرت حسن بن ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے موسیٰ بن وردان کو کہتے ہوئے سنا کہ میں حضرت ابو ہریرہ کے پاس ان کو رخصت کرنے لیے آیا، تو انہوں نے کہا: اے میرے بھتیجے کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس کی تعلیم مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے کہ میں اس کو رخصت کے وقت پڑھوں، میں نے کہا: ضرور، کہا: پڑھو:

”أَسْتَوْدِعُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهُ“۔

ترجمہ: ”میں تمہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس (کے پاس رکھی گئی) امانتیں ضائع نہیں ہوتیں، (السنن الکبریٰ للنسائی: 10269)۔

## سفر پر جانے والے کو نصیحت اور دعا:

(1) ”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں، تو مجھے زادِ راہ دیجیے، آپ نے فرمایا:

”رَوَّدَكَ اللَّهُ التَّقْوَىٰ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَيَسِّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ“۔

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کا سامان دے، تیرے گناہ بخش دے اور تو جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ تیرے لیے خیر کو آسان کر دے، (ترمذی: 3444)۔“

(2) ”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے اس سے فرمایا: کب، اس نے کہا: کل ان شاء اللہ تعالیٰ، انس بن مالک نے کہا: پس آپ اس کے پاس آئے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر یہ دعا دی:

”فِي حِفْظِ اللَّهِ وَفِي كَفِّهِ، ذُوْكَ اللَّهُ التَّقْوَى، وَغَفَرَ ذَنْبَكَ، وَوَجَّهَكَ فِي الْخَيْرِ حَيْثُ مَا كُنْتَ“۔

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کے حفظ و امان میں رہو، اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کا سامان دے اور تیرے گناہ بخش دے اور تم جہاں بھی ہو، تمہیں وہیں خیر میں پھیر دے، (سنن الدارمی: 2713)“۔

(3) ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں تو مجھے نصیحت کیجیے، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا خوف اپنے اوپر لازم کرو اور ہر بلندی پر اللہ کی تکبیر بیان کرو، پھر جب وہ آدمی جانے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

”اَللّٰهُمَّ اطْوِلْهُ الْاَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ اس کے لیے زمین کو لپیٹ دے اور اس پر سفر آسان کر دے“۔

(ترمذی: 2445)

### بلندی پر چڑھتے وقت:

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب زمین میں سے کسی بلندی پر چڑھتے تو یہ دعا کرتے:

”اَللّٰهُمَّ لَكَ الشَّرَفُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ، وَلَكَ الْحَدُّ عَلَى كُلِّ حَالٍ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! ہر بلندی پر تیرے ہی لیے بلندی ہے اور ہر حال میں تیرے ہی لیے تعریف ہے، (مسند احمد: 13504)“۔

جب کسی شہر میں داخل ہونا ہو تو دیکھتے ہی یہ دعا پڑھے:

”حضرت ابی سہیل بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں: وہ ابی جہم کے گھر سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قراءت سن رہے تھے اور وہ مسجد نبوی میں لوگوں کی امامت کر رہے

تھے، حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے کہا: اس ذات کی قسم! جس نے سمندر کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے پھاڑا کہ صہیب نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی ایسے قریہ کو دیکھتے جس میں آپ داخل ہونے کا ارادہ فرماتے تو دیکھتے ہی یہ دعا فرماتے:

”اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظْلَلْنَ، وَرَبَّ الْأَرْضِينَ السَّبْعِ وَمَا أَظْلَلْنَ، وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّيَّاحِ وَمَا ذَرَيْنِ، فَإِنَّا نَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرِ أَهْلِهَا وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ أَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! ساتوں آسمانوں اور ان کے زیرِ سایا ہر شے کے رب! اور ساتوں زمینوں اور جو کچھ انہوں نے اٹھایا، کے رب! شیطانوں اور جس کو انہوں نے گمراہ کیا کے رب! ہواؤں اور جو کچھ وہ بکھیرتی ہے کے رب! ہم تجھ سے اس بستی اور اس کے رہنے والوں کی بھلائی چاہتے ہیں اور اس بستی اور اس کے رہنے والوں کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں، (السنن الکبریٰ للنسائی: 8775)۔“

سفر میں رات ہو جائے:

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جہاد میں ہوتے یا سفر پر ہوتے تھے اور رات نے آپکو آلیا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے:

”يَا أَرْضُ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ، أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّكَ، وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيكَ، وَشَرِّ مَا فِيكَ، وَشَرِّ مَا دَبَّ عَلَيْكَ، أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ، وَمِنْ شَرِّ الْوَيْدِ وَمَا وَلَدَ، وَمِنْ شَرِّ أَسَدٍ وَأَسْوَدَ، وَحَيَّةٍ وَعَقْرَبٍ“۔

ترجمہ: ”اے زمین! تیرا اور میرا رب اللہ ہے، میں تیرے شر سے اور جو چیز تیرے اندر پیدا کی گئی ہے کے شر سے اور ہر اس چیز کے شر سے جو تیرے اندر ہے اور جو کچھ تیرے اوپر

چلتا ہے، کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں میں اس بستی کے رہنے والوں کے شر سے، باپ اور بیٹے کی شر سے اور شیر اور کالے سانپ کی شر سے اور سانپ اور بچھو کے شر سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں، (مسند احمد: 12249)۔“

### سفر میں سحر کے وقت پڑھے:

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ جب کسی سفر میں صبح اٹھتے تو یہ دعا فرماتے:

”سَبِّحْ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللَّهِ وَحُسْنِ بَلَايِهِ عَلَيْنَا، رَبَّنَا صَاحِبُنَا  
وَأَفْضَلُ عَلَيْنَا عَائِدًا بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ“۔

ترجمہ: ”سننے والے نے اللہ کی حمد کو اور اس کی ہم پر آزمائش کے حسن کو سن لیا، اے اللہ! ہمارے ساتھ رہ اور ہم پر فضل فرما در آنحالیکہ ہم اللہ کی پناہ مانگنے والے ہیں۔“

(مسلم: 2718)

### کسی سے خوف ہو تو یہ دعا پڑھیں:

”حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو جب کسی قوم سے خوف ہوتا تو فرماتے:

”اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! ہم تجھے ان کے بالمقابل کرتے ہیں اور ان کی برائیوں سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں، (ابوداؤد: 1537)۔“

### دشمن کے خوف کے وقت:

”حضرت ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے غزوہ خندق کے دن آپ سے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! خوف سے ہمارے دل گلے کو آگئے ہیں، کوئی دعا ہے جس کو ہم پڑھیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں یہ دعا پڑھو، (اس دعا کے پڑھنے سے) اللہ تعالیٰ نے اپنے دشمنوں کو آندھی کے عذاب سے دو چار کیا اور ان کو آندھی سے شکست دے

دی، دعا یہ ہے:

”اللَّهُمَّ اسْتَرْعَوْنَا آمِنْ رَوْعَاتِنَا“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! ہماری شرم گاہوں کی پردہ پوشی فرما اور ہمیں خوف سے امن عطا فرما“۔

(مسند احمد: 10996)

سفر سے واپسی کی دعا:

(1) ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب کسی لشکر، جہاد، حج یا عمرہ سے واپس آتے اور کسی ٹیلے یا ہموار میدان پہنچتے تو تین بار اللہ اکبر کہنے کے بعد فرماتے:

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، آيُّونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ“۔

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کی حکومت ہے اور اسی کے لیے ستائش ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، ہم لوٹ کر آنے والے توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کیا، اپنے بندے کی مدد کی اور تنہا تمام لشکروں کو شکست دی، (مسلم: 1344)“۔

(2) ”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب سفر سے واپس آتے اور اپنے گھر والوں کو دیکھتے تو فرماتے:

”أَوْبًا أَوْ بَاءً إِلَى رَبِّنَا تَوْبًا لَا يُعَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا“۔

ترجمہ: ”ہم لوٹنے والے، ہم لوٹنے والے ہیں، اپنے رب کی بارگاہ میں توبہ کرنے والے ہیں، وہ ہم پر کوئی گناہ نہیں چھوڑے گا، (مسند رک الملحاح: 1795)“۔

## دفع غم کے لیے ماثورہ دعائیں:

(1) ”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم غم اور مصیبت کے وقت یہ دعا فرماتے:

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ  
الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ  
الْكَرِيمِ“۔

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، وہ بردبار ہے، کریم ہے، اللہ تعالیٰ کے لیے پاکی ہے (جو) عرشِ عظیم کا مالک ہے، اللہ تعالیٰ کے لیے پاکی ہے (جو) ساتوں آسمانوں اور عرشِ کریم کا مالک ہے، (ابن ماجہ: 3883)۔“

(2) ”حضرت عبداللہ بن ابی اوفی الاسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، پھر فرمایا: جس کی اللہ تعالیٰ کی ذات سے یا اس کی مخلوق میں سے کسی کی طرف کوئی حاجت ہو تو وہ وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھیں، پھر یہ دعا پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کے کسی کام کا سوال کرے تو وہ اس کے مقدر میں لکھ دیا جاتا ہے:

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ  
الْعَظِيمِ، اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ  
مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ،  
وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ، اَسْأَلُكَ اَلَّا تَدْعَ عَلٰی ذَنْبٍ اِلَّا غَفَرْتَهُ، وَلَا  
هَبَّا اِلَّا فَرَجْتَهُ، وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا اقْضَيْتَهَا لِيْ“۔

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں وہ بردبار ہے، کریم ہے، اللہ تعالیٰ پاک ہے، بہت بڑے عرش کا مالک ہے، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے، اے اللہ! میں تجھ سے ان اچھی خصلتوں جو رحمت کو واجب کرتی ہیں اور بخشش کو

لازم کرتی ہیں، ہر نیکی سے غنیمت (پوری نیکی) اور ہر گناہ سے بچاؤ کا سوال کرتا ہوں، میرے تمام گناہوں کو معاف فرما، میرے سب غم دور فرما اور ہر اس حاجت کو جو تجھے پسند ہے پورا فرما، (ابن ماجہ: 1384)۔“

(3) ”حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی کہ جب مجھ پر کوئی مصیبت نازل ہو تو میں یہ دعا پڑھوں:

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ، وَتَبَارَكَ اللَّهُ

رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“۔

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں وہ بردبار کریم ہے اللہ پاک ہے اور برکت والا ہے، بہت بڑے عرش کا مالک ہے اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔“

(مسند احمد: 701)

(4) ”حضرت عبداللہ بن حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن جعفر اپنے ایک بیمار بیٹے کے پاس تشریف لائے جس کا نام صالح تھا تو اس سے کہا: یہ دعا پڑھو، پھر فرمایا: یہ کلمات مجھے میرے چچا نے سکھائے اور انہوں نے ذکر کیا کہ ان کو یہ کلمات نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائے:

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ،

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي،

اَللّٰهُمَّ تَجَاوَزْ عَنِّي، اَللّٰهُمَّ اَعْفُ عَنِّي فَإِنَّكَ عَفُوٌّ غَفُورٌ“۔

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، وہ بردبار کریم ہے اللہ پاک ہے، بہت بڑے عرش کا مالک ہے اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، اے اللہ! میری بخشش فرما، اے اللہ! مجھ پر رحم فرما، اے اللہ! مجھ سے درگزر فرما، اے اللہ! مجھے معاف فرما بے شک تو معاف کرنے والا بخشنے والا ہے، (مصنف ابن ابی شیبہ: 29357)۔“

### عافیت کی دعا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے:



”اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ جَسَدِيْ، وَعَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ، وَاجْعَلْهُ  
الْوَارِثَ مِنِّيْ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ  
الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میرے جسم میں عافیت عطا فرما اور میرے آنکھوں میں عافیت عطا فرما اور مرتے دم تک اسے باقی فرما، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں وہ بردبار کریم ہے، اللہ پاک ہے، بہت بڑے عرش کا مالک ہے اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں“۔  
(ترمذی: 3480)

غم اور پریشانی دور کرنے کے لیے:

”حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی کو کوئی بھی غم یا پریشانی پہنچے، وہ یہ دعا پڑھے، تو اللہ تعالیٰ اس کے غم اور پریشانی کو دور کر دے گا اور اس کو خوشی سے بدل دے گا، پس کہا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم اس کو یاد نہ کر لیں تو فرمایا: کیوں نہیں، جو اس کو سنے، اس کے لیے مناسب ہے کہ اس کو یاد کر لے:

”اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ، اِبْنُ عَبْدِكَ، اِبْنُ اُمَّتِكَ، نَاصِيَتِيْ  
بِيَدِكَ، مَا ضٍ فِيْ حُكْمِكَ، عَدَلٍ فِيْ قَضَاؤِكَ، اَسْأَلُكَ بِكُلِّ  
اِسْمٍ هُوَ لَكَ سَمِيَتْ بِهِ نَفْسُكَ اَوْ عَلَّمْتَهُ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ اَوْ  
اَنْزَلْتَهُ فِيْ كِتَابِكَ اَوْ اسْتَاثَرْتَ بِهِ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ، اَنْ  
تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَيِّعَ قَلْبِيْ وَنُوْرَ صَدْرِيْ، وَجِلَاءَ حُزْنِيْ،  
وَذَهَابَ هَمِّيْ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں، تیرے بندے اور تیری بندی کا بیٹا ہوں، میری پریشانی تیرے قبضے میں ہے، میرے حق میں تیرا حکم جاری ہے اور میرے بارے میں تیرا فیصلہ عدل و انصاف پر مبنی ہے، میں تیرے ہر اس نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں جو تو نے اپنا

نام رکھایا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا یا جو کچھ تو نے اپنی کتاب میں اتارایا تو نے اپنے غیب کے علم میں اس کو اختیار کیا کہ قرآن عظیم کو میرے دل کی بہار، آنکھوں کا نور، میرے غم کو دور کرنے والا اور پریشانی کو لے جانے والا بنادے، (مسند احمد: 3712)۔“

کسی بھی طاقتور کے شر سے بچنے کے لیے:

(1) ”حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عبد اللہ بن جعفر نے حضرت علی بن ابی طالب کی تعلیم کردہ دعاؤں سے ان کو یہ سکھایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سکھایا کہ بادشاہ اور ہر (نقصان دہ) چیز کے پاس ان کلمات کو پڑھے:

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ  
السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ،  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ“۔

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، وہ بردبار کریم ہے، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں کا مالک ہے، بہت بڑے عرش کا مالک ہے اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، اے اللہ! میں تیرے بندوں کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں“۔

(الْأَعَاءِلِ لِلطَّبْرَانِي: 1018)

(2) ”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو آپ نے یہ دعا فرمائی، اسی طرح (سیدنا) محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت یہ دعا کی جب لوگوں نے کہا: تمہارے مقابلے کے لیے بہت بڑا لشکر جمع ہو چکا ہے، سو تم ان سے ڈرو تو ان کا ایمان اور پختہ ہو گیا اور انہوں نے کہا:

”حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ“۔

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ ہمیں کافی ہے اور وہ کیا ہی اچھا کارساز ہے، (آل عمران: 173)، (صحیح البخاری: 4563)۔“

(3) ”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں

کیسے آرام کروں، جب کہ صور والے (اسرافیل علیہ السلام) صور کو منہ میں لیے ہوئے اس حکم پر کان لگائے ہوئے ہیں کہ کب پھونکنے کا حکم صادر ہو اور اس میں پھونک ماریں، گویا یہ امر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر سخت گزرا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہو:

”حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا“۔

ترجمہ: ”اللہ ہمارے لیے کافی ہے، کیا ہی اچھا کارساز ہے، اللہ ہی پر ہم نے توکل کیا“۔

(ترمذی: 2431)

(4) ”حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخصوں کے درمیان فیصلہ کیا، تو جس کے خلاف فیصلہ دیا گیا واپس ہوتے ہوئے کہنے لگا: مجھے بس اللہ کافی ہے اور وہ بہتر کارساز ہے، اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بیوقوفی پر ملامت کرتا ہے، لہذا زیر کی ودانائی کو لازم پکڑو، پھر جب تم مغلوب ہو جاؤ تو کہو:

”حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ“۔

ترجمہ: ”میرے لیے بس اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے، (ابوداؤد: 2734)“۔

مصیبت غم اور پریشانی کے وقت یہ دعا پڑھے:

(1) ”حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں کچھ کلمات نہ بتاؤں جن کو تم مصیبت کے وقت یا مصیبت میں پڑھو:

”اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا“۔

ترجمہ: ”اللہ، اللہ ہی میرا رب ہے، میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھیراتا“۔

(ابوداؤد: 1525)

(2) ”حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل بیت کو جمع کیا اور فرمایا: جب تم میں سے کسی کو غم یا پریشانی لاحق ہو جائے تو سات مرتبہ یہ دعا پڑھے:

”اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا“۔

ترجمہ: ”اللہ، اللہ ہی میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔“

(اَلشُّنُّنُ الْكُبْرٰی لِلْبَيْهَقِی: 10411)

ہر قسم کی دشواری اور فقر کو دور کرنے والی دعا:

(1) ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بھی مجھے کسی کام میں دشواری ہوئی جبرائیل علیہ السلام میرے سامنے آئے اور کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہیے:

”تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ، وَالْحَدُّدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ

يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ

الدُّلَّالِ وَكَبِّرُهُ تَكْبِيرًا“۔

ترجمہ: ”میں اس ذات پر بھروسہ رکھتا ہوں، جو زندہ ہے (کبھی) نہیں مرے گا، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جس کی نہ کوئی اولاد ہے اور نہ اس کی بادشاہی میں اس کا کوئی شریک ہے، نہ وہ کمزور ہے کہ کوئی اس کا مددگار ہو اور اس کی بڑائی خوب بیان کیجیے۔“

(اَلْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِم: 1876)

(2) ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا کہ آپ کی ملاقات سامنے سے آنے والے بوسیدہ کپڑوں اور کمزور بیمار صورت والے انصاری آدمی سے ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فلاں! تیری یہ حالت کس چیز نے کی ہے، تو اس نے کہا: غربت اور بیماری نے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ بتاؤں جب تم انہیں پڑھو گے، تو غربت اور بیماری تم سے دور ہو جائے گی، تو اس نے کہا: مجھے بہت خوشی ہوگی، کیونکہ میں آپ کے ساتھ بدر اور احد میں حاضر ہوا ہوں، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے ان کلمات کی تعلیم دیجیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (یہ دعا) پڑھو، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کچھ دنوں کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ملے تو فرمایا: اے ابو ہریرہ! تیری حالت اتنی اچھی کیسے ہو گئی، تو کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سے آپ نے مجھے وہ کلمات تعلیم فرمائے ہیں میں انہیں روزانہ

پڑھتا ہوں:

”تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ، وَالْحَنَّدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الدُّلِّ وَكَبَرُكَ تَكْبِيرًا“۔

ترجمہ: ”میں اس ذات پر بھروسہ رکھتا ہوں، جو زندہ ہے (کبھی) نہیں مرے گا، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس کی نہ کوئی اولاد ہے اور نہ ہی اس کی بادشاہی میں اس کا کوئی شریک ہے نہ وہ کمزور ہے کہ کوئی اس کا مددگار رہے اور اس کی بڑائی خوب بیان کیجیے۔“  
(الدُّعَاءُ لِلطَّلَبِ: 1045)

### مصیبت زدہ کی دعا:

(1) ”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مصیبت زدہ کی دعا یہ ہے:

”اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ،  
وَأَصْدِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں پس تو مجھے آنکھ جھپکنے کے برابر (بھی) میرے نفس کے حوالے نہ کر اور میرے تمام کاموں کو بہتر بنا، (ابوداؤد: 5090)۔“

(2) ”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا کی:

”اللَّهُمَّ لَا سَهْلَ إِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَهْلًا، وَأَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ إِذَا شِئْتَ سَهْلًا“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! آسان وہی ہے جس کو تو آسان بنادے اور تو جب چاہے غم کو آسان بنادے، (صحیح ابن حبان: 974)۔“

### قبولیت کی ضامن دعا:

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور

ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا پھر دعا کی، تو نبی ﷺ نے فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ سے اس کے اس عظیم نام کے وسیلے سے دعا کی کہ جس کے وسیلے سے جب بھی دعا کی جائے، قبول ہوتی ہے اور جب بھی مانگا جائے، عطا ہوتا ہے، (وہ دعا یہ ہے):

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحُصْدُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَبْتَلَانُ،

بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، يَا حَيُّ

يَا قَيُّوْمُ۔“

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تیرے لیے تعریفیں ہیں، تیرے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، تو احسان کرنے والا ہے، آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! اے عظمت اور انعام والے! اے ہمیشہ زندہ رہنے والے! اے دوسروں کو زندہ رکھنے والے!، (ابوداؤد: 1495)۔“ اپنی مراد مانگنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے اسماء پر مشتمل یہ دعا پڑھیں اور پھر مانگیں۔

کوئی فوت ہو جائے تو پسماندگان یہ دعا پڑھیں:

”حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو کوئی مصیبت پہنچے تو وہ کہے:

”إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اللَّهُمَّ عِنْدَكَ أَحْتَسِبُ مُصِيبَتِي،

فَاجِرْنِي فِيهَا وَأَبْدِلْ لِي بِهَا خَيْرًا مِنْهَا۔“

ترجمہ: ”بے شک ہم اللہ کے لیے ہیں اور اسی کی طرف رجوع کرنے والے ہیں، اے اللہ! میری مصیبت کا اجر تیرے پاس ہے، پس مجھے اس کا ثواب عطا فرما اور اس مصیبت کو بہتری سے بدل دے، (ابوداؤد: 3119)۔“

کسی بادشاہ یا طاقت والے ظالم کے شر کا خوف ہو تو یہ دعا پڑھے:

(1) ”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب تم کسی باہیت سلطان کے

پاس آؤ جس سے تجھے خوف ہو کہ تجھے نقصان پہنچا دے گا تو یہ دعائیں مرتبہ پڑھو:

”اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَعَزُّ مِنْ خَلْقِهِ جَمِيعًا، اللَّهُ أَعَزُّ مِنْهَا أَخَافُ  
وَأَحْذَرُ، أَعُوذُ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمُبْسِكُ السَّهَوَاتِ  
السَّبَّحِ أَنْ يَقْعَنَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ، مَنْ شَرَّ عَبْدِكَ فَلَانِ  
وَجُودِهِ وَأَتَّبَاعِهِ وَأَشْيَاعِهِ مِنَ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ، اَللّٰهُمَّ كُنْ لِي  
جَارًا مِنْ شَرِّهِمْ، جَلَّ ثَنَاؤُكَ وَعَزَّ جَارُكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَلَا  
إِلَهَ غَيْرُكَ“۔

ترجمہ: ”اللہ بہت بڑا ہے، اللہ اپنی تمام مخلوق پر غالب ہے، اللہ تعالیٰ ہر اس چیز سے زیادہ غالب ہے جس سے میں ڈرتا ہوں اور خود کو بچاتا ہوں، میں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں، وہ ذات جس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور جس نے اپنے حکم سے سات آسمانوں کو زمیں پر گرنے سے روک رکھا ہے، تیرے فلاں بندے، اس کے لشکر، اس کے متبعین اور اس کے گروہ، چاہے وہ جن ہوں یا انسان سب سے تیری پناہ میں آتا ہوں اے اللہ! ان کے شر سے میری نگہبانی فرما تیری تعریف بڑی ہے اور تیری حفاظت غالب ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، (مصنف ابن ابی شیبہ: 29177)۔“

(2) ”حضرت علقمہ بن مرثد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کسی آدمی کا تعلق سفارت کاری سے ہوتا تو اس کو اس دعا کے متعلق آگاہ کرتے اور ذکر کیا گیا کہ ایک شخص کو امیر کے پاس پکڑ کر لایا گیا، اس نے یہ دعا پڑھی تو اس نے اسے چھوڑ دیا، (دعا یہ ہے):

”اَللّٰهُمَّ اِلٰهَ جِبْرِیْلَ وَمِیْكَائِیْلَ وَیَسَّیْرِ اِفْیَلْ، وَ اِلٰهَ اِبْرٰہِیْمَ  
وَ اِسْمٰعیْلَ وَ اِسْحٰقَ، عَافِنِیْ وَلَا تُسَلِّطَنَّ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ  
عَلٰی بَشِیْءٍ لَا طَاقَةَ لِیْ بِہِ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! اے جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے معبود! اور اے ابراہیم، اسماعیل

اور اسحاق کے معبود! مجھے عافیت دے اور اپنی مخلوق میں سے کسی بھی شخص کو کسی ایسی چیز کے ساتھ مجھ پر مسلط نہ فرما جس کی مجھ میں طاقت نہ ہو (مصنف ابن ابی شیبہ: 29180)۔“  
(3) ”حضرت ابو مجلز فرماتے ہیں: جس شخص کو امیر کی جانب سے ظلم کا خوف ہو اور وہ یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو امیر کے ظلم سے نجات دے گا:

”رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَبِالنَّقْرِ أَنْ حَكَمًا وَإِمَامًا“۔

ترجمہ: ”میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے، محمد ﷺ کے نبی ہونے اور قرآن کے فیصلہ کرنے والا اور پیشوا ہونے پر راضی ہوں“۔

(مصنف ابن ابی شیبہ: 29181)

شیطانوں اور جنات کے شر سے حفاظت کے لیے:

(1) ”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس رات جنات نے نبی ﷺ پر حملہ کیا تو اس رات میں آپ ﷺ کے ساتھ تھا (میں نے دیکھا کہ) جنات میں سے ایک جن نے آگ کے انگارے سے رسول اللہ ﷺ پر حملہ کیا تو جبریل نے کہا: یا محمد ﷺ! کیا میں آپ کو ایسے کلمات نہ بتاؤں کہ جب آپ انہیں پڑھیں گے تو اس کا انگارہ بجھ جائے گا اور یہ منہ کے بل گر جائے گا، پڑھو:

”أَعُوذُ بِوَجْهِ اللَّهِ الْكَرِيمِ، وَكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ، الَّتِي لَا يُجَاوِزُهَا بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ، مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ“۔

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر اور اس کے ان پورے کلمات کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں کہ



ان سے کوئی نیک آدمی تجاوز کر سکتا ہے اور نہ برا آدمی، ہر اس چیز کے شر سے جو آسمان سے اترتی ہے اور جو آسمان کی طرف چڑھتی ہے اور ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے زمین میں پھیلائی اور جو زمین سے نکلتی ہے، رات اور دن کے فتنوں سے اور رات اور دن کے ہر حادثہ سے البتہ وہ حادثہ جو بہتری لائے اے رحم فرمانے والے، (الْمُعْجَمُ الْأَوْسَطُ: 43)۔

(2) ”ابو اسحاق الہمدانی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے میرے لیے ایک خط لکھا اور فرمایا: مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا اور فرمایا: جب تم سونے کے لیے بستر پر جاؤ تو یہ دعا پڑھو:

”أَعُوذُ بِوَجْهِ اللَّهِ الْكَرِيمِ، وَكَلِمَاتِهِ الثَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا أَنْتَ  
أَخِذٌ بِنَاصِيَّتِهِ، اللَّهُمَّ أَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْهَاسِمَ، اللَّهُمَّ لَا  
تُهْزِمَ جُنْدُكَ وَلَا تَخْلِفْ وَعْدَكَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ  
الْجَدُّ، سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ“۔

ترجمہ: ”اللہ بزرگ و برتر اور اس کے مکمل کلمات کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو تیرے قبضہ میں ہے، اے اللہ! تو قرض اور گناہ کو دور کرتا ہے اے اللہ! تیرے لشکر کو ہزیمت نہیں ہوتی اور تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا اور کسی مالدار کو اس کا مال تیری بارگاہ میں کوئی نفع نہ پہنچا سکے گا تیرے لیے پاکی ہے تیری حمد کے ساتھ“۔

(الْمُعْجَمُ الْأَوْسَطُ: 6779)

(3) ”حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کا کھجوریں سکھانے کا کھلیان تھا، (انہیں لگا کہ) اس سے کھجوریں کم ہو رہی ہیں، ایک رات اس نے اس کی چوکیداری کی تو سواری پر سوار ایک نوجوان لڑکے کو دیکھا، اس کو سلام کیا، اس نے سلام کا جواب دیا، پس ابی بن کعب نے کہا: تم کیا ہو جن ہو یا انسان، تو اس نے کہا: نہیں، بلکہ میں جن ہوں، اس نے کہا: اپنا ہاتھ بڑھاؤ، اس نے اپنے ہاتھ بڑھائے تو دیکھا کہ وہ کتے کے ہاتھ تھے اور اس کے بال کتے کے بال تھے، اس نے کہا: جنات کے جسم اسی طرح ہوتے ہیں، اس جن نے

کہا: جنات کو پتا ہے کہ ان میں مجھ جیسا قوی کوئی نہیں ہے، ابی بن کعب نے کہا: تم کس لیے آئے ہو، اس نے کہا: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ تم صدقے کو پسند کرتے ہو، تو ہم اس لیے آئے ہیں تاکہ ہمیں تمہارے طعام میں سے حصہ ملے، ابی بن کعب نے کہا: ہمارے لیے تم سے نجات کی کیا صورت ہے، اس نے کہا: یہ جو سورۃ البقرہ کی آیت ہے یعنی آیت الکری، جو شخص اس آیت کو شام کو پڑھتا ہے، وہ صبح تک ہم سے پناہ میں رہتا ہے اور جو اس آیت کو صبح پڑھتا ہے، وہ شام تک ہم سے پناہ میں رہتا ہے، پس جب صبح ہوئی وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور یہ واقعہ بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: خبیث نے سچ کہا ہے، (المجم الکبیر: 541)۔

نوٹ: آیۃ الکری پہلے گزر چکی ہے۔

### صلوٰۃ حاجت کے بعد دعا:

(1) ”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تو کسی حاجت کا سوال کرے اور تو چاہتا ہے کہ وہ حاجت پوری ہو تو یہ دعا پڑھو:

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْحَلِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ: ”كَانَتْهُمْ يَوْمَ يَرُونَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبِسُوا إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَلَمْ يَهْلِكُوا إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ، ”كَانَتْهُمْ يَوْمَ يَرُونَهَا لَمْ يَلْبِسُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا“، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَيْبَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ، اَللّٰهُمَّ لَا تَدْعُ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهُ، وَلَا هَبْ اِلَّا فَرَجْتَهُ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهُ وَلَا حَاجَةً مِنْ

## حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا قَضَيْتَهَا بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ“۔

ترجمہ: ”اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، وہ بہت بلند ہے، بہت عظمت والا ہے، اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، وہ بردبار ہے کریم ہے، اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، جس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، وہ زندہ ہے بردبار ہے، اللہ پاک ہے بہت بڑے عرش کا مالک ہے، اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں: ”جس دن وہ آخرت کے اس عذاب کو دیکھیں گے، جس کی ان کو وعید سنائی گئی ہے اس دن وہ گمان کریں گے کہ وہ دنیا میں صرف دن کی ایک گھڑی رہے تھے یہ قرآن کا پیغام ہے، لہذا صرف نافرمان لوگوں کو ہی ہلاک کیا جائے گا، (الاحقاف: 34)“ گویا کہ وہ جس دن اس کو دیکھیں گے تو ان کو محسوس ہوگا کہ وہ دنیا میں صرف دن کے آخری حصے میں ٹہرے تھے یا دن کے اول حصے میں (النازعات: 46)، اے اللہ! میں تجھ سے ان اچھی خصلتوں جو رحمت کو واجب کرتی ہیں اور بخشش کو لازم کرنے والے کام، ہر نیکی سے غنیمت (پوری نیکی) اور ہر گناہ سے بچاؤ کا سوال کرتا ہوں، میرے سب گناہوں کو معاف فرما اور سب غم دور فرما اور ہر اس حاجت کو جو تجھے پسند ہے پورا فرما، اپنی رحمت سے اے سب سے بہتر رحم فرمانے والے، (الْمُعْجَمُ الْأَوْسَطُ: 3398)“۔

### نبی کریم ﷺ کے وسیلے سے دعائے حاجت:

”حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک نابینا آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اللہ سے دعا کرو کہ اللہ مجھے عافیت دے، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تیرے لیے دعا کروں اور اگر چاہو تو صبر کرو تو وہ تیرے لیے اچھا ہوگا، اس نے عرض کی: دعا کر لیجیے، کہا: پس اس کو حکم دیا کہ اچھی طرح وضو کرے اور اس دعا کے ساتھ دعا مانگے:

”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ وَ اَتُوْجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ بِبِیِّ الرَّحْمَۃِ،

اِنِّیْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهِ لِتُقْضٰی لِیْ، اَللّٰهُمَّ

## فَشَفِّعْنِي“۔

ترجمہ: ”اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے رحمت والے نبی محمد ﷺ کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں یا محمد ﷺ! میں آپ کے وسیلہ سے اپنی اس حاجت میں اپنے رب کی طرف توجہ کرتا ہوں تاکہ وہ میرے لیے پوری کی جائے، اے اللہ! میرے حق میں نبی ﷺ کی شفاعت کو قبول فرما، (ترمذی: 3578)۔“

## جس کو قرآن یاد رکھنے میں دشواری ہو:

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ علی بن ابی طالب تشریف لائے اور کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان یہ قرآن میرے سینے سے نکل رہا ہے اور مجھے اس کے روکنے پر کوئی قدرت نہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوالحسن! کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ بتاؤں جس کے ساتھ اللہ تجھے نفع دے گا اور جس کو تم سکھاؤ گے اس کو نفع دے گا اور جو کچھ تم نے سیکھا ہے، تمہارے سینے میں محفوظ رہے گا، کہا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے ضرور سکھائیے، آپ نے فرمایا: جب جمعے کی رات ہو تو اگر تمہیں استطاعت ہے تو آخری پہر کو کھڑے ہو جاؤ، کیونکہ اس وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور اس وقت دعا قبول ہوتی ہے اور میرے بھائی یعقوب نے اپنے بیٹوں سے کہا تھا: عنقریب میں تمہارے لیے اپنے رب سے بخشش طلب کروں گا (عنقریب سے آپ کی مراد تھی) کہ جمعے کی رات آجائے، پس اگر تمہیں (اس پر کھڑے ہونے کی) استطاعت نہ ہو تو آدھی رات کو کھڑے ہو جاؤ۔“

اگر اس کی بھی طاقت نہیں تو رات کے اول حصے میں کھڑے ہو جاؤ، پس چار رکعت نماز پڑھو جس کی پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ سورہ یس اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ حم الدخان تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ الم تنزیل السجدة اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ سورۃ الملک پڑھو، پس جب تم تشهد سے فارغ ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرو اور اس کی اچھی ثناء بیان کرو اور مجھ پر اچھے طریقے سے درود پڑھو اور تمام نبیوں پر اور تمام مومن مرد اور عورتوں کے لیے اور اپنے ان مسلمان بھائیوں کے لیے جو

تجھ سے پہلے ایمان لائے ہیں اور پھر اس کے آخر میں یہ دعا کرو، اے ابالحسن! یہ عمل پانچ یا سات جمعوں تک کرو ان شاء اللہ قبول ہوگا، اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے، مومن جب بھی دعا کرتا ہے خطا نہیں ہوتی (قبول ہوتی ہے)۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اللہ کی قسم! حضرت علی پر پانچ یا سات جمعے نہیں گزرے کہ رسول اللہ ﷺ اسی طرح کی مجلس میں تشریف لائے تو فرمایا: یا رسول اللہ ﷺ! پہلے میں چار آیات یا اس کی طرح یاد کرتا تھا تو جب میں اس کو دہراتا تو بھول جاتا اور آج میں چالیس آیات یا اس کی مثل کو یاد کرتا ہوں پھر جب اس کو دہراتا ہوں تو ایسے یاد ہوتی ہیں گویا کتاب اللہ میری آنکھوں کے سامنے ہے اور پہلے میں حدیث سنتا جب دہراتا تو بھول جاتا اور آج میں احادیث سناتا ہوں، تو جب بیان کرتا ہوں تو ایک حرف بھی نہیں بھولتا، تو اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابالحسن! رب کعبہ کی قسم! تم مومن ہو، (دعا یہ ہے):

”اَللّٰهُمَّ ارْحَنِيْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِيْ اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِيْ وَارْحَنِيْ  
اَنْ اَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْزِيْنِيْ وَارْمُقِنِيْ حُسْنَ النِّظَرِ فَيَمَّا يَرْضِيْكَ  
عَنِّيْ، اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ  
وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ، اَسْأَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرٍ  
وَجْهِكَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِيْ حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِيْ وَارْمُقِنِيْ اَنْ  
اَتَلُوْهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِيْ يَرْضِيْكَ عَنِّيْ، اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ  
وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ، اَسْأَلُكَ يَا  
اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرٍ وَجْهِكَ اَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِيْ،  
وَاَنْ تُطْلِقَ بِهِ لِسَانِيْ، وَاَنْ تُفَرِّجَ بِهِ عَن قَلْبِيْ وَاَنْ تُشْرَحَ بِهِ  
صَدْرِيْ، وَاَنْ تُغْسَلَ بِهِ بَدَنِيْ، فَاِنَّهُ لَا يُعِيْنُنِيْ عَلَى الْحَقِّ  
غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيْتِهِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ

## الْعَظِيمُ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! مجھ پر رحم فرما کہ میں جب تک میری زندگی ہے گناہ چھوڑ دوں، مجھ پر رحم فرما کہ میں بے فائدہ باتوں سے اجتناب کروں، مجھے ایسی بہتر نظر عطا فرما جس میں تو مجھ سے راضی ہو، اے اللہ! آسمانوں اور زمینوں کو (بغیر کسی سابق نمونہ کے) پیدا کرنے والے! بزرگی بخشش اور ایسی عزت والے کہ جس کا قصد نہ کیا جائے (یعنی وہ عزت کسی اور کے لیے جائز نہ ہو) اے اللہ! اے رحمت والے تیری بزرگی اور تیرے نور ذات کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں کہ میرے دل میں اپنی کتاب کے حفظ کو اس طرح لازم کر دے جس طرح تو نے مجھے علم دیا اور مجھے اس کی اس طریقے پر تلاوت کی توفیق عطا فرما کہ تو مجھ سے راضی رہے، اے اللہ! آسمان اور زمین کو (کسی سابقہ نمونہ کے) پیدا کرنے والے، اے بزرگی بخشش اور اس عزت کے مالک جس کا قصد نہیں کیا جاتا، اے اللہ! اے رحمت والے! میں تجھ سے تیری بزرگی اور تیری ذات کے نور کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں کہ اپنی کتاب کے ذریعے میری آنکھوں کو روشن کر دے اور اس کے ساتھ میری زبان کو گویائی عطا فرما اور اس کی برکت سے میرے دل کو کشادہ فرما اور میرے سینے کو کھول دے، اس سے میرے بدن کو (گناہوں سے) دھو ڈال، کیونکہ حق بات پر تیرے سوا کوئی اور مدد نہیں کر سکتا اور تو ہی یہ چیز عطا کرتا ہے، برائیوں سے پھرنے اور نیکی کی قوت اللہ (ہی کی طرف) سے ہے، جو بہت بلند، بے حد بڑا ہے، (ترمذی: 3570)“۔

## توبہ کرنے کا طریقہ:

(1) ”حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ نے فرمایا: بنی آدم جو بھی بات کرتا ہے تو اس کو لکھا جاتا ہے تو جب گناہ کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرے تو اپنے فیصلے کو اس کے پاس لاتا ہے اور ہاتھوں کو اللہ کی بارگاہ میں پھیلا کر کہتا ہے، تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے جب تک وہ اس عمل کی طرف دوبارہ نہ لوٹے، (دعا یہ ہے):

”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْكَ مِنْهَا لَا اَرْجِعُ اِلَیْهَا اَبَدًا“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں اس گناہ سے تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اور کبھی بھی اس کی طرف نہیں لوٹوں گا، (الْمُسْتَدْرَكَ لِلْحَاكِمِ: 1899)۔“

(2) ”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: ہائے میرے گناہ! ہائے میرے گناہ! اس نے یہ بات دو یا تین مرتبہ کہی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ دعا پڑھو، (اس نے دعا پڑھی)، آپ ﷺ نے فرمایا: پھر پڑھو، تو اس نے پھر پڑھی، آپ ﷺ نے فرمایا: اٹھو! اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت کر دی، (دعا یہ ہے):

”اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! تیری رحمت میرے گناہوں سے زیادہ وسیع ہے اور میرے اعمال کی نسبت تیری رحمت کی زیادہ امید ہے، (الْمُسْتَدْرَكَ لِلْحَاكِمِ: 1994)۔“

بارش کی دعائیں:

(1) ”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، تو لوگ کھڑے ہو کر باواز بلند کہنے لگے: یا رسول اللہ ﷺ! بارش کا قحط پڑ گیا اور درخت سرخ ہو گئے اور جانور ہلاک ہو گئے، پس آپ اللہ سے دعا کریں کہ ہم پر بارش برسائے، تب آپ ﷺ نے دعا فرمائی، (راوی کہتے ہیں: خدا کی قسم! ہم آسمان پر بادل کا کوئی ٹکڑا نہیں دیکھ رہے تھے پس اچانک بادل اُڈ آئے اور برسنے لگے اور آپ ﷺ منبر سے نیچے اترے اور نماز پڑھائی، پھر جب آپ نماز پڑھا کر مڑے، تو آنے والے جمعہ تک مسلسل بارش ہوتی رہی، پھر جب نبی ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دینے لگے، تو لوگوں نے باواز بلند کہا: مکانات گر گئے اور راستے منقطع ہو گئے، پس آپ ﷺ اللہ سے دعا کیجیے کہ وہ اب اس بارش کو ہم سے روک لے، تو نبی ﷺ مسکرائے، پھر دعا فرمائی: اے اللہ! ہمارے ارد گرد بارش برسا، ہم پر نہ برسا، پھر مدینہ بارش کے پانی سے خالی ہو گیا،

پھر مدینہ کے ارد گرد بارش ہوتی تھی اور مدینہ پر بارش کا ایک قطرہ بھی نہ گرتا تھا، پھر میں نے مدینہ کی طرف نظر کی تو وہ تاج کی طرح تھا، (دعا یہ ہے): “-

”اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا، اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا“-

ترجمہ: ”اے اللہ! ہم پر بارش برسا، (بخاری: 1201)“-

(2) ”شرحبیل بن سمط رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے کعب رضی اللہ عنہ سے کہا: اے کعب بن مرہ! آپ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کیجیے اور احتیاط کیجیے، تو انہوں نے کہا: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا فرمائیے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کی، کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ابھی نماز جمعہ سے ہم فارغ بھی نہ ہوئے تھے کہ بارش ہونے لگی اور مسلسل ہوتی رہی، بالآخر پھر لوگ آپ کے پاس آئے اور بارش کی کثرت کی شکایت کی اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مکانات گر گئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا فرمائی: اے اللہ! بارش ہمارے ارد گرد پر برسا ہم پر نہ برسا، کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا تھا کہ بادل دائیں اور بائیں چھٹنے لگے، (دعا یہ ہے):

”اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مَرِيًّا مَرِيًّا طَبَقًا عَاجِلًا غَيْرَ رَاثٍ،

نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ“-

ترجمہ: ”اے اللہ! ہم پر اچھے انجام والی، سبزہ اگانے والی، زمین کو بھر دینے والی، جلد برسنے والی، تھم کرنے برسنے والی، فائدہ دینے والی اور نقصان نہ پہنچانے والی بارش برسا“-

(ابن ماجہ: 1269)

(3) ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بارش کے قحط کی شکایت کی تو آپ نے منبر کا حکم دیا، تو عید گاہ میں آپ کے لیے منبر رکھی گئی اور لوگوں سے اس دن کا وعدہ کیا جس میں وہ نکلیں گے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب سورج کی شعاعیں بلند ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے، پھر آپ منبر پر بیٹھے اور فرمایا: تم



نے اپنے گھروں کی بارش نہ ہونے کی وجہ سے خشک ہونے اور بارش کا اپنے وقت سے موخر ہونے کی شکایت کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو حکم دیا ہے کہ تم اس سے مانگو اور تم سے وعدہ کیا ہے کہ وہ تمہاری دعاؤں کو قبول کرے گا، پھر آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور حمد بیان کی، پھر (دعا) فرمائی، پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا تو اس حد تک بلند کیے حتیٰ کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی ظاہر ہوگئی پھر لوگوں کی طرف اپنی پشت مبارک پھیر دی اور اپنی چادر کو پلٹ دیا اور آپ ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے، پھر لوگوں کی طرف چہرہ کیا اور نیچے اترے پھر دو رکعت نماز پڑھی، تو اللہ تعالیٰ نے بادل بھیجے، پس گرج چمک ہوئی پھر اللہ کے اذن سے بارش برسی تو مسجد تک آتے ہوئے نالے بھر گئے، جب آپ نے لوگوں کی گھر کی طرف تیزی سے جانے کو دیکھا تو آپ مسکرائے یہاں تک کہ آپ کے نواجز (دانت) مبارک ظاہر ہو گئے، پھر فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، (دعا یہ ہے):

”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مُلْكِ یَوْمِ الدِّیْنِ،  
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ  
الْغَنِیُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ، اَنْزِلْ عَلَیْنَا الْغِیْثَ، وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ  
لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا اِلٰی حَیِّیْنَ“۔

ترجمہ: ”تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، جو تمام جہانوں کا رب ہے، نہایت رحم فرمانے والا بہت مہربان ہے، روز جزا کا مالک ہے، اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے، وہ کرتا ہے جو چاہتا ہے، اے اللہ! تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں تو غنی ہے اور ہم فقراء ہیں ہم پر بارش نازل فرما اور جو کچھ تو نازل کرے، اس کو ہمارے لیے ایک عرصے تک قوت اور کفایت بنادے، (ابوداؤد: 1173)۔“

۴ (4) ”حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب بارش کے لیے دعا مانگتے تھے، تو فرماتے:

”اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِكَ وَاَنْشُرْ رَحْمَتَكَ، وَاَحْيِ  
بَلَدَكَ الْبَيْتَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! اپنے بندوں اور جانوروں کو پانی عطا فرما، اپنی رحمت کو پھیلا دے اور اپنے مردہ شہروں کو زندہ کر دے، (ابوداؤد: 1176)۔“

(5) ”حضرت جعفر بن عمرو بن حریش اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بارش کی دعا مانگنے کے لیے باہر نکلے، تو آپ ﷺ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی، پھر اپنی چادر کو پلٹ دیا اور دعا کے لیے ہاتھوں کو اٹھایا پھر یہ دعا کی:

”اَللّٰهُمَّ ضَاحَتْ جِبَالُنَا وَاغْبَرَتْ اَرْضُنَا وَهَامَتْ دَوَابُّنَا،  
مُعْطَى الْخَيْرَاتِ مِنْ اَمَّاكِنِهَا وَمُنْزِلَ الرَّحْمَةِ مِنْ مَعَادِنِهَا،  
وَمُجْرَى الْبَرَكَاتِ عَلَى اَهْلِهَا بِالْغَيْثِ الْبَغِيْثِ، اَنْتَ  
الْمُسْتَغْفَرُ الْعَفَّارُ، فَكَسْتُغْفِرْكَ لِلْحَامَاتِ مِنْ ذُنُوبِنَا،  
وَتَتُوبُ اِلَيْكَ مِنْ عَوَامِ خَطَايَانَا، اَللّٰهُمَّ فَاَرْسِلِ السَّمَاءَ  
عَلَيْنَا مِدْرَارًا، وَاَصِلْ بِالْغَيْثِ وَاكْفَا مِنْ تَحْتِ عَرْشِكَ  
حَيْثُ يَنْفَعُنَا وَيَعُوْدُ عَلَيْنَا غَيْثًا مُغِيْثًا عَامًّا طَبَقًا مُجَلِّدًا  
غَدًا خَصِيْبًا رَايِعًا مُرِعَ النَّبَاتِ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ ہمارے پہاڑ ننگے (بے آب و گیاہ) ہو گئے ہیں، ہماری زمین سے خاک اڑنے لگی، ہمارے جانور پیاسے ہو گئے، اے بے شمار بھلائیوں کو ان کی جگہوں سے عطا کرنے والے! اے رحمتوں کو ان کے کانوں سے اتارنے والے! فریادرس! بارش کے ساتھ بندوں پر برکتیں جاری فرمانے والے! تجھ سے بخشش مانگی جاتی ہے، تو بہت بخشنے والا ہے، پس ہم تجھ سے اپنے خاص گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں اور اپنے عام گناہوں سے تیری بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں، اے اللہ ہم پر موسلا دھار بارش اور اپنے عرش کے نیچے سے

باہم متصل بارش اور موسلا دھارا ایسی بارش بھیج دے جو ہمیں نفع دے اور دوبارہ لوٹ کر آئے ایسی بارش جو عام ہو، زینت بخش ہو، زمین کو ڈھانپنے والی ہو، بہت ارزانی والی ہو اور سبزوں کو بہت اگانے والی ہو، (مستخرج ابی عوانہ: 2528)۔“

(6) ”حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کی دعا مانگتے، تو فرماتے:

”اللَّهُمَّ أَنْزِلْ عَلَيَّ أَرْضَنَا زَيْنَتَهَا وَسَكَنَهَا“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! ہماری زمین پر اس کی زینت اور اس کا سکون نازل فرما“۔

(مستخرج ابی عوانہ: 2523)

(7) ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بارش کو دیکھتے تو فرماتے:

”اللَّهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! اس کو نفع والی بارش بنا دے، (بخاری: 1032)۔“

(8) ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم آسمان میں بادل دیکھتے تو اپنا کام چھوڑ دیتے اور اگر نماز میں کھڑے ہوتے تو دعا کرتے، اگر وہ بادل چلا جاتا تو آپ اللہ کا شکر ادا کرتے اور اگر وہ بادل برستا تو آپ دعا کرتے:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ، اللَّهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! اس میں جو شر ہے اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں اے اللہ! اس کو نفع والی بارش بنا دے، (ابوداؤد: 5099)۔“

آندھی دیکھ کر یہ دعا پڑھے:

(1) ”ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب آندھی چلتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے اور جب آسمان ابر آلود ہوتا تو آپ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا اور آپ گھر سے نکلتے اور داخل ہوتے اور آگے جاتے اور پیچھے آتے، پس جب بارش ہو جاتی تو آپ کی گھبراہٹ دور ہو جاتی، حضرت عائشہ نے آپ کی یہ کیفیت جان کر آپ سے اس کے متعلق

پوچھا، تو آپ نے فرمایا: ہو سکتا ہے اے عائشہ! یہ ایسا ہوتا جیسے قوم عاد نے کہا تھا: پھر جب انہوں نے عذاب کو بادل کی صورت میں اپنی وادیوں کی طرف آتے دیکھا تو کہا یہ ہم پر برسے والا بادل ہے، (دعا یہ ہے):

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا، وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ

بِهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تجھ سے اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور جو کچھ اس میں ہے اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور جس پر تو نے یہ بھیجی ہے اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور میں اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور جو اس میں شر ہے اور جس پر تو نے یہ بھیجی ہے، اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں، (مسلم: 899)۔“

(2) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آندھی کو برا نہ کہو پس جب تم کسی ناگوار چیز کو دیکھو تو دعا کرو:

”اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ الرِّيحِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَخَيْرِ

مَا أُمِرْتُ بِهِ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ الرِّيحِ وَشَرِّ مَا فِيهَا

وَشَرِّ مَا أُمِرْتُ بِهِ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ میں اس آندھی کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس میں جو خیر ہے اس کا سوال کرتا ہوں اور جس چیز کا اسے حکم دیا گیا ہے، اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور میں اس آندھی کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اس شر سے جو اس میں ہے، اس شر سے جس کا اس کو حکم دیا گیا ہے، (ترمذی: 2252)۔“

(3) ”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب آندھی چلتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھٹنوں پر دوزانوں بیٹھ جاتے اور یہ دعا کرتے:

”اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا، اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا

رِيًّا حَاوَلًا تَجْعَلْهَا رِيحًا“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! اس کو رحمت بنا، اس کو عذاب نہ بنا، اے اللہ! اس کو ریاح بنا اور ریح نہ بنا، (ریاح رحمت کی ہواؤں کو کہتے ہیں اور ریح عذاب کی آندھیوں کو کہتے ہیں)، (مشکوٰۃ: 1519)“، (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:) اللہ کی کتاب میں ہے: ”ہم نے ان پر تیز آندھی بھیجی، (حم السجدہ: 16)“۔ ”ہم نے ان پر خیر و برکت سے خالی آندھی بھیجی، (الذاریات: 41)“۔ ”اور ہم نے پانی سے بوجھل ہوائیں بھیجیں، (الحجر: 22)“۔ ”(اس کی نشانیوں میں) خوش خبری دینے والی ہواؤں کا بھیجنا ہے، (الروم: 46)“۔

(4) ”حضرت سلمیٰ بن الاکوع رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں: جب شدت کی آندھی چلتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ دعا) فرماتے:

”اَللّٰهُمَّ لَفْحًا لَا عَقِيْمًا“

ترجمہ: ”اے اللہ! اس کو بار آور (بارش لانے والی) بنا اور اس کو کو بانجھ (بے فائدہ) نہ بنا، (اَلنَّبْتُ سُنْدَرُكَ لِذٰلِكَ: 7770)“۔

بارش کی زیادتی اور اس کے نقصان سے بچنے اور اسے روکنے کی دعا:

”حدیث میں ہے: جمعہ کے دن ایک شخص دروازے سے داخل ہوا اور اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے خطبہ دے رہے تھے، پس وہ آپ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو گیا اور عرض کی: یا رسول اللہ! اموال ہلاک ہو گئے اور راستے منقطع ہو گئے، پس آپ اللہ سے دعا کیجیے کہ بارش کو ہم سے روک لے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کو بلند کیا اور دعا کی:

”اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، اَللّٰهُمَّ عَلَيَّ الْاَكَامِرِ وَالْجِبَالِ

وَالْاَجَامِرِ وَالْظُّرَابِ وَالْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ ہمارے ارد گرد برسا ہم پر نہ برسا، اے اللہ! ٹیلوں، پہاڑیوں اور وادیوں کے بطن میں وادیوں اور درختوں کے اگنے کی جگہوں پر بارش نازل فرما، (بخاری: 1014)“۔

جب گرج چمک ہو تو یہ دعا پڑھے:

(1) ”حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب گرج اور کڑک کی آواز سنتے تو یہ دعا فرماتے:

”اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكُنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! ہمیں اپنے غضب سے نہ مار اور اپنے عذاب سے ہلاک نہ کر اور ہمیں اس کے واقع ہونے سے پہلے عافیت عطا فرما، (ترمذی: 3450)۔“ اللہ تعالیٰ کے قہر و غضب سے بچنے کے لیے عام حالات میں بھی اس دعا کا ورد مفید ہے۔

(2) ”حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: آپ جب گرج چمک کی آواز سنتے تو بات چیت بند کر دیتے اور فرماتے:

”سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْبَلَاةُ كُنَّةٌ مِّنْ خِيفَتِهِ“۔

ترجمہ: ”پاک ہے وہ ذات، بارش پر معین فرشتہ جس کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتا ہے اور باقی فرشتے بھی اس کے خوف سے (حمد و تسبیح کرتے ہیں)، (موطا: 1822)۔“

نیا چاند دیکھنے کی دعائیں:

(1) ”حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا فرماتے:

”اَللّٰهُمَّ اِهْلَهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! ہم کو امن، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ یہ چاند دکھا اے چاند! میرا اور تیرا رب اللہ ہے، (المُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ: 7767)۔“

(2) ”حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا فرماتے:

”اللَّهُمَّ أَهْلِلْهُ عَلَيْنَا بِالْيُسْرِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ  
رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! ہم کو یہ چاند برکت، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ دکھا، اے چاند میرا اور تیرا رب اللہ ہے، (ترمذی: 3451)۔“

(3) ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا فرماتے:

”اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُمَّ أَهْلِلْهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ  
وَالْإِسْلَامِ وَالتَّوْفِيقِ لِمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى رَبُّنَا وَرَبُّكَ  
اللَّهُ“۔

ترجمہ: ”اللہ بہت بڑا ہے، اے اللہ! اس چاند کو ہمیں امن ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ دکھا اور اس چیز کی توفیق کے ساتھ جسے تو پسند کرتا ہے، میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔“

(سنن الدارمی: 1729)

(4) ”حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو تین مرتبہ یہ دعا فرماتے:

”هَلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذَا، اللَّهُمَّ  
إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذَا الشَّهْرِ وَخَيْرِ الْقَدَرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ  
شَرِّهِ“۔

ترجمہ: ”ماہ خیر و ہدایت کا چاند، اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے اس مہینے کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس (میں واقع ہونے والے) تقدیر (تقدیری معاملات) کی بھلائی کا سوال کرتا اور اس کے شر سے تیری پناہ میں

آتا ہوں، یہ دعائیں مرتبہ فرماتے، (الْبُعْجُ الْكَبِيرُ لِلطَّبْرَانِي: 4409)۔

### آئینہ میں دیکھنے کی دعا:

(1) ”حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آئینہ میں اپنا چہرہ انور دیکھتے تو یہ دعا فرماتے:

”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ“۔

ترجمہ: ”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، اے اللہ! تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے پس میرے اخلاق کو بھی اچھا بنادے، (عَمَلُ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ لِابْنِ السَّنَنِ: 163)۔“

(2) ”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آئینہ میں اپنا رخ انور دیکھتے تو یہ دعا فرماتے:

”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سَوَّيْ خَلْقِيْ فَعَدَلَهُ وَصَوَّرَ صُوْرَةَ وَجْهِیْ

فَحَسَّنَهَا وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ“۔

ترجمہ: ”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے میرے اعضاء کو درست اور برابر بنایا، میرے چہرے کو خوبصورت بنایا اور مجھے زمرہ مسلمین میں سے شمار فرمایا۔“

(الْبُعْجُ الْاَوْسَطُ لِلطَّبْرَانِي: 787)

### چھینک آنے پر دعا:

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم (نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی چھینکے تو وہ کہے: ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ“، ترجمہ: ”ہر حال میں اللہ کے لیے تمام تعریفیں ہیں“ یا کہے: ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ“، ترجمہ: ”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔“

### چھینک کا جواب:

(چھینکنے والے کو) اس کا بھائی یا ساتھی کہے: ”يُرْحَمُكَ اللّٰهُ“، ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے“، اگر لوگ زیادہ ہیں تو کہے: ”يُرْحَمُكُمُ اللّٰهُ“، ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ تم پر رحم



فرمائے۔

پھر چھینکنے والا اس طرح جواب دے:

”يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْـَـدِّحُ بِأَلْسِنَتِكُمْ“۔

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے حال کو بہتر بنائے، (ابوداؤد: 5033)۔“

سلام کا طریقہ اور اس کی فضیلت:

”حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ (تم پر سلامتی ہو) تو آپ نے اس کو سلام کا جواب دیا، پھر وہ بیٹھ گیا: تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس (اس کے لیے دس نیکیاں ہیں)، پھر ایک اور آدمی آیا پس کہا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ (تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت ہو) تو آپ نے اس کو سلام کا جواب دیا، پس وہ آدمی بیٹھ گیا تو آپ نے فرمایا: بیس (اس کے لیے بیس نیکیاں ہیں)، پھر ایک اور آدمی آیا اور اس نے کہا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ (تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں) تو آپ نے اس کو سلام کا جواب دیا، پھر وہ بیٹھ گیا تو آپ نے فرمایا: تیس (اس کے لیے تیس نیکیاں ہیں)، (ابوداؤد: 5195)۔“

ایک روایت میں یہ اضافہ ہے: ”پھر ایک اور شخص آیا اور کہا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ“ (تم پر سلامتی، اللہ کی رحمت اس کی برکتیں اور اس کی مغفرت ہو، (ابوداؤد: 5196)۔“

سلام کے مسنون الفاظ:

”اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ“ یا ”اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ“ یا

”اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ“ یا ”اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ“۔

گھر والوں کو سلام کرنے کے مسنون الفاظ:

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت زینب کے ولیمے کے حوالے سے ایک لمبی حدیث مروی ہے جس کا ایک حصہ یہ ہے: پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے حجرے کی طرف تشریف لے گئے اور فرمایا:

”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ“

ترجمہ: ”اے گھر والوں (اہل بیت) تم پر سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو“۔

حضرت عائشہ نے جواب دیا:

”وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ“

ترجمہ: ”اور آپ پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت ہو، (بخاری: 4793)۔“

جب کسی مسلمان بھائی سے ملے:

”حضرت جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنا چاہتا تھا، مگر آپ تک پہنچ نہ سکا، میں بیٹھا رہا پھر کچھ لوگ سامنے آئے جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھے۔ میں آپ سے واقف نہ تھا، آپ ان لوگوں میں صلح صفائی کر رہے تھے، جب آپ (اس کام سے) فارغ ہوئے تو آپ کے ساتھ کچھ دوسرے لوگ بھی اٹھ کھڑے ہوئے، ان لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب میں نے (لوگوں کو) ایسا کہتے دیکھا تو میں نے کہا: ”عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ“ (آپ پر سلامتی ہو اے اللہ کے رسول) اور ایسا میں نے تین بار کہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عَلَيْكَ السَّلَامُ“ میت کا سلام ہے، آپ نے بھی ایسا تین بار کہا، پھر آپ میری طرف پوری طرح متوجہ ہوئے اور فرمایا: جب آدمی اپنے مسلمان بھائی سے ملے تو اس کے لیے مناسب ہے کہ کہے: ”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ“ پھر آپ نے میرے سلام کا جواب اس طرح لوٹایا اور تین مرتبہ فرمایا: ”وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ“، (ترمذی: 2721)۔“

اہل قبور کو سلام کرنے کے مسنون الفاظ:

(1) ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ قبرستان تشریف لے گئے، تو فرمایا:

”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ“۔

ترجمہ: ”تم پر سلامتی ہو اے مومن قوم کے گھر والو! اگر اللہ نے چاہا، تو ہم تم سے ملنے والے ہیں، (مسلم: 249)۔“

(2) ”حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب قبرستان سے گزرتے: تو یہ دعا فرماتے:

”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ، أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ، أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَافِيَةَ لَنَا وَلَكُمْ“۔

ترجمہ: ”تم پر سلام ہو اے گھروں والے مومن اور مسلمانو! بے شک ہم (بھی) اگر اللہ نے چاہا تو تم سے ملنے والے ہیں، ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے عافیت کا سوال کرتے ہیں، (نسائی: 2040)۔“

(3) ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ ﷺ میری باری والی رات میں آخری پہر بقیع کی طرف نکل جاتے اور یہ دعا فرماتے:

”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا وَإِيَّاكُمْ مُتَوَاعِدُونَ غَدًا أَوْ مَوَاطِنًا، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرَقَدِ“۔

ترجمہ: ”تم پر سلام ہو اے مومن قوم کے گھر والو! ہم اور تم سے کل کا وعدہ ہے اور ہم ان شاء

اللہ تم سے ملنے والے ہیں اے اللہ! بیع الغرقد والوں کی مغفرت فرما، (نسائی: 2039)۔“  
(4) ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے رسول اللہ کو نہیں پایا (تو تلاش میں نکلی)  
پس میں نے آپ کو بیع میں پایا: تو آپ نے کہا:

”اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ، اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَاِنَّا بِكُمْ  
لَا حِقْوَنَ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِ مَنَا اَجْرَهُمْ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُمْ“۔

ترجمہ: ”اے مومن قوم کے گھر والو! تم ہمارے پیشرو ہو اور ہم تم سے ملنے والے ہیں، اے  
اللہ! ان کے اجر سے ہم کو محروم نہ کر اور ان کے بعد ہمیں آزمائش میں نہ ڈال“۔

(ابن ماجہ: 1546)

(5) ”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ مدینہ کی قبور  
کے پاس سے گزرے تو ان کی طرف چہرہ انور پھیر لیا اور فرمایا:

”اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُورِ، یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ، اَنْتُمْ  
سَلَفُنَا، وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ“۔

ترجمہ: ”تم پر سلام ہوا اے قبور والو! اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے  
پہلے گئے ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں، (ترمذی: 1053)۔“

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”اَلسَّلَامُ عَلٰی اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ،  
وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِیْنَ، وَاِنَّا اِنْ شَاءَ  
اللّٰهُ بِكُمْ لَلْاَحِقْوَنَ“۔

ترجمہ: ”اے گھروں والے مسلمانو اور مومنو! تم پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ ہم میں پہلے جانے  
والوں اور پیچھے رہ جانے والوں پر رحم فرمائے، بے شک اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی تم سے ملنے  
والے ہیں، (مسلم: 974)۔“

جس کو اندیشہ ہو کہ اس کی نظر کسی کو لگ سکتی ہے، اس کے لیے دعائے برکت:

”حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اپنی نظر لگنے کا اندیشہ ہوتا تو یہ دعا فرماتے:

”اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ وَلَا يَضُرُّكَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! اس میں برکت عطا فرما اور اس کو نقصان سے بچا۔“

(عَمَلُ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ لِابْنِ السَّنِي: 208)

جس کے پاس صدقہ کے لیے کچھ نہ ہو، وہ درود پڑھے:

”جس آدمی کے پاس صدقہ میں دینے کے لیے کچھ نہ ہو تو وہ اپنی دعا میں یہ درود پڑھے، یہ اس کے لیے صدقہ ہے:

”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلٰی

الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! تو اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج اور مومنین و مومنات اور مسلمین و مسلمات پر درود بھیج، (الْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ: 7175)۔“

کوئی مسکرائے یا ہنسے تو اس کو یہ دعا دے:

”حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے تو ابو بکر یا عمر رضی اللہ عنہما نے دعا دی:

”أَصْحَكَ اللّٰهُ سِنِّكَ“۔

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ خوش و خرم رکھے، (ابوداؤد: 5234)۔“

مسلمان بھائی سے محبت کا اظہار اور جواب محبت:

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص کا گزر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ہوا تو ایک آدمی نے کہا، میں اس سے اللہ عز و جل کی رضا کے لیے محبت کرتا ہوں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: کیا تم نے اس کو بتایا ہے، اس نے عرض کی: نہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے بتادو، اس نے کہا: میری ملاقات اس شخص سے ہوگئی تو میں نے اسے کہا:

”إِنِّي أَحْبَبْتُ فِي اللَّهِ جَلَّ وَعَزَّ يَا فُلَانُ“۔

ترجمہ: ”اے فلاں! میں تم سے اللہ کی رضا کے لیے محبت کرتا ہوں“۔  
اس شخص نے جواب دیا:

”أَحَبَّكَ اللَّهُ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ“۔

ترجمہ: ”اللہ تجھ سے محبت کرے جس کی خاطر تو نے مجھ سے محبت کی“۔

(الْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ: 7321)

نیکی کرنے والے کے لیے دعا:

”حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے ساتھ کوئی نیکی کرے تو نیکی کرنے والے کے لیے کہے تو اس نے تعریف کا حق ادا کر دیا:

”جَزَاكَ اللَّهُ حَيْرًا“۔

ترجمہ: ”تجھے اللہ بہتر بدلہ عطا فرمائے، (سنن ترمذی: 2035)“۔

کوئی نیکی کرے یا مال کی پیشکش کرے:

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ مدینہ آئے تو نبی ﷺ نے اسے سعد بن الربیع رضی اللہ عنہ کا بھائی بنایا تو سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: آؤ میں اپنا تمام مال تیرے ساتھ دو حصوں میں بانٹتا ہوں اور میری دو بیویاں ہیں، ان میں سے ایک کو طلاق دیتا ہوں، تو جب اس کی عدت پوری ہو جائے تو تم اس سے شادی کر لینا، تو حضرت عبدالرحمن بن عوف نے کہا، مجھے بازار کا راستہ دکھا دیجیے، تو انہوں نے ان کو بازار کا راستہ دکھایا، حضرت عبدالرحمن بن عوف نے یہ دعا دی:

”بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ“۔

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ تیری اہل اور مال میں برکت عطا فرمائے، (ترمذی: 1933)“۔

## قرض کی ادائیگی کے وقت:

”حضرت عبداللہ بن ابی ربیعہ المحزومی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ نے غزوہ حنین کے موقع پر ان سے تیس یا چالیس ہزار درہم قرض لیے تو جب واپس آئے تو اس کی ادائیگی کیا و فرمایا: بے شک قرض کا بدلہ پورا واپس کرنا اور تعریف کرنا ہے، پھر فرمایا: ”بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ“۔

ترجمہ: اللہ تیری اہل اور مال میں برکت عطا فرمائے، (ابن ماجہ: 2424)۔

## قرض خواہ کی دعا قرض دار کے لیے:

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی ﷺ سے ایک خاص عمر کا اونٹ لینا تھا، وہ شخص اپنے اونٹ کا مطالبہ کرنے آیا، تو آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: اس کو اونٹ دے دو، انہوں نے تلاش کیا تو اس عمر کا اونٹ نہیں ملا، البتہ اس سے زیادہ عمر کا اونٹ مل گیا، آپ نے فرمایا: وہی دے دو، اس شخص نے دعا دی، پھر آپ ﷺ فرمایا: تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو قرض عمدگی سے ادا کریں، (وہ دعا یہ ہے): ”أَوْفَيْتَنِي أَوْفَى اللَّهِ بِكَ“۔

ترجمہ: ”آپ نے مجھے پورا پورا حق دیا ہے، اللہ تعالیٰ پوری پوری جزا دے“۔

(صحیح البخاری: 2305)

## غربت، فقر اور قرض کا علاج:

”حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مکاتب غلام ان کے پاس آیا اور کہا: میں اپنے مکاتب کے پیسے ادا کرنے سے عاجز آ گیا ہوں، پس آپ میری مدد کیجیے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ بتاؤں، جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھائے ہیں، اگر تمہارے اوپر پہاڑ جتنا قرض ہوگا، تب بھی اللہ تعالیٰ تجھ سے اس قرض کو ادا کر دے گا، آپ ﷺ نے فرمایا، یہ دعا پڑھو:

”اَللّٰهُمَّ اَكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ

سِوَاكَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! مجھے حرام سے بچاتے ہوئے اپنے حلال کے ساتھ کفایت کر اور مجھے اپنے فضل سے تیرے سوا کسی اور کی محتاجی سے بچا، (ترمذی: 3563)۔“

ادائے قرض کے لیے ایک نایاب نسخہ:

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ابو بکر رضی اللہ عنہ میرے گھر آئے اور کہا: کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ دعا سنی ہے، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تعلیم کی ہے، میں نے کہا: وہ کونسی دعا ہے، انہوں نے کہا: حضرت عیسیٰ بن مریم اپنے اصحاب کو سکھاتے تھے، اگر تم میں سے کسی ایک پر سونے کے پہاڑ کے برابر قرض ہو تو ان کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے، تو ضرور اللہ اس سے قرض کو ادا کر دے گا، (وہ دعا یہ ہے):

”اَللّٰهُمَّ فَارِجِ الْهَمَّ، كَاشِفِ الْغَمِّ، مُجِيبِ دَعْوَةِ الْبُصْطَرِّينَ،

رَحْمَانَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا، اَنْتَ تَرَحُّصِنِي، فَارْحَنِي

بِرَحْمَةٍ تُغْنِيْنِي بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! پریشانی کو دور کرنے والے، غم کو کھولنے والے، پریشان لوگوں کی دعا قبول کرنے والے، اے دنیا اور آخرت میں رحمان و رحیم! تو مجھ پر رحم فرما پس مجھے ایسی رحمت عطا فرما کہ اس کے سبب دوسروں کی مہربانیوں سے بے نیاز کر دے۔“

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھ پر قرض تھا اور میں قرض کو ناپسند کرنے والا تھا، میں اس دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے مانگتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے فائدہ دیا اور اس قرض کو مجھ سے ادا کر دیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، حضرت اسماء بنت عمیس کے مجھ پر ایک دینار اور تین درہم قرض تھے، تو وہ میرے گھر آئی اور مجھے حیا آرہی تھی کہ اس کے چہرے کو دیکھوں، کیونکہ میرے پاس ادا کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں تھا، میں نے ان کلمات کے ساتھ اللہ سے دعا کی تو کچھ ہی دیر گزری تھی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسا مال دیا جو نہ صدقہ تھا اور نہ میراث تو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے اس قرض کو ادا کر دیا اور میں نے



اس مال سے اپنے گھر والوں میں اچھے طریقے سے تقسیم کیا اور اپنی بھتیجی حضرت عبدالرحمان کی بیٹی کے لیے تین اوقیہ چاندی کے زیورات بنائے اور ہمارے لیے اچھا خاصا بیج بھی گیا، (اَلْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ: 1898)۔

گھر کے کام کاج سے تھکاوٹ کا علاج اور خادم کا نعم البدل:

”حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خادم مانگنے گئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہارے لیے اس سے بہتر چیز کے بارے میں نہ بتاؤں یا تمہیں نہ سکھاؤں، جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو تینتیس بار ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ پڑھو، تینتیس بار ”اَلْحَمْدُ لِلَّهِ“ الحمد للہ کہو اور چونتیس بار ”اَللّٰهُ اَكْبَرُ“ کہو، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”جب سے میں نے اس کو سنا ہے، تب سے میں نے اس کو نہیں چھوڑا، آپ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: کیا جنگ صفین کی رات بھی نہیں چھوڑا، فرمایا: ہاں جنگ صفین کی رات کو بھی نہیں چھوڑا، (مسند ابویعلیٰ موصلی: 578)۔“

شیطان کے وساوس اور شر سے نجات کے لیے:

(1) ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ ہمیشہ پوچھتے رہیں گے یہاں تک کہ کہیں گے: مخلوق کو تو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا، پس جو شخص اس قسم کے وسوسوں کو پائے تو وہ یہ کہے:

”آمَنْتُ بِاللّٰهِ“

ترجمہ: ”میں اللہ پر ایمان لے آیا، (ابوداؤد: 4721)۔“

(2) ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر والی حدیث کی طرح (لوگوں کے سوالات کا) ذکر کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس جب وہ ایسا کہیں تو تم یہ کہو، پھر بائیں طرف تین مرتبہ تھو کو اور شیطان کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو:

”اَللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّبَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ“

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ“۔

ترجمہ: ”اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے، نہ کسی کا باپ ہے نہ کسی کا بیٹا اور کوئی اس کا ہمسر نہیں، میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں، (ابوداؤد: 4722)۔“

### پریشانی اور رنجیدگی کے وقت:

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی اہم کام رنجیدہ کرتا تو سر مبارک کو آسمان کی طرف اٹھاتے اور فرماتے:

”سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ“

ترجمہ: ”پاکی ہے اللہ کے لیے جو بہت بڑا ہے۔“  
اور جب دعائیں کوشش کرتے تو فرماتے:

”يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ“

ترجمہ: ”اے ہمیشہ زندہ رہنے والے اور دوسروں کو قائم رکھنے والے۔“

(ترمذی: 3435)

شہر، اس کے پھلوں اور اس کے وزن کے پیمانوں کے لیے دعا:

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگ جب پہلی بار پکے ہوئے میوے کو دیکھتے تو اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لاتے تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو لیتے تو فرماتے:

”اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَبْرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا، وَبَارِكْ

لَنَا فِي صَاعِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدْنَا“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت ڈال دے اور ہمارے شہر کو بابرکت بنادے اور ہمارے صاع میں برکت عطا فرما اور ہمارے مدین میں برکت عطا فرما (صاع اور مدا وزن ہیں صاع چار سیر اور مد ایک سیر کے لیے استعمال ہوتے تھے)، (مسلم: 1373)۔“

### گمشدہ چیز کی بازیابی کی دعا:

(1) ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: آپ گمشدہ چیز کے معاملے میں وضو کرتے دو رکعت نماز پڑھتے اور تشہد پڑھتے اور اس میں یہ دعا کرتے:

”يَا هَادِيَ الصَّالِّ وَرَادَّ الصَّلَاةِ، اُرْدُدْ عَلَيَّ صَلَاتِي بِعِزَّتِكَ  
وَسُلْطَانِكَ فَإِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ“۔

ترجمہ: ”اے گمراہ کو سیدھی راہ دکھانے والے اور گم شدہ چیز کو لوٹانے والے اپنے غلبہ اور قوت سے میری گم شدہ چیز مجھے واپس دیدے، کیونکہ یہ تیری ہی عطا اور فضل سے ہے، (مصنف ابن ابی شیبہ: 29720)۔“

(2) ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ گم شدہ چیز کے معاملے میں یہ دعا فرماتے:

”اللَّهُمَّ رَادَّ الصَّلَاةِ وَهَادِيَ الصَّلَاةِ، أَنْتَ تَهْدِي مِنَ  
الصَّلَاةِ، اُرْدُدْ عَلَيَّ صَلَاتِي بِعِزَّتِكَ وَسُلْطَانِكَ، فَإِنَّهَا مِنْ  
عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! گم شدہ چیز کو لوٹانے والے اور گمراہی سے ہدایت دینے والے، تو ہی گمراہی سے ہدایت دیتا ہے، اپنے غلبہ اور قوت سے میری گم شدہ چیز مجھے لوٹا دے، کیونکہ یہ تیری عطا اور تیرے فضل سے ہے، (الْمُعْجَمُ الصَّغِيرُ لِلطَّبْرَانِيِّ: 660)۔“

سفر میں کوئی بھٹکے تو یہ پڑھے:

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ کے حفظہ (فرشتوں) کے علاوہ کچھ فرشتے ہیں وہ ہر چیز کو لکھتے ہیں یہاں تک گرنے والے پتوں کو بھی لکھتے ہیں، تو جب تم میں کوئی سفر میں بھٹک جائے تو بلند آواز سے کہے:

”أَعِينُوا عِبَادَ اللَّهِ رَحِمَكُمُ اللَّهُ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ کے بندوں میری مدد فرمائیں، اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے“۔

(مصنف ابن ابی شیبہ: 29721)

## بدفالی سے بچنے کی دعا:

(1) ”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو بدفالی کسی حاجت سے پھیر دے تو اس نے شرک کیا، صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ اس کا کفارہ کیا ہے فرمایا: (کفارہ یہ ہے) کہ ان میں سے کوئی یہ دعا کرے:

”اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُكَ وَلَا طَيْرَ إِلَّا طَيْرُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ تیری (مقدر کی ہوئی) بھلائی کے سوا کوئی بھلائی نہیں اور بدفالی صرف تیری طرف سے ہے (یعنی بھلائی برائی سب تیرے اختیار میں ہے) اور تیرے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، (مسند احمد: 7035)۔“

(2) ”حضرت عروہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: احمد القرشی نے کہا: نبی ﷺ کے سامنے بدفالی کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ان میں سے اچھا فال ہے اور فال (شگون) کسی مسلمان کو اس کے ارادہ سے باز نہ رکھے، تو پھر جب تم میں سے کوئی ایسی چیز دیکھے جو اسے ناگوار ہو تو وہ یہ دعا پڑھے:

”اللَّهُمَّ لَا يَأْتِي بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! تو ہی اچھائیوں کو لاتا ہے، تو ہی برائیوں کو دور فرماتا ہے، برائی سے رکنے اور اچھائی کو کرنے کی طاقت تیری ہی عطا سے ہے، (ابوداؤد: 3919)۔“

نظر لگے تو یہ دعا پڑھے:

(1) ”حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سہل بن حنیف کو نظر لگائی تو نبی ﷺ نے (اس دعا سے) دم کیا اور فرمایا: اللہ کے اذن سے کھڑے ہو جاؤ تو وہ کھڑے ہو گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے جان، مال، بھائی میں سے کسی چیز کو دیکھے اور اسے پسند آجائے تو اس کے لیے برکت کی دعا کرے، بے شک نظر حق ہے، (دعا یہ ہے):

”بِسْمِ اللَّهِ، اَللّٰهُمَّ اَذْهَبْ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا“۔

ترجمہ: ”اللہ کے نام سے شروع، اے اللہ! اس کی گرمی سردی اور رنج و تکلیف کو دور فرما“۔  
(السنن الکبریٰ للنسائی: 10895)

جانور کو نظر لگے (انسانوں پر بھی پڑھ سکتے ہیں):

”حضرت سحیم بن نوفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن ہم حضرت عبداللہ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک اعرابی بچی اپنے سردار کے پاس آئی اور ہم مصحف کو پیش کر رہے تھے، اس نے کہا: تم کو کس چیز نے روکا ہے اور تیری گھوڑے کے بچے کو فلاں آدمی نے نظر لگائی ہے، تو وہ گھر میں دائرے میں گھوم رہی ہے، اٹھو اور اس کے لیے دم کرنے والا ڈھونڈو، پس عبداللہ نے کہا: جھاڑ پھونک والے کو نہ ڈھونڈو اور اس کے دائیں نتھنے میں چار بار اور بائیں میں تین بار پھونکو اور یہ دعا پڑھو، پس وہ گیا اور پھر ہمارے پاس واپس آیا، اس نے کہا: مجھے جس دعا کا حکم دیا تھا میں نے پڑھی، تو میرے آنے سے پہلے اس (جانور) نے لید کی، پیشاب کیا اور چارہ کھایا، (دعا یہ ہے):

”لَا بَأْسَ، اَذْهَبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ، اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِی، لَا یُکْشِفُ الضُّرَّ اِلَّا اَنْتَ“۔

ترجمہ: ”کچھ ڈر نہیں، اے انسانوں کے پروردگار! بیماری کو دور فرما دے، شفا دے، تو ہی شفا دینے والا ہے، ضرر کو تو ہی دور کرتا ہے (مصنف ابن ابی شیبہ: 29389)“۔

دیوانے پن کا علاج:

”حضرت خارجہ بن الصلت التمیمی رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گئے اور عرب کے ایک محلے میں آئے تو انہوں نے کہا: ہمیں خبر پہنچی ہے کہ تم لوگ اس آدمی (نبی ﷺ) کے پاس سے آئے ہو جو خیر لے کر آیا ہے، تو ہمارے پاس زنجیروں میں جکڑا ہوا ایک دیوانہ ہے، کیا تمہارے پاس (دیوانہ پن کی) کوئی دوا یا دم ہے کہا: ہم نے کہا: ہاں، کہا: تو وہ دیوانے کو زنجیروں میں لے آئے، کہا: میں نے

اس پر تین دن صبح و شام سورۃ الفاتحہ پڑھی، جب بھی میں اس کو ختم کرتا تو اپنے تھوک کو جمع کرتا پھر اس پر تھوک کی پھینٹیں ڈالتا تو گویا کہ وہ رسی سے بندھا تھا اور آزاد ہوا، انہوں نے مجھے اجرت دی تو میں نے کہا: نہیں حتیٰ کہ میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: کھاؤ، قسم ہے میری عمر کی! لوگ تو باطل دم سے کھاتے ہیں اور تم نے تو حق دم سے کھایا ہے، (ابوداؤد: 3901)۔

### سورۃ الفاتحہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مَلِکِ یَوْمِ  
الدِّیْنِ ۝ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ  
الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۝ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ  
عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ ۝

ترجمہ: ”تمام تعریفیں اللہ ہی کے لائق ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے، نہایت رحم فرمانے والا بہت مہربان ہے، روزِ جزا کا مالک ہے، (اے پروردگار!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں، ہم کو سیدھے راستے پر چلا، ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا، نہ ان لوگوں کا راستہ جن پر غضب ہوا اور نہ گمراہوں کا۔“

### کالے کا علاج:

(1) ”حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ کے چند اصحاب کسی سفر میں گئے حتیٰ کہ وہ عرب قبائل میں سے ایک قبیلے کے پاس اترے، انہوں نے ان لوگوں سے مہمانی طلب کی تو انہوں نے کھانا کھلانے سے انکار کر دیا، اس قبیلہ کے سردار کو بچھونے کاٹ لیا تھا، ان لوگوں نے اس کی صحت کے لیے سارے جتن کر لیے تھے، لیکن کسی چیز نے اس کو شفا نہیں دی، پھر کسی نے کہا: تم مسافروں کی اس جماعت کے پاس جاؤ، شاید ان کے پاس کوئی شفاء بخش چیز ہو، تو وہ ان صحابہ کے پاس آئے اور کہا: اے جماعت! ہمارے سردار کو بچھو

نے ڈس لیا ہے اور ہم نے اس کی صحت کے لیے سارے جتن کر لیے ہیں اور اس کو کسی سے شفا نہیں ہوئی، تو کیا تم میں سے کسی کے پاس کوئی نفع آور چیز ہے، ان میں سے ایک صحابی نے کہا: ہاں ہے بے شک میں دم کرتا ہوں، لیکن اللہ کی قسم! ہم نے تم سے مہمانی طلب کی تو تم نے ہماری مہمانی نہیں کی، پس میں اس وقت تک تمہارے لیے دم نہیں کروں گا، جب تک تم ہمیں اس کی اجرت نہیں دو گے، پھر انہوں نے بکریوں کا ایک ریوڑ (۳۰) بکریاں دینے پر صلح کر لی، وہ صحابی گئے اور سردار پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ پڑھ کر دم کیا اور اس پر معمولی سی تھوک کی چھینٹیں ڈالیں تو یوں لگا جیسے کسی کی رسی کھول دی گئی ہو، پھر وہ اٹھ کر چلنے لگا اور اس کو بالکل تکلیف نہیں تھی، پھر ان لوگوں نے صحابہ کو طے شدہ بکریاں دیں، پھر کسی نے کہا: ان بکریوں کو آپس میں تقسیم کر لو، پھر جس نے دم کیا تھا اس نے کہا: ایسا نہ کرو حتیٰ کہ ہم نبی ﷺ کے پاس جائیں اور آپ سے قصہ بیان کریں، پھر دیکھیں کہ آپ ﷺ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں پھر وہ صحابہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ کے سامنے یہ واقعہ بیان کیا، آپ نے فرمایا: تم کو کیسے معلوم ہوا کہ سورۃ الفاتحہ دم ہے، پھر فرمایا: تم لوگوں نے ٹھیک کیا، اپنے حصوں کے ساتھ میرا حصہ بھی نکالو، (بخاری: 2276)۔“

نوٹ: سورۃ الفاتحہ گزر چکی ہے۔

(2) ”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے سامنے بخار کے دم کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے میرے سامنے پڑھو، اس دم کو آپ کے سامنے پڑھا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ عہد و پیمان ہے جو سلیمان علیہ السلام جنوں سے لیتے تھے، میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: پس ایک شخص کو بچھو یا سانپ نے کاٹا اور وہ حضرت علقمہ کے ساتھ تھے، تو انہوں نے اس کو دم کیا تو (وہ اتنی جلدی ٹھیک ہو گیا) گویا کہ اس کی رسی کھول دی گئی ہو، (وہ دم یہ ہے):

”بِسْمِ اللّٰہِ، شَجَّةٌ قَرْنِیَّةٌ، مُدْحَةٌ بَحْرٌ قَفْطًا“۔

(المعجم الاوسط: 5276)

## گردے کی پتھری اور پیشاب کے امراض کا علاج:

”حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کے پاس ایک آدمی آئے اور ان سے ذکر کیا کہ اس کا پیشاب رک گیا تھا اور اسے پیشاب کی پتھری کی شکایت ہو گئی تھی، اس نے اسے ایک دم سکھایا جو اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا (کہ وہ اس کو پڑھے)، تو وہ صحت یاب ہو جائے گا اور اس کو حکم دیا کہ اس سے دم کیا کریں، اس نے دم کیا اور وہ صحت مند ہو گیا، (وہ دعا یہ ہے):

”رَبَّنَا اللَّهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ، تَقَدَّسَ اسْمُكَ، أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَمَا رَحَّمْتَكِ فِي السَّمَاءِ، فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْأَرْضِ وَاعْفِرْ لَنَا حُوبَنَا وَخَطَايَاَنَا أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ، فَأَنْزِلْ شِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ وَرَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ عَلَى هَذَا الْوَجَعِ“۔

ترجمہ: ”ہمارا رب اللہ ہے جس کی حکومت آسمانوں میں ہے، (اے اللہ) تیرا نام پاک ہے، تیرا حکم آسمان اور زمین میں (نافذ) ہے جس طرح تیری رحمت آسمان میں ہے، اسی طرح اپنی رحمت زمین میں کر دے، ہمارے گناہوں اور خطاؤں کو بخش دے، تو پاکیزہ لوگوں کا رب ہے، پس اپنی شفا (کے خزانہ) میں سے شفا اور رحمت کے خزانہ سے رحمت اس درد پر نازل فرما، (الْبُعْجَمُ الْأَوْسَطُ: 8636)۔“

داد، زخم یا پھوڑا ہو تو یہ دعا پڑھے:

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب کسی انسان کے کسی عضو میں کوئی تکلیف ہوتی یا پھوڑا یا زخم ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی اس طرح رکھتے اور سفیان نے اپنی شہادت کی انگلی زمین پر رکھی پھر اسے اٹھا کر فرمایا:

”بِسْمِ اللَّهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا، بِرِيقَةٍ بَعْضُنَا، لِيُشْفَى بِهِ سَقِيمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا“۔

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کے نام سے ہماری زمین کی مٹی، ہم میں سے کسی کے لعاب سے، ہمارے



رب کے حکم سے ہمارا مریض شفا پائے گا اور زہیر کی روایت میں ہے تاکہ ہمارے مریض کو شفا دی جائے، (مسلم: 2194)۔

درد کے لیے:

(1) ”حضرت عثمان بن ابی العاص الثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور مجھے درد ہو رہا تھا اور قریب تھا کہ یہ درد مجھے مار دیتا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا: اپنا دایاں ہاتھ اس (درد کی جگہ) پر رکھو اور اس (دعا) کو سات مرتبہ پڑھو، پس میں نے پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا عطا فرمائی:

”بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ  
وَاَحَاذِرُ“۔

ترجمہ: ”اللہ کے نام سے شروع، میں اللہ تعالیٰ اور اس کی قدرت کے ساتھ ہر اس چیز سے پناہ مانگتا ہوں جسے میں پاتا ہوں اور جس سے میں ڈرتا ہوں، (ابن ماجہ: 3522)۔“

(2) ”حضرت ثابت البنانی بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے کہا: یا محمد! جب تیرے جسم میں درد ہو تو اپنا ہاتھ درد والی جگہ پر رکھو، پھر پڑھو، پھر (درد کی جگہ سے) ہاتھ ہٹالو، پھر ایسے ہی طاق (تین یا پانچ یا سات) بار کرو، کیونکہ انس بن مالک نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ایسا ہی بیان کیا، دعا یہ ہے:

”بِسْمِ اللّٰهِ، اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ مِنْ  
وَجَبِّ هٰذَا“۔

ترجمہ: ”اللہ کے نام سے شروع، اللہ کی عزت اور اس کی قدرت کے ساتھ میں پناہ مانگتا ہوں، ہر اس چیز کے شر سے جسے میں اپنے اس درد سے پاتا ہوں، (ترمذی: 3588)۔“

بخار کا علاج:

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دردوں اور بخار میں اس دعا کو تعلیم فرمایا کرتے تھے:

”بِسْمِ اللَّهِ الْكَبِيرِ، نَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ عَمْرِقِ نَعَارٍ  
وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ“۔

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا ہے، ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں جو عظیم ہے، ہر جوش مارنے والی رگ کے شر سے اور آگ کی گرمی کی شر سے“۔

(الْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ: 8274)

بیمار کے لیے عیادت کے وقت دعا:

(1) ”حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کی عیادت کرتے تو یہ دعا کرتے:

”اللَّهُمَّ أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ فَانْتَ الشَّافِي  
لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقْبًا“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! اے لوگوں کے رب! اس بیماری اور تکلیف کو دور کر دے اور شفا دے اور تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفا ہی (حقیقتاً) شفاء ہے، ایسی شفاء جو بیماری کو نہ چھوڑے، (ترمذی: 3565)۔“

(2) ”حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں بیمار تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس چل کر آئے اور اس وقت میں کہہ رہا تھا: میرے رب! اگر میری موت کا وقت آپ پہنچا ہے تو مجھے (موت دے کر) راحت دے اور اگر میری موت بعد میں ہو تو مجھے اٹھا کر کھڑا کر دے (یعنی صحت دیدے)، اگر یہ آزمائش ہے تو مجھے صبر دے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم نے کیا کہا، تو انہوں نے جو کہا تھا، اسے دہرایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے پیر سے ٹھوکا دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی، (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کے بعد مجھے اپنی تکلیف کی پھر کبھی شکایت نہیں ہوئی:

”اللَّهُمَّ عَافِهِ أَوْ اشْفِهِ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! انہیں عافیت دے یا شفا دے، (ترمذی: 3564)۔“

نوٹ: مریض کو دم کرنا ہو تو اسی طرح پڑھے اور اگر خود کو دم کرنا ہو تو پھر اس طرح پڑھے:

”اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ، اَللّٰهُمَّ اشْفِنِیْ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! مجھے عافیت دے، اے اللہ! مجھے شفا دے“۔

(3) ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دم کرتے وقت یہ دعا فرماتے:

”اَللّٰهُمَّ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ لَا یُکْشِفُ السُّوءَ اِلَّا اَنْتَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! بیماری کو دور کر، اے لوگوں کے رب! برائی کو صرف تو ہی دور کرتا ہے“۔

(مسند البزار: 36)

(4) ”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو فرمایا:

”لَا بَاسَ طَهُورٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ“۔

ترجمہ: ”کچھ ڈرنہیں ان شاء اللہ یہ بیماری پاک کرنے والی ہے، (بخاری: 5662)“۔

(5) ”حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ بیمار ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، جبریل نے کہا:

”بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْكَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ یُّوْذِیْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ  
عَیْنٍ اَوْ حَاسِدٍ اَللّٰهُ یُشْفِیْكَ، بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْكَ“۔

ترجمہ: ”میں اللہ کا نام لے کر آپ کو دم کرتا ہوں، ہر اس چیز سے جو تجھے تکلیف دے، ہر نفس کے شر سے یا ہر حاسد آنکھ کے شر سے، اللہ تعالیٰ تجھے شفا دے، اللہ کے نام سے میں تجھے دم کرتا ہوں، (ابن ماجہ: 3523)“۔

(6) ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے تو مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں اس دم سے دم نہ کروں جس کو میرے پاس جبریل لے کر آئے، میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ قربان ہوں یا رسول اللہ

ﷺ! کیوں نہیں، تو آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ دم فرمایا:

”بِسْمِ اللَّهِ أُرْقِيكَ وَاللَّهُ يَشْفِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِيكَ، مِنْ شَرِّ  
النَّفَثَاتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ“۔

ترجمہ: ”میں اللہ کے نام سے تجھے دم کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ تجھے ہر اس بیماری سے شفا دے جو تیرے جسم میں ہے، گرہوں میں پھونکنے والی (جادو کرنے والی) عورتوں کی برائی سے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے، (ابن ماجہ: 3524)۔“

(7) ”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ نے فرمایا: جب کوئی مسلمان بندہ کسی ایسے مریض کی عیادت کرتا ہے جس کی موت کا وقت ابھی نہیں آیا، پھر وہ سات بار یہ دعا پڑھتا ہے، تو ضرور اس مریض کو عافیت دی جاتی ہے:

”أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيكَ“۔

ترجمہ: ”میں اللہ سے جو عظمت والا ہے اور بہت بڑے عرش کا مالک ہے، سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفا دے، (ترمذی: 2083)۔“

(8) ”حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں بیمار تھا تو رسول اللہ ﷺ نے میری عیادت کی اور یہ دعا فرمائی:

”يَا سَلْمَانَ شَفَى اللَّهُ سَقَمَكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَعَافَاكَ فِي بَدَنِكَ  
وَجَسَدِكَ إِلَى مُدَّةِ أَجَلِكَ“۔

ترجمہ: ”اے سلمان: اللہ تعالیٰ تجھے اس بیماری سے شفا دے، تیرے گناہ بخش دے اور تجھے تیری موت تک بدنی اور جسمانی عافیت عطا فرمائے۔“

(الْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ: 2014)

نوٹ: مریض کی عیادت کے وقت ”یا سلمان“ کی جگہ مریض کا نام لے۔“

(9) ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی ﷺ دم فرماتے ہوئے کہتے تھے:

”إِمْسَحِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ، بِيَدِكَ الشِّفَاءُ، لَا يَكْشِفُ

اَلْكَرْبِ اِلَّا اَنْتَ“۔

ترجمہ: ”اے لوگوں کے رب! بیماری کو دور فرما، شفا تیرے دست قدرت میں ہے اور تیرے سوا کوئی مصیبت کو دور نہیں کر سکتا، (مسند احمد: 24234)۔“

شہادت کی دعا کرنا اور مدینے میں موت کی دعا کرنا:

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں: حضرت عمر یہ دعا فرماتے:

”اَللّٰهُمَّ اِنْمُرَقِنِيْ شَہَادَةً فِیْ سَبِيْلِكَ وَاَجْعَلْ مَوْتِيْ فِیْ بَلَدٍ

رَسُوْلُكَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! مجھے اپنی راہ میں شہادت کی موت عطا فرما اور اپنے رسول کے شہر میں موت عطا فرما، (بخاری: 1890)۔“

وفات کے وقت یہ دعا پڑھے:

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات کے وقت یہ دعا فرما رہے تھے:

”اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاَرْضْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِیقِ الْاَعْلٰی“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا دے“۔

(سنن ترمذی: 3496)

سکرات موت میں آسانی کی دعا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کے پاس ایک پیالہ تھا، جس میں پانی تھا اور آپ اپنے ہاتھ کو پیالہ میں داخل فرماتے پھر اپنے چہرے کو پانی سے دھوتے، پھر فرماتے:

”اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰی عَمَرَاتِ الْمَوْتِ اَوْ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! موت کی سختیوں اور شدتوں پر میری مدد فرما، (ترمذی: 978)۔“

## مرنے والے کو موت کے وقت تلقین:

(1) ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے مرنے والوں کو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی تلقین کیا کرو، (مسلم: 917)۔“

(2) ”حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں فرمایا: اپنے مرنے والوں کو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی تلقین کیا کرو، کیونکہ جس مسلمان بندے کا آخری کلام لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کی آگ پر حرام کر دیتا ہے، (مصنف ابن ابی شیبہ: 10869)۔“

(3) ”عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے مردوں (جو لوگ حالت نزع میں ہوں) کو یہ کہنے کی تلقین کرو، لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! یہ دعا زندوں کے لیے کیسی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت عمدہ ہے، بہت بہتر ہے:

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَدِيثُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“۔

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، جو بار بار ہے کریم ہے، اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے جو عرش عظیم کا رب ہے، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو سارے جہاں کا رب ہے، (ابن ماجہ: 1446)۔“

(4) ”حضرت معقل بن یسار بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے مرنے والوں کے پاس سورۃ یس پڑھا کرو، (صحیح ابن حبان: 3002)۔“

(5) ”ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی موت کے وقت آئے اور ان کی آنکھیں کھلی رہ گئی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بند کر دیا اور فرمایا: جب جان نکلتی ہے تو آنکھیں اس کے پیچھے لگی رہتی ہیں اور لوگوں نے ان کے گھر میں رونا شروع کر دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے لیے اچھی ہی دعا کرو، اس لیے کہ فرشتے تمہاری دعاؤں پر آمین کہتے ہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی:

”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ“

فِي الْغَابِرِينَ وَاعْفُرْ لَنَا يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ وَافْسَحْ لَهٗ فِي قَبْرِهٖ  
وَنُودَّ لَهُ فِيهِ“۔

ترجمہ: ”یا اللہ! ان کو بخش دے اور ہدایت والوں میں ان کا درجہ بلند کر، ان کے باقی رہنے والے عزیزوں کو بہتر بدل عطا فرما اور ہم کو اور ان کو بخش دے، تمام جہانوں کے رب اور ان کی قبر کو کشادہ کر اور اس میں اس کے لیے اجالا کر، (مسلم: 920)۔“

میت کے لواحقین یہ دعا پڑھیں:

”ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم مریض یا میت کے پاس آؤ تو خیر کی دعا کرو، کیونکہ فرشتے تمہاری دعاؤں پر آمین کہتے ہیں، وہ کہتی ہیں: جب حضرت ابو سلمہ کا انتقال ہوا تو میں نبی ﷺ کے پاس آئی، پس میں نے کہا: یا رسول اللہ! ابو سلمہ کا انتقال ہو چکا ہے، فرمایا: (یہ دعا) پڑھو، وہ فرماتی ہیں: میں نے ایسے پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے بہتر بدل عطا فرمایا یعنی محمد ﷺ، (وہ کلمات یہ ہیں):  
”اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلَهٗ وَاَعْقِبْنِيْ مِنْهُ عَقِبِيْ حَسَنَةً“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میری اور اس کی بخشش فرما اور مجھے اس سے بہتر بدل عطا فرما۔“

(مسلم: 919)

اس دعا کو میت کے علاوہ عام مصیبت میں بھی پڑھ سکتے ہیں:

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: جس بندے کو کوئی مصیبت پہنچے پھر وہ یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس مصیبت پر اجر عطا فرماتا ہے اور اس کو اس کا نعم البدل عطا فرماتا ہے، وہ فرماتی ہیں: جب حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو میں نے ایسے ہی پڑھا جیسے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے بہتر بدل عطا فرمایا، یعنی رسول اللہ ﷺ، وہ الفاظ یہ ہیں:

”اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اجْرِنِيْ فِيْ مُصِيبَتِيْ“

وَأَخْلَفَ لِي خَيْرًا مِنْهَا“۔

ترجمہ: ”ہم اللہ کے لیے ہیں اور ہم اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، اے اللہ! مجھے میرے مصیبت میں اجر عطا فرما اور مجھے اس کا نعم البدل عطا فرما، (مسلم: 918)۔“

کلمات تعزیت:

”حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ کی صاحبزادی نے آپ کو خبر بھیجی کہ میرا بیٹا فوت ہو رہا ہے تو آپ ہمارے پاس آئیں، آپ نے جوابی پیغام میں سلام بھیجا اور (صبر کی تلقین فرمائی)، انہوں نے پھر آپ کے پاس پیغام بھیجا اور قسم دی کہ آپ ان کے پاس ضرور آئیں، سو آپ کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ حضرت سعد بن عبادہ، حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابی بن کعب، حضرت زید بن ثابت اور دوسرے مرد تھے، اس بچے کو اٹھا کر آپ کے پاس لایا گیا اور اس کی سانس اکھڑ رہی تھی، راوی نے کہا: میرا گمان ہے، اس نے کہا: اس کا جسم پرانی مشک کی طرح تھا، پس آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہنے لگے، حضرت سعد نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ کیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اللہ کی رحمت ہے جس کو اللہ نے اپنے بندوں کے دل میں ڈال دیا ہے اور اللہ اپنے بندوں میں سے صرف رحم کرنے والوں پر رحم فرماتا ہے، (وہ کلمات یہ ہیں):“۔

”إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أُعْطِيَ وَكُلٌّ عِنْدَكَ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى،

فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ“۔

ترجمہ: ”بے شک اللہ ہی کے لیے ہے جو اس نے لے لیا اور اسی کے لیے ہے جو اس نے عطا کیا اور ہر چیز کی اس کے پاس مدت مقرر ہے، پس تم صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو“۔

(صحیح البخاری: 1284)

مسلمان کی مسلمان سے تعزیت:

”أَعْظَمَ اللَّهُ أَجْرَكَ وَأَحْسَنَ عَزَاكَ وَغَفَرَ لِبَيِّتِكَ“۔



ترجمہ: ”اللہ آپ کو بڑا اجر عطا فرمائے اور تسلی کے اسباب مہیا فرمائے اور آپ کے میت کی مغفرت فرمائے۔“

کافر کی مسلمان سے تعزیت:

”أَعْظَمَ اللَّهُ أَجْرَكَ وَأَحْسَنَ عَزَاءَكَ“

ترجمہ: ”اللہ آپ کے اجر کو بڑا فرمائے اور آپ کی تسلی کے اسباب مہیا فرمائے۔“

مسلمان کی کافر سے تعزیت:

”أَحْسَنَ اللَّهُ عَزَاءَكَ وَغَفَرَ لِمَيِّتِكَ“

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ آپ کے تسلی کے اسباب مہیا فرمائے اور تیری میت کی مغفرت فرمائے۔“

کافر سے کافر کی تعزیت:

”أَخْلَفَ اللَّهُ عَلَيْكَ“

ترجمہ: ”اللہ آپ کو بہتر بدل دے۔“

امام نووی شافعی لکھتے ہیں:

”وَأَمَّا لَفْظَةُ التَّعْزِيَةِ فَلَا حَرَجَ فِيهِ، فَبِأَيِّ لَفْظٍ عَزَاكَ حَصَلَتْ، وَاسْتَحَبَّ أَصْحَابُنَا أَنْ يَقُولَ فِي تَعْزِيَةِ الْمُسْلِمِ بِالْمُسْلِمِ: أَعْظَمَ اللَّهُ أَجْرَكَ وَأَحْسَنَ عَزَاءَكَ وَغَفَرَ لِمَيِّتِكَ، وَفِي الْمُسْلِمِ بِالْكَافِرِ: أَعْظَمَ اللَّهُ أَجْرَكَ وَأَحْسَنَ عَزَاءَكَ، وَفِي الْكَافِرِ بِالْمُسْلِمِ: أَحْسَنَ اللَّهُ عَزَاءَكَ وَغَفَرَ لِمَيِّتِكَ، وَفِي الْكَافِرِ بِالْكَافِرِ: أَخْلَفَ اللَّهُ عَلَيْكَ“

ترجمہ: ”تعزیت کے الفاظ میں کوئی تنگی نہیں، جس بھی لفظ کے ساتھ تعزیت کرے مقصود حاصل ہو جائے گا اور ہمارے اصحاب (شوافع) کے نزدیک یہ مستحب ہے کہ مسلمان سے مسلمان کی تعزیت کرے تو یہ الفاظ کہے: ”اللہ آپ کو بڑا اجر عطا فرمائے، تسلی کے اسباب مہیا فرمائے اور آپ کی میت کی مغفرت فرمائے“، مسلمان سے کافر کی تعزیت کرے تو یہ الفاظ کہے: ”اللہ آپ کے اجر کو بڑا فرمائے اور آپ کی تسلی کے اسباب مہیا فرمائے“ اور کافر

سے مسلمان کی تعزیت کرے تو یہ الفاظ کہے: ”اللہ تعالیٰ آپ کے تسلی کے اسباب مہیا فرمائے اور تیری میت کی مغفرت فرمائے“ اور کافر سے کافر کی تعزیت کرے تو یہ الفاظ کہے: ”اللہ آپ کو بہتر بدل دے، (الْأَذْكَارَ لِلنَّوْءِ: 785)۔“

فوت ہونے والوں کے لیے یہ دعائیں کرے:

(1) ”حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عوف بن مالک کو کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازے کی نماز پڑھی، تو میں نے آپ کی دعا کو یاد کر لیا اور آپ دعا فرما رہے تھے، (راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس جامع دعا سے اتنا متاثر ہوا کہ) کہا: میری یہ خواہش ہوئی کہ کاش اس میت کی جگہ میں ہوتا:

”اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاَعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نَزْلَهُ،  
وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْبَاءِ وَالشَّدَجِ وَالْبَرْدِ، وَنَقِّهِ مِنْ  
الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، اَبْدِلْهُ دَارًا  
خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَاَهْلًا خَيْرًا مِنْ اَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ  
وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِزَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔“

ترجمہ: ”اے اللہ! اس کی بخشش فرما اور اس پر رحم فرما اور اس کو عافیت دے اس سے درگزر فرما اور اس کی مہمانی اچھی کر، اس کی قبر کو کشادہ کر اور اسے پانی برف اور اولوں سے پاک کر دے اور گناہوں سے ایسا پاک کر دے، جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل سے پاک کیا، اس کو پہلے کی نسبت بہتر گھر عطا فرما اور اس اہل سے بہتر اہل اور بیوی سے بہتر بیوی اور اس کو جنت میں داخل کر اور اس کو قبر کے عذاب یا جہنم کے عذاب سے بچا، (صحیح مسلم: 963)۔“

(2) ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی جنازے کی نماز پڑھائی تو یہ دعا کی:

”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا  
وَأُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاحْيِهِ  
عَلَى الْإِيْمَانِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِسْلَامِ، اللَّهُمَّ  
لَا تَحْرِمْ مِنَّا أَجْرَكَ وَلَا تَضِلَّنَا بَعْدَكَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! ہمارے زندوں، مُردوں، چھوٹوں، بڑوں، مردوں، عورتوں، حاضر اور غائب (سب کو) بخش دے، اے اللہ! ہم میں سے جس کو زندہ رکھے اسے ایمان پر زندہ رکھ اور جسے موت دے، اسلام پر موت دے، اے اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ رکھنا اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کرنا، (ابوداؤد: 3201)۔“

(3) ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے درج ذیل دعا بھی مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کی نماز میں یہ دعا پڑھتے تھے:

”اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبُّهَا وَأَنْتَ خَلَقْتَهَا وَأَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْإِسْلَامِ،  
وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَهَا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَاكَ  
شُفَعَاءَ فَأَغْفِرْ لَهُ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! تو اس کا رب ہے، تو نے اس کو پیدا کیا اور تو نے ہی اسے اسلام کا راستہ دکھایا، اس کی روح قبض کی اور تو اس کے پوشیدہ اور ظاہر کو خوب جانتا ہے، ہم تیری بارگاہ میں سفارش لے کر حاضر ہوئے ہیں، پس اس کو بخش دے، (ابوداؤد: 3200)۔“

نماز جنازہ کے بعد کی دعائیں:

(1) ”حضرت واثلہ بن الأسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان آدمی کی جنازہ کی نماز پڑھائی تو میں نے آپ کو یہ دعا فرماتے ہوئے سنا:

”اللَّهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنِ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ، فَقِهِ مِنْ  
فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ، فَأَغْفِرْ

لَهُ وَارْحَمَهُ، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔“

ترجمہ: ”اے اللہ! بے شک فلاں جو فلاں کا بیٹا ہے، تیرے حوالے ہے اور تیری ہمسائیگی کی امان میں ہے، پس اس کو قبر کے فتنہ اور عذاب سے بچا، تو وعدہ وفا فرمانے والا ہے اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، پس تو اس کو بخش دے اور اس پر رحم فرما بے شک تو ہی بہت بخشنے والا، نہایت مہربان ہے، (ابن ماجہ: 1499)۔“

(2) ”حضرت یزید بن عبد اللہ بن رکانہ بن المطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز جنازہ پڑھانے کے لیے کھڑے ہوتے تو فرماتے:

”اللَّهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ أَمَتِكَ احتَاجُ إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهِ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَرِّدْ فِي إِحْسَانِهِ، وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ۔“

ترجمہ: ”اے اللہ! تیرا بندہ اور تیرے بندی کا بیٹا تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اس کو عذاب دینے سے بے پروا ہے، اگر یہ نیک تھا تو اس کے نیکیوں میں اضافہ فرما اور اگر گناہ گار تھا تو اس سے درگزر فرما، (الْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ: 1328)۔“

(3) ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب جنازے کی نماز پڑھاتے تو یہ دعا فرماتے:

”اللَّهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَرِّدْ فِي إِحْسَانِهِ وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا فَاغْفِرْ لَهُ وَلَا تَحْرِمْ مِنَّا أَجْرًا وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ۔“

ترجمہ: ”اے اللہ! تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا گواہی دیتا تھا کہ تیرے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں اور تو اس کو مجھ سے زیادہ

جانتا ہے، اگر یہ نیک تھا تو اس کی نیکیوں میں اضافہ فرما اور اگر گناہ گار تھا تو اس کو بخش دے اور ہمیں اس کے ثواب سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں فتنے میں نہ ڈال۔“

(صحیح ابن حبان: 3073)

### قبر میں رکھتے وقت کی دعائیں:

(1) ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ جب کسی میت کو قبر میں رکھتے تو یہ فرماتے:

”بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ“

ترجمہ: ”اللہ کے نام پر اور اللہ کے رسول ﷺ کی سنت پر (اس مردے کو قبر میں رکھتا ہوں)، (ابوداؤد: 3213)۔“

(2) ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ جب کسی میت کو قبر میں داخل فرماتے تو یہ دعا کرتے:

”بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ“

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کے نام پر اور رسول اللہ ﷺ کے دین پر (اس مردے کو قبر میں رکھتا ہوں)، (ابن ماجہ: 1550)۔“

(3) ”حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک جنازے میں حاضر ہوا تو جب مردے کو لحد میں رکھا تو (یہ دعا) فرمائی، میں نے کہا: اے ابن عمر! یہ دعا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے یا اپنی طرف سے پڑھی ہے؟، انہوں نے کہا: اگر ایسا ہو تو مجھے اختیار ہوگا، جو چاہوں کہوں (حالانکہ ایسا نہیں ہے) بلکہ اسے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، وہ دعا یہ ہے:

”بِسْمِ اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ

أَجِرْهَا مِنَ الشَّيْطَانِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، اللَّهُمَّ جَافِ الْأَرْضَ

عَنْ جَنْبَيْهَا وَصَعِدْ رُوحَهَا، وَلَقِّهَا مِنْكَ رِضْوَانًا“

ترجمہ: ”اللہ کے نام سے، اللہ کے راستے میں اور اللہ کے رسول کے دین پر (رکھتا ہوں) (اور جب اس پر اینٹیں برابر کرنے لگے تو فرمایا: (اسے شیطان سے اور قبر کے عذاب سے بچا، اے اللہ! زمین کو اس کی پسلیوں سے کشادہ رکھ اور اس کی روح کو اوپر چڑھا لے اور اپنی رضامندی اس کو نصیب فرما، (ابن ماجہ: 1553)۔“

(4) ”حضرت ابی امامہ بیان کرتے ہیں: جب حضور ﷺ کی صاحبزادی ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو قبر میں رکھا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے (دعا فرمائی)، پس جب اس پر لحد کو بنایا گیا تو آپ ان کی طرف مٹی کے ڈھیلے ڈالتے اور فرماتے اینٹوں کے درمیان کھلی جگہوں کو بند کر دو، پھر فرمایا: اس سے مردے کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا لیکن اس سے زندوں کو خوشی ملتی ہے،

”مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى، بِسْمِ اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ“۔

ترجمہ: ”اسی زمین سے ہم نے تمہیں پیدا کیا، اسی میں لوٹائیں گے اور اسی سے دوبارہ نکالیں گے اللہ کے نام سے، اللہ کے راستے میں اور اللہ کے رسول کے دین پر (قبر میں رکھتا ہوں)، (الْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ: 3433)۔“

دفن میت کے بعد اس کے لیے ثابت قدمی کی دعا:

”حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ جب کسی میت کی تدفین سے فارغ ہوتے تو فرماتے: اپنے بھائی کے لیے اللہ سے مغفرت طلب کرو اور اس کے لیے ثابت قدمی کی دعا کرو، کیونکہ ابھی اس سے سوال کیا جائے گا، دعا یہ ہے:

”اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَثَبِّتْهُ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! اس کی مغفرت فرما اور ان کو ثابت قدم فرما، (ابوداؤد: 3221)۔“

## استعاذہ (شر سے پناہ مانگنے) کی دعائیں

نفع نہ دینے والے علم اور نہ ڈرنے والے دل سے پناہ:

”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ چار چیزوں سے اس طرح پناہ طلب کرتے تھے:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ  
وَدُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس علم سے جو نفع نہ دے، اس دل سے جو ڈرتا نہ ہو، اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو سنی نہ جائے، (سنن نسائی: 5442)۔“

بزدلی اور بخل سے پناہ:

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی کریم ﷺ بزدلی اور کنجوسی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے تھے:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ  
وَعَذَابِ الْقَبْرِ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بزدلی، کنجوسی، سینے (دل) کے فتنے اور قبر کے عذاب سے، (سنن نسائی: 5543)۔“

بدبختی، مصیبت اور دشمنوں کی خوشی سے پناہ:

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ  
وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَهَاتَةِ الْأَعْدَاءِ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں مصیبت کی مشقت اور بد بختی کے حصول اور بری قضاء سے اور دشمنوں کی خوشی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، (بخاری: 6347)۔“

سننے، دیکھنے، بولنے، سوچنے اور شہوات کے شر سے پناہ:

”حضرت شہل بن حمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی: اللہ کے نبی! مجھے کوئی ایسا تعوذ (شر و فساد سے بھاگ کر اللہ کی پناہ میں آنے کی دعا) بتائیے، جس کے ذریعہ میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: (یہ دعا) پڑھو:

”أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَشَرِّ بَصَرِي وَشَرِّ لِسَانِي وَشَرِّ قَلْبِي  
وَشَرِّ مَنِيَّ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے کان کی برائی سے، اپنی آنکھ کی برائی سے، اپنی زبان کی برائی سے، اپنے دل کی برائی سے، اپنی منی (شہوات) کی برائی سے، (نسائی: 5444)۔“

بڑھاپے اور بری عمر سے پناہ:

(1) ”حضرت مصعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد پانچ چیزوں کا حکم دیتے تھے اور ان پانچ چیزوں کے بارے میں بتاتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کا حکم دیتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْدَلِ الْعُمْرِ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں اس سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں کہ میں ارذل عمر کی طرف لوٹا یا جاؤں، (صحیح البخاری: 6365)۔“

(2) ”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کیا کرتے تھے:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ سُوءِ الْكِبَرِ“۔



ترجمہ: ”اے اللہ! میں بڑھاپے کی برائی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، (نسائی: 5495)۔“  
غم اور پریشانی سے پناہ:

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ یہ دعا فرماتے تھے:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ“

ترجمہ: ”اے اللہ! میں فکر اور غم سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، (بخاری: 6369)۔“

عجز اور سستی سے پناہ:

”حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں تم لوگوں کو وہی سکھاتا ہوں جو ہمیں رسول اللہ ﷺ سکھاتے تھے، آپ یہ دعا فرماتے:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ“

ترجمہ: ”اے اللہ! میں عجز اور سستی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، (مسلم: 2722)۔“

فقر، رزق کی کمی، ذلت اور ظالم و مظلوم بننے سے پناہ:

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ یہ دعا کرتے تھے:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ

أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أَظْلَمَ“

ترجمہ: ”اے اللہ! میں فقر، قلت (رزق کی کمی) اور ذلت سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس بات سے کہ کوئی مجھ پر ظلم کرے یا میں کسی پر ظلم کروں، (ابوداؤد: 1544)۔“

قبر کے فتنے عذاب اور غنی کے فتنے سے پناہ:

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ

الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ“

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تجھ سے دوزخ کے فتنے، دوزخ کے عذاب، قبر کے فتنے، قبر کے

عذاب، غمی (مالداری) کے فتنہ اور فقر کے فتنہ کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں۔“

(صحیح البخاری: 6377)

### بھوک اور خیانت سے پناہ:

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے:

”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّہٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ وَاَعُوْذُ

بِكَ مِنَ الْخِیَانَةِ، فَاِنَّہَا بِئْسَتِ الْبَطَانَةُ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں بھوک سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، کیونکہ بھوک بدترین ساتھی ہے اور

خیانت سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، کیونکہ یہ بدترین خصلت ہے، (نسائی: 5468)۔“

### بدبختی، نفاق اور برے اخلاق سے پناہ:

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے ہوئے یہ فرماتے

تھے:

”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّقَاقِ وَالتَّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ“

ترجمہ: ”اے اللہ! میں مخالفت، دشمنی، نفاق، اور برے اخلاق سے تیری پناہ طلب کرتا

ہوں، (ابوداؤد: 1546)۔“

### کفر اور قرض سے پناہ:

(1) ”حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کفر اور قرض سے

اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، تو ایک آدمی نے کہا: آپ نے قرض کو کفر کے برابر ٹھہرایا، تو آپ نے

فرمایا: ہاں، (دعا یہ ہے):

”اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْکُفْرِ وَالذِّیْنِ“۔

ترجمہ: ”میں کفر اور قرض سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں، (نسائی: 5474)۔“

(2) ”ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا مانگا

کرتے تھے، ایک کہنے والے نے کہا: آپ قرض سے جتنی زیادہ پناہ مانگتے ہیں کسی اور چیز

سے نہیں مانگتے تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب بندہ قرض دار ہوتا ہے، بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے، (دعا یہ ہے):

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّاسِ وَالْمَغْرَمِ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ میں آتا ہوں، (بخاری: 832)۔“

ادائے قرض، سماعت و بصارت اور قوت کو نفع مند بنانے کی دعا:

حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں میں سے ایک یہ بھی ہے:

”اللَّهُمَّ فَاتِقَ الْإِصْبَاحِ وَجَاعِلَ اللَّيْلِ سَكْنًا وَالشَّمْسِ

وَالْقَمَرِ حُسْبَانًا، اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَاغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ وَمَتِّعْنِي

بِسَبْعِي وَبَصْرِي وَقَوِّتِي فِي سَبِيلِكَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! اے صبح کی پو پھاڑنے والے اور رات کو آرام اور سکون والی بنانے والے! اور سورج اور چاند کو حساب کیلئے بنانے والے! مجھ سے قرض کو ادا کر دے اور مجھے میرے کانوں اور آنکھوں اور قوت سے تیرے راستہ میں فائدہ دے“۔

(مصنف ابن ابی شیبہ: 29193)

جنون، جذام، برص اور لاعلاج بیماریوں سے پناہ:

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرماتے تھے:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُونِ وَالْجَذَامِ وَمِنْ

سَيِّئِ الْأَسْقَامِ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں برص کی بیماری سے، پاگل پن سے، کوڑھ سے اور دوسری بری بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں، (ابوداؤد: 1554، نسائی: 5493)۔“

نوٹ: وبائی، متعدی، مہلک اور لاعلاج بیماریوں سے بچنے کے لیے یہ دعا مجرب ہے۔

معوذتان کا پڑھنا:

”حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنات کی نظر اور پھر انسانوں کی نظر سے پناہ طلب کرتے تھے، تو جب سورہ الفلق اور سورہ الناس نازل ہوئیں تو آپ نے اسے پڑھنا شروع کیا اور اس کے علاوہ (استعاذہ کی دعاؤں) کو ترک کر دیا۔“

(ابن ماجہ: 3511)

## سورۃ الفلق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝۱ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝۲ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا

وَقَبَ ۝۳ وَ مِنْ شَرِّ النَّفَّٰثِۃِ فِی الْعُقَدِ ۝۴ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝۵

ترجمہ: ”آپ کہیے: میں صبح کے رب کی پناہ لیتا ہوں، اس کی بنائی ہوئی ہر چیز کے شر سے، اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے اور گرہ میں بہت پھونک مارنے والی عورتوں کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔“

## سورۃ الناس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝۱ مَلِکِ النَّاسِ ۝۲ اِلٰهِ النَّاسِ ۝۳ مِنْ شَرِّ

الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝۴ الَّذِیْ یُوسِّسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝۵ مِنْ

الْجَنَّةِ وَالنَّاسِ ۝۶

ترجمہ: ”آپ کہیے: میں سب لوگوں کے رب کی پناہ لیتا ہوں، سب لوگوں کے بادشاہ کی، سب لوگوں کے معبود کی (پناہ لیتا ہوں) پیچھے ہٹ کر چھپ جانے والے کے وسوسہ ڈالنے کے شر سے، جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے، جو جنات اور انسانوں میں سے ہے۔“

سفر کی مشکلات اور واپسی کی فکر و پریشانی سے پناہ:

”حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تھے تو یوں دعا فرماتے:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ  
وَالْحُورِ بَعْدَ الْكُورِ، وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَسُوءِ الْمُنْظَرِ فِي الْأَهْلِ  
وَالْبَالِ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں سفر کی مشکلات، واپسی کی غمگینی اور پریشانی، نفع کے بعد نقصان، مظلوم کی بددعا اور اپنے گھروالوں اور مال میں برا منظر دیکھنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

(ترمذی: 3439)

برے ہمسائے کے شر سے پناہ:

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں یہ فرمایا کرتے تھے:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَارِ السُّوءِ فِي دَارِ الْقَامَةِ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں مستقل رہائش میں برے پڑوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

(المُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ: 1951)

انسانوں کے غلبے سے پناہ:

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اپنے یہاں کے لڑکوں میں سے کوئی بچہ تلاش کرو جو میرا کام کر دیا کرے، چنانچہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ مجھے اپنی سواری پر بیچھے بیٹھا کر لے گئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی گھر میں ہوتے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا، میں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا اکثر پڑھا کرتے تھے:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الرِّجَالِ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں انسانوں کے غلبہ سے تیری پناہ میں آتا ہوں، (بخاری: 6363)۔“  
دجال کے فتنے سے پناہ:

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:  
 ”أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ“۔“

ترجمہ: ”اے اللہ! میں مسیح دجال کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، (نسائی: 5505)۔“  
انسی جنی شیاطین کے شر سے پناہ:

”حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مسجد داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے سے تشریف فرما تھے، میں آیا اور آپ کے پاس بیٹھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو ذر! جنی اور انسی شیطانوں سے اللہ کی پناہ مانگو، میں نے کہا: کیا انسانوں میں بھی شیطان ہوتے ہیں، فرمایا: ہاں، (دعا یہ ہے):

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ شَيَاطِينِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ“۔“

ترجمہ: ”اے اللہ! میں شیاطین جن اور شیاطین انس سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“  
 (نسائی: 5507)

کاموں کے منتشر ہونے اور وبائی امراض سے پناہ:

”حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقوف عرفہ کے دوران عرفہ کی شام اکثر جو دعائیں مانگا کرتے تھے، وہ یہ تھی:

”اللَّهُمَّ لَكَ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي وَإِلَيْكَ مَلْبِي  
 وَلَكَ رَبِّ تَرَاتِي، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَسُوسَةِ  
 الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْأَمْرِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَجِيءُ  
 بِهِ الرِّيحُ“۔“

ترجمہ: ”اے اللہ! میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت تیرے ہی لیے

ہے اور تیری ہی طرف میرا پلٹنا ہے، اے میرے رب! تیرے لیے ہی میری میراث ہے، اے اللہ! میں عذاب قبر سے، سینے کے وسوسے سے اور متفرق و پراگندہ کام سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں ہر اس شر سے جسے ہوا لے کر آتی ہے (جیسے مختلف وبائی امراض اور جراثیم وغیرہ)، (سنن ترمذی: 3520)۔“

### جہنم کی گرمی سے پناہ:

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا فرمائی:

”اللَّهُمَّ رَبَّ جَبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَرَبِّ إِسْرَافِيلَ أَعُوذُ بِكَ

مِنْ حَرِّ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! اے جبرائیل میکائیل اور اسرافیل کے رب! میں جہنم کی گرمی اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں، (سنن نسائی: 5519)۔“

### اپنے کیے ہوئے برے اعمال کے شر سے پناہ:

”حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کی: آپ ﷺ نے فرمایا: سید الاستغفار یہ ہے کہ تم (یہ دعا) پڑھو، آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے یہ دعا یقین کے ساتھ صبح پڑھی، پھر وہ اسی دن شام سے پہلے مر گیا، تو وہ اہل جنت سے ہے اور جس نے یہ دعا شام کو یقین کے ساتھ پڑھی اور پھر وہ صبح سے پہلے فوت ہو گیا تو وہ اہل جنت میں سے ہے:

”اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى

عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ،

أَبُو لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُو لَكَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا

يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے، تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تجھ سے کیے ہوئے عہد اور تجھ سے کیے ہوئے وعدے پر حسب استطاعت قائم ہوں، میں نے جو جو برے کام کیے ہیں، میں ان کے شر سے

تیری پناہ میں آتا ہوں، تیری مجھ پر جو نعمتیں ہیں، میں ان کا اعتراف کرتا ہوں اور میں تیرے حضور اقرار کرتا ہوں، سو تو مجھے بخش دے، کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخشتے گا، (صحیح البخاری: 6306)۔

کردہ و نا کردہ اعمال کے شر سے:

”حضرت فروہ بن نوفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی: مجھے وہ الفاظ بتا دیجیے جن کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمایا کرتے تھے، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا فرمایا کرتے تھے:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں اس عمل کے شر سے جو میں نے کیا ہے، تیری پناہ میں آتا ہوں اور اس کے شر سے بھی جو میں نے نہیں کیا، تیری پناہ میں آتا ہوں، (سنن نسائی: 5527)۔“

حسب (دھنسائے جانے) سے:

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے تھے:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں اس بات سے کہ میں نیچے کی طرف سے کسی آفت میں پھنس جاؤں (مثلاً زمین میں دھنس جانا یا زلزلہ وغیرہ)، تیری عظمت کی پناہ میں آتا ہوں۔“

(سنن نسائی: 5529)

اونچائی سے گرنے، دیوار کے نیچے دب جانے، ڈوب جانے اور جل جانے سے پناہ کی دعا:

”حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ التَّرْدِي وَالْهَدْمِ وَالْغَرَقِ وَالْحَرِيقِ،



وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ  
أَمُوتَ فِي سَبِيلِكَ مُدْبِرًا وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ لَدِيْعًا“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں اونچائی سے گر پڑنے، دیوار کے نیچے دب جانے، ڈوب جانے اور  
جل جانے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور موت کے وقت شیطان کے بہکاوے، تیرے  
راستے یعنی جہاد میں پیٹھ دکھا کر بھاگتے ہوئے مرنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور (کسی  
موزی شے کے) ڈس لینے کی وجہ سے مرنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں“۔  
(نسائی: 5530)

اللہ کے عذاب اور ناراضی سے پناہ:

(1) ”ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک رات میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے بستر پر ڈھونڈا تو آپ کو نہیں پایا، چنانچہ میں نے اپنا ہاتھ بستر کے سرہانے پر  
پھیرا تو وہ آپ کے قدموں کے تلوے سے جا لگا، دیکھا تو آپ سجدے میں تھے اور فرما  
رہے تھے:

”أَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَأَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخِطِكَ وَأَعُوذُ  
بِكَ مِنْكَ“۔

ترجمہ: ”(اے اللہ!) میں تیری سزا سے تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں، تیرے غصے اور ناراضی  
سے تیری رضامندی کی پناہ مانگتا ہوں اور تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں، (نسائی: 5534)۔“

قیامت کے دن کھڑے ہونے کی پریشانی سے پناہ:

”حضرت عاصم بن حمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں تہجد کس دعا سے شروع کرتے تھے، انہوں نے فرمایا: تم نے  
مجھ سے ایسی بات پوچھی ہے جو تم سے پہلے کسی نے نہیں پوچھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم دس بار اللہ اکبر  
کہتے، دس بار سبحان اللہ کہتے، دس بار استغفر اللہ کہتے اور کہتے:

”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ

مِنْ ضَيْقِ النُّقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھے ہدایت عطا فرما، مجھے روزی عطا فرما، مجھے عافیت عطا فرما، اے اللہ! میں قیامت کے روز (سوال کے لیے) کھڑے ہونے کی پریشانی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، (ابن ماجہ: 1356)۔“

تمام خیر اور بھلائی مانگنے اور تمام برائیوں سے پناہ کی جامع دعا:

(1) ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ دعا تعلیم فرمائی:

”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ وَاَعُوْذُ

بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِهٖ عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تجھ سے ہر اس بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کا سوال تجھ سے تیرے بندے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے اور ہر اس برائی سے تیری پناہ میں آتا ہوں جس سے تیرے بندے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے، (مصنف ابن ابی شیبہ: 29345)۔“

(2) ”حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت ساری دعائیں کیں، مگر مجھے ان میں سے کوئی دعا یاد نہ رہی، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! دعائیں تو آپ نے بہت سی کیں، مگر میں کوئی دعا یاد نہ رکھ سکا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتا دوں جو ان سب دعاؤں کی جامع ہو، (وہ یہ کہ) تم کہو:

”اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ

ﷺ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ

ﷺ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا

بِالله“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! ہم تجھ سے ہر وہ بھلائی مانگتے ہیں جو تجھ سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی ہے اور ہم ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں، جس سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے، تو ہی مددگار ہے اور دعوتِ حق کو پہنچانا تیرے ہی اختیار میں ہے اور برائی

سے بچنے کی طاقت اور خیر کی قوت اللہ کی توفیق ہی سے ممکن ہے، (ترمذی: 3521)۔“  
**جہنم کی وادی جب الحزن سے پناہ:**

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب الحزن سے اللہ کی پناہ مانگو، لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! جب الحزن کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم میں ایک وادی ہے جس سے (بذات خود) جہنم ہر روز چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے، لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اس میں کون لوگ داخل ہوں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے ان قراء کے لیے تیار کیا گیا ہے جو اپنے اعمال میں ریاکاری کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین قاری وہ ہیں جو مالداروں (کے گھروں) کا چکر کاٹتے ہیں، (ابن ماجہ: 256)۔“ وہ دعا یہ ہے:

”أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ“

ترجمہ: ”میں اللہ تعالیٰ سے جُبِّ الْحُزْن کی پناہ چاہتا ہوں۔“

**شیطان کے تکبر، مجنون بنانے اور شر سے پناہ:**

”حضرت نافع بن جبیر رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ نماز کا افتتاح کرتے ہوئے تین مرتبہ یہ دعا کر رہے تھے:

”اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ  
 كَثِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ  
 بُكْرَةً وَأَصِيلًا، أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ مِنْ نَفْخِهِ وَنَفْثِهِ  
 وَهَبْزِهِ“

ترجمہ: ”اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے لیے بہت زیادہ تعریفیں ہیں، اللہ کے لیے بہت زیادہ تعریفیں ہیں، اللہ کی صبح و شام پاکی بیان کرتا ہوں، میں شیطان کے تکبر، اس کے اشعار و جادو بیانی اور اس کے وسوسوں سے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں، (سنن ابوداؤد: 764)۔“

### شک کے بعد یقین اور شیطان کی مقارنت سے پناہ:

”حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ بَعْدَ الْيَقِينِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ

مُقَارَنَةِ الشَّيَاطِينِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الدِّينِ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں یقین کے بعد شک اور شیطان کی مقارنت (سگت) سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور قیامت کے دن کے عذاب سے تیری پناہ میں آتا ہوں“۔

(مصنف ابن ابی شیبہ: 29144)

### برے اخلاق و اعمال اور خواہشات سے پناہ:

”حضرت زیاد بن علاقہ رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے تھے:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ

وَالْأَهْوَاءِ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں برے اخلاق و اعمال اور بری خواہشات سے تیری پناہ مانگتا ہوں“۔

(سنن ترمذی: 3591)

### زوال نعمت، عافیت کے بدلنے اور ہر قسم کے عذاب سے پناہ:

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی تھی:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ

وَفَجَاءَةِ نِقْمَتِكَ، وَجَبِيْعِ سَخِطِكَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تیری نعمت کے زوال، عافیت کے پھر جانے، ناگہانی آفت اور تیرے ہر قسم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں، (مسلم: 2739)“۔

### گمراہی سے پناہ:

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرماتے تھے:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْ تُضِلَّنِي أَنْتَ الْحَيُّ  
الَّذِي لَا يَمُوتُ، وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تیرے اس غلبے کے وسیلے سے کہ تیرے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، گمراہی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، تو زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا اور جن اور انسان سب مرے گئے، (مسلم: 2717)۔“

### کسی اور کے لیے برکت کی دعا:

”حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! اس آپ کا خادم ہے، اس کے لیے اللہ سے دعا کیجیے، نبی ﷺ نے دعا فرمائی:

”اللَّهُمَّ أَكْثَرُ مَالِهِ وَوَلَدًا وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أُعْطِيَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! اس کے مال اور اولاد میں اضافہ فرما اور جو کچھ تو اسے دے اس میں برکت عطا فرما، (صحیح البخاری: 6378)۔“

### اللہ تعالیٰ سے بھلائی مانگنا:

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

”اللَّهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا  
عَذَابَ النَّارِ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھلائی عطا کر اور ہمیں دوزخ سے بچا، (صحیح البخاری: 6389)۔“

### طلب مغفرت کی دعا:

(1) ”حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ یہ دعا کرتے تھے:

”رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي كُلِّهِ، وَمَا  
أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَايَايَ وَعَبْدِيَّ وَجَهْلِيَّ  
وَهَزْلِيَّ وَكُلَّ ذَلِكَ عِنْدِي، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ  
وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُوَخِّرُ وَأَنْتَ  
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“۔

ترجمہ: ”اے میرے رب! میرے لیے میری خطا کو بخش دے، میری نادانی اور تمام معاملات میں میرے حد سے تجاوز کرنے کو بخش دے اور ان کو بخش دے جن کا تجھے مجھ سے زیادہ علم ہے، اے اللہ! میرے لیے میری خطاؤں کو بخش دے، میرے عداکاموں کو اور میرے جہالت کے کاموں کو اور میرے ہنسی مزاح کے کاموں کو اور ہر وہ کام جو میرے نزدیک ہے، اے اللہ! میری مغفرت فرما دے ان کاموں میں جو میں نے پہلے کیے ہیں اور جو میں نے بعد میں کیے ہیں اور جو میں نے چھپ کر کیے اور جو میں نے ظاہر کیے تو مقدم کرنے والا ہے اور تو موخر کرنے والا ہے، (صحیح البخاری: 6398)۔“

(2) ”حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: مجھے ایسی دعا سکھائیے جس کو میں نماز میں مانگا کروں، آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہ کہا کرو:

”اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَبِيْرًا ، لَا يَغْفِرُ الدُّنُوْبَ اِلَّا  
اَنْتَ، فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ  
الرَّحِيْمُ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیے، تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخشنے گا، تو اپنے پاس سے میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما، بے شک تو بہت بخشنے والا مہربان ہے، (مسلم: 2705)۔“

ہدایت تقویٰ یا کد امنی اور غنی کی دعا:

”حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالشُّعْبَى وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاک دامنی اور غنی (مالداری) کا سوال کرتا ہوں، (مسلم: 2721)۔“

اللہ تعالیٰ کی محبت کی دعا:

(1) ”حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت داؤد علی نبینا وعلیہ السلام کی دعاؤں میں سے ایک دعائیہ تھی:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ، وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَأَهْلِي، وَمِنْ الْمَاءِ الْبَارِدِ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت کا سوال کرتا ہوں، جو تجھ سے محبت کرتا ہے، اس کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور ایسا عمل چاہتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے، اے اللہ! تو اپنی محبت کو مجھے، میری جان، میرے گھر والوں اور ٹھنڈے پانی کی محبت سے زیادہ محبوب بنا دے، (ترمذی: 3490)۔“

(2) ”عبداللہ بن یزید الحظمی انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں کہتے تھے:

”اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَكَ، اللَّهُمَّ مَا زَرَعْتَنِي مِمَّا أَحَبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيهَا تُحِبُّ، اللَّهُمَّ وَمَا رَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أَحَبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِي فِيهَا تُحِبُّ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! تو مجھے اپنی محبت عطا کر اور مجھے اس شخص کی بھی محبت عطا کر جس کی محبت

مجھے تیری بارگاہ میں فائدہ دے، اے اللہ! تو مجھے میرے پسندیدہ و پاکیزہ رزق میں سے جو بھی عطا کرے، اس رزق کو اپنی پسندیدہ چیزوں میں استعمال کے لیے قوت و طاقت کا ذریعہ بنا دے، اے اللہ! تو مجھ سے جن پسندیدہ چیزوں کو لے لے تو ان کو میرے لیے ان چیزوں میں جس کو تو پسند کرتا ہے، فراغت کا سبب بنا دے، (ترمذی: 3491)۔

(3) ”نبی کریم ﷺ مجلس سے اٹھتے ہوئے یہ دعا پڑھتے:

”اللَّهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ، وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تَبْلُغُنَا بِهِ جَنَّتِكَ، وَمِنْ الْيَقِينِ مَا تَهْوُونَ بِهِ عَلَيْنَا مِصِيبَاتِ الدُّنْيَا، وَمَتِّعْنَا بِأَسْبَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمْنَا وَانْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْدَغَ عِلْمِنَا وَلَا تَسْلِطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! ہمارے درمیان تو اپنا ایسا خوف تقسیم کر دے جو ہمارے اور ہمارے گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے اور ایسی اطاعت و فرماں برداری بانٹ دے جو ہمیں تیری جنت تک پہنچا دے اور ہمیں اتنا یقین دیدے جس کے سہارے دنیا کی مصیبتیں ہیچ اور آسان ہو جائیں اور جب تک تو زندہ رکھے، ہمیں اپنے کانوں اپنی آنکھوں اور اپنی قوتوں سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرما اور ان سب (ہماری موت تک) سلامت رکھ اور ہمارا قصاص اور ہمارا بدلہ ان سے لے جو ہم پر ظلم کرے اور جو ہم سے دشمنی کرے اس کے مقابل میں ہماری مدد فرما اور دنیا کو ہمارا سب سے بڑا مقصد نہ بنا اور نہ ہمارے علم کی انتہا بنا (کہ ہمارا سارا سیکھنا سکھانا صرف دنیا کی خاطر ہو) اور ہم پر کسی ایسے شخص کو مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے، (ترمذی: 3502)۔“

(4) ”حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں تم سے اسی طرح کہتا ہوں جس



طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا:

”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعُجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ  
وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، اَللّٰهُمَّ اَتِ نَفْسِیْ تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ  
خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، اَنْتَ وَلِیُّهَا وَمَوْلَاهَا، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ  
عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ  
دَعْوَةٍ لَا یُسْتَجَابُ لَهَا“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں عجز، سستی، بزدلی، بخل، بڑھاپے (ارذل عمر) اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ میرے نفس کو تقویٰ عطا فرما، اس کو پاکیزہ کر، تو سب سے بہتر پاک کرنے والا ہے، تو اس کا ولی اور مولیٰ ہے، اے اللہ! جو علم نفع نہ دے، جو دل ڈرتا نہ ہو، جو نفس سیر نہ ہو اور جو دعا قبول نہ ہو میں اس سے تیری پناہ میں آتا ہوں“۔

(صحیح مسلم: 2722)

### لیلۃ القدر کی دعا:

”اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کہا: یا رسول اللہ! اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کون سی رات لیلۃ القدر ہے تو میں اس میں کیا پڑھوں، آپ ﷺ نے فرمایا: پڑھو: ”اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ رَّحِیْمٌ الْعَفْوَ عَفِیْ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! تو عفو و درگزر کرنے والا ہے، اور عفو و درگزر کرنے کو تو پسند کرتا ہے، پس تو مجھے معاف کر دے، (سنن ترمذی: 3513)“۔

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ“ کو لازم پکڑو یعنی کثرت سے اپنی دعاؤں میں پڑھتے رہا کرو“۔

(ترمذی: 3525)

### ظاہر اور باطن کی پاکیزگی اور نیک اولاد کی دعا:

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ دعا سکھائی،

آپ نے فرمایا: کہو:

”اللَّهُمَّ اجْعَلْ سِرِّي خَيْرًا مِنْ عَلَانِيَتِي وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِي صَالِحَةً، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْبَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الضَّالِّ وَلَا الْبُضِلِّ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میرا باطن میرے ظاہر سے اچھا کر دے اور میرے ظاہر کو نیک کر دے، اے اللہ! تو جو لوگوں کو مال، اہل اور اولاد دیتا ہے میں ان میں سے اچھے اور نیک کا سوال کرتا ہوں جو نہ خود گمراہ ہوں اور نہ دوسروں کو گمراہ کریں، (ترمذی: 3586)۔“

اس دعا کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں:

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک بار ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے، اسی دوران صحابہ میں سے ایک شخص نے کہا: اللہ بہت بڑائی والا ہے اور ساری تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور پاکی ہے اللہ تعالیٰ کے لیے صبح و شام، رسول اللہ ﷺ نے (سنا تو) پوچھا: ایسا ایسا کس نے کہا ہے، لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے کہا ہے، آپ نے فرمایا: میں اس کلمے کو سن کر حیرت میں پڑ گیا، اس کلمے کے لیے آسمان کے دروازے کھولے گئے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی ہے، میں نے ان کا پڑھنا کبھی نہیں چھوڑا ہے، وہ کلمات یہ ہیں:

اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا

ترجمہ: ”اللہ بہت بڑائی والا ہے، ساری تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور پاکی ہے اللہ تعالیٰ کے لیے صبح و شام، (ترمذی: 3592)۔“

علم نافع اور اس میں اضافے کی دعا:

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا پڑھی:

”اللَّهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي

عَلَمًا“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! مجھے اس علم سے نفع عطا فرما جو تو نے مجھے سکھایا ہے، مجھے وہ علم سکھا جو مجھے فائدہ دے اور میرے علم میں اضافہ فرما، (ترمذی: 3599)۔“

رزق میں برکت اور غناء نفس کی دعا:

”حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اَللّٰهُمَّ اِزْنُفْتَنَا مِنْ فُضْلِكَ وَلَا تَحْرِمْنا رِزْقَكَ وَبَارِكْ لَنَا

فِيْمَا رَزَقْتَنَا، وَاجْعَلْ رَغْبَتَنَا فِيْمَا عِنْدَكَ وَاجْعَلْ غِنَانَا فِي

اَنْفُسِنَا“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! ہمیں اپنے فضل سے رزق عطا فرما، ہمیں اپنے رزق سے محروم نہ کر اور جو تو نے ہمیں رزق دیا، اس میں برکت عطا فرما، جو کچھ تیرے پاس ہے، ہمیں اس میں رغبت عطا فرما اور ہمارے نفسوں کو غنا عطا فرما، (مصنف ابن ابی شیبہ: 2937)۔“

شکر گزار اور ذکر کرنے والا اور فرماں بردار بننے کی دعا:

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دعا جسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (سن کر) یاد کی ہے میں اس کو کبھی نہیں چھوڑتا:

”اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ اَعْظَمُ شُكْرِكَ وَاَكْثَرُ ذِكْرِكَ وَاَتَّبِعُ نَصِيْحَتَكَ

وَاَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! مجھے ایسا بنادے کہ میں کثرت سے تیرا شکر ادا کروں، زیادہ سے زیادہ تیرا ذکر کروں، تیری نصیحت کی اتباع کروں اور تیری نصیحت ہمیشہ یاد رکھوں، (ترمذی: 3604)۔“

اعضاء کی سلامتی اور برکت اور ظالم پر مدد کی دعا:

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں یہ کہتے تھے:

”اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِسَبْعِيْ وَبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّيْ  
وَاصْرِفْنِيْ عَلٰی مَنْ يُّظْلِمُنِيْ وَخُذْ مِنْهُ بِشَارِيْ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! مجھے اپنے دونوں کانوں اور دونوں آنکھوں سے فائدہ پہنچا اور ان دونوں کو میرے لیے باقی رکھ (موت تک سلامت رکھ) اور مجھ پر ظلم کرنے والوں کے خلاف میری مدد فرما اور ان سے تو میرا بدلہ لے، (ترمذی: 3604)۔“

ایمان، صبر، شکر غنی اور پاک دامنی کی دعا:

”حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے:  
”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْاٰمَنَ وَالْاٰیْمَانَ وَالصَّبْرَ وَالشُّكْرَ وَالْغِنٰی  
وَالْعَفَافَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تجھ سے امن، ایمان، صبر، شکر، غنی اور پاک دامنی کا سوال کرتا ہوں، (مصنف ابن ابی شیبہ: 29195)۔“

عذاب سے پناہ، مغفرت اور رزق کی دعا:

”حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک رات مسجد میں داخل ہوا تو میرا گزرا ایک سجدے میں پڑے شخص پر ہوا جو یہ دعا کر رہا تھا:

”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ خَافْتُ مُسْتَجِیْرًا فَاجِرْنِیْ مِنْ عَذَابِكَ وَ سَآئِلٌ  
فَقِیْرٌ فَارْزُقْنِیْ مِنْ فَضْلِكَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تجھ سے ڈرنے والا اور پناہ طلب کرنے والا ہوں، پس مجھے اپنے عذاب سے بچا اور سوال کرنے والا فقیر ہوں پس مجھے اپنے فضل سے رزق عطا فرما۔“

(مصنف ابن ابی شیبہ: 29235)

حکومت راشدہ کی دعا:

”سعد بن ابراہیم بیان کر رہے ہیں: طلق بن حبیب یہ دعا کرتے تھے:

”اَللّٰهُمَّ اَبْرِمْ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ اَمْرًا رَاشِدًا تَعْرِفْنِيْهِ وَلِيَّكَ، وَتَنْذِلْ  
بِهٖ عَذُوْكَ وَيُعْمَلُ فِيْهِ بِطَاعَتِكَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! اس امت کے لیے ہدایت یافتہ حکومت مقدر فرما، جس میں تو اپنے دوستوں کو عزت دے اور تو اپنے دشمن کو ذلیل کرے اور جس میں تیری اطاعت کے ساتھ عمل ہو، (مصنف ابن ابی شیبہ: 29322)۔“

امت محمد کے ساتھ احسان کرنے والوں کے لیے دعا:

”عبدالملک کہتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کو دیکھنے والے نے مجھے خبر دی: میں نے عمر بن عبدالعزیز کو میدان عرفات میں کھڑے ہو کر دعا مانگتے ہوئے دیکھا: وہ اپنی انگلیوں کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے یہ دعا کر رہے تھے:

”اَللّٰهُمَّ زِدْ مُحْسِنَ اُمَّةٍ مُّحَمَّدٍ اِحْسَانًا وَّارْجِعْ بِبُسِيْئِهِمْ اِلَى  
التَّوْبَةِ“، (پھر انگلی سے دائرہ بنا کر یہ کہے:) ”وَحَظَّ مَنْ  
وَرَّاءَهُمْ بِرَحْمَتِكَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! امت محمد کے ساتھ احسان کرنے والے کے احسان میں اضافہ فرما اور ان کے ساتھ برائی کرنے والوں کو توبہ کی توفیق دے اور جو ان کے پیچھے ہیں ان کا اپنی رحمت سے احاطہ فرما، (مصنف ابن ابی شیبہ: 29323)۔“

امت محمد ﷺ کی اصلاح جس پر موقوف ہو، اس کی دعا:

”عبید بن عبدالملک بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز یہ دعا کرتے تھے:

”اَللّٰهُمَّ اَصْدِحْ مَنْ كَانَ صَلاَحُهُ صَلاَحًا لِاُمَّةٍ مُّحَمَّدٍ، اَللّٰهُمَّ  
وَاهِدْ مَنْ كَانَ هَلَاكُهُ صَلاَحًا لِاُمَّةٍ مُّحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! جس کی اصلاح پر امت محمد ﷺ کی اصلاح موقوف ہو، اس کی

اصلاح فرما اور جس کی ہلاکت پر امت محمد ﷺ کی اصلاح موقوف ہو اس کو ہلاک فرما۔  
(مصنف ابن ابی شیبہ: 29324)

موت اور زندگی میں سے جو اچھا ہو، اس کی دعا:

”حضرت مالک بن الحارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمار کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ تھی:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِعِلْمِكَ الْغَيْبِ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ،  
أَنْ تُحْيِيَنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي وَتُوقِنِي مَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ  
خَيْرًا لِي، اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ  
وَأَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْغِنَى وَالْفَقْرَ وَأَسْأَلُكَ الْعَدْلَ فِي الرِّضَاءِ  
وَالْغَضَبِ، اللَّهُمَّ حَبِّبْ لِي لِقَاءَكَ وَشَوْقًا إِلَيْكَ فِي غَيْرِ فِتْنَةٍ  
مُضِلَّةٍ وَلَا ضَرَاءٍ مَضَرَّةٍ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم غیب اور مخلوق پر تیری قدرت کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں کہ اگر تیرے علم میں میری زندگی میرے لیے بہتر ہے، تو مجھے زندہ رکھ اور اگر تیرے علم میں میری موت میرے لیے بہتر ہے، تو مجھے موت عطا فرما، اے اللہ! میں پوشیدہ اور ظاہر میں تجھ سے ڈرنے کا سوال کرتا ہوں اور امیری اور غربی میں تجھ سے میانہ روی کا سوال کرتا ہوں اور خوشی اور غصے میں تجھ سے عدل کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! تیری ملاقات اور تیری طرف شوق کو میرا محبوب بنا دے بغیر کسی گمراہ کرنے والے فتنے اور ضرر پہنچانے والی سختی کے، (مصنف ابن ابی شیبہ: 29348)۔“

معفرت کی جامع دعا:

”حضرت ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ لاٹھی سے ٹیک لگائے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے، جب ہم نے آپ ﷺ کو دیکھا تو ہم کھڑے ہو گئے، تو آپ نے فرمایا: تم لوگ ایسا نہ کرو جیسے اہل فارس اپنے بادشاہوں کے ساتھ کرتے

ہیں، ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ اگر ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تو آپ ﷺ نے دعا کی، راوی نے کہا: ہماری یہ خواہش ہوئی کہ آپ ﷺ ہمارے لیے مزید دعا فرمائیں تو آپ نے فرمایا: کیا میں نے تمہارے لیے جامع دعا نہیں کی، (وہ دعا یہ ہے):

”اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَادْخِلْنَا  
الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَاصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا كُلَّهُ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! ہماری مغفرت فرما، ہم پر رحم فرما، ہم سے راضی ہو جا، (تو ہر بھلائی) ہم سے قبول فرما اور ہمیں جنت میں داخل فرما، ہمیں جہنم کی آگ سے بچا اور ہمارے تمام کاموں کو درست فرما، (ابن ماجہ: 3836)۔“

### قوت، عزت اور رزق کی دعا:

”حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ اللہ جس کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتا ہے اسی کو یہ کلمات سکھاتا ہے اور پھر ہمیشہ کے لیے ان کلمات کو نہیں بھلاتا فرمایا: یہ دعا پڑھو:

”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّیْ رِضَاكَ ضَعْفِیْ وَخُذْ لِی الْخَیْرَ  
بِنَاصِیَّتِیْ وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَهٰی رِضَایِیْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ  
ضَعِیْفٌ فَقَوِّیْ، وَذَلِیْلٌ فَاعِزِّیْ وَفَقِیْرٌ فَارْزُقْنِیْ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! بے شک میں کمزور ہوں تو اپنی رضا کے حصول میں میری کمزوری کو قوت عطا فرما، نیکی کی طرف مجھے متوجہ کر، اسلام کو میری خوشی کا انتہائی مقصد بنا دے، اے اللہ! بے شک میں کمزور ہوں، پس مجھے قوت عطا کر، میں ذلیل ہوں، پس مجھے عزت عطا کر اور میں فقیر ہوں، پس مجھے رزق عطا کر، (مصنف ابن ابی شیبہ: 29353)۔“

ثابت قدمی، ہدایت، شکر، سلامتی دل اور سچی زبان کے لیے دعا:

”حضرت شہاد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے کہا: جو کچھ میں کہتا ہوں مجھ سے

یاد کر لو میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب لوگ سونا اور چاندی جمع کریں تو تم لوگ یہ کلمات ذخیرہ کرو:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ، وَالْعَزِيمَةَ عَلَى الرُّشْدِ،  
وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ حُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ  
قَلْبًا سَلِيمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَعُوذُ  
بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ، إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ  
الْغُيُوبِ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تجھ سے اپنے کاموں میں ثابت قدمی کا سوال کرتا ہوں اور ہدایت پر عزیمت اختیار کرنے کا قصد کا سوال کرتا ہوں، تیری نعمت کے شکر کا سوال کرتا ہوں اور تیری اچھی عبادت (کی توفیق) کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے سلامتی والے دل اور سچی زبان کا سوال کرتا ہوں اور ہر اس نیکی کا سوال کرتا ہوں، جس کو تو جانتا ہے اور ہر اس برائی سے پناہ مانگتا ہوں جس کو تو جانتا ہے اور ہر اس گناہ سے تیری بخشش مانگتا ہوں جس کو تو جانتا ہے، بے شک تو پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے، (مصنف ابن ابی شیبہ: 29358)۔“

دین میں مصیبت، دنیا کی محبت، اور ظالم کے تسلط سے پناہ کی دعا:

”حضرت اسماعیل بن ابی خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھ سے جماعہ سے پہلے اہل مساجد میں سے ایک آدمی نے حدیث بیان کی اس نے کہا: مجھے خبر دی گئی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

”اللَّهُمَّ أَصْبَحْتُ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي مَا أَرْجُو وَلَا أَسْتَطِيعُ عَنْهَا  
دَفْعَ مَا أَكْرَهُ، وَأَصْبَحَ الْخَيْرُ بِيَدِ غَيْرِي وَأَصْبَحْتُ مُرْتَهَنًا  
بِمَا كَسَبْتُ، فَلَا فَقِيرَ أَفْقَرُ مِنِّي، فَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتِي فِي دِينِي  
وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّي وَلَا تَسْلِطْ عَلَيَّ مَنْ لَا يَرْحَمُنِي“۔



ترجمہ: ”اے اللہ! میں نے اس حال میں صبح کی کہ جو کچھ میں اپنے نفس کے لیے چاہتا ہوں میں اس کا مالک نہیں ہوں اور جو کچھ میں ناپسند کرتا ہوں اس سے دور کرنے کی طاقت نہیں رکھتا اور بھلائی میرے غیر کے ہاتھ میں چلی گئی ہے اور میں نے اس حال میں صبح کی کہ میں اپنے اعمال کے پاس گروی ہوں، پس مجھ سے بڑا کوئی فقیر نہیں پس تو میرے دین میں میری مصیبت نہ بنا اور دنیا کو میرا سب سے بڑا مقصود نہ بنا اور مجھ پر اس کو مسلط نہ کر جو مجھ پر رحم نہ کرے، (مصنف ابن ابی شیبہ: 29386)۔“

جو قسمت میں نہیں، اس کی مشقت سے بچنے اور جو مقدر میں ہے، اس میں آسانی اور صالحیت مانگنے کی دعا:

”اسماعیل بیان کرتے ہیں کہ بعض انبیاء کرام سے یہ دعا ذکر کی گئی ہے:

”اللَّهُمَّ لَا تُكَلِّفْنِي طَلَبَ مَالٍ تُقَدِّرُ كَلِي، وَمَا قَدَّرْتَ لِي مِنْ رِزْقٍ فَاتِّبِنِي بِهِ فِي يُسْرٍ مِنْكَ وَعَافِيَةٍ وَأَصْلِحْ لِي بِنَا أَصْلَحْتَ بِهِ الصَّالِحِينَ، فَإِنَّهَا أَصْلَحَ الصَّالِحِينَ أَنْتَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! جو کچھ تو نے میرے لئے مقدر نہیں فرمایا ہے اس کی طلب میں مجھے مشقت میں نہ ڈال، جو رزق تو نے میرے مقدر میں لکھا ہے پس اسے آسانی اور عافیت کے ساتھ مجھے عطا فرما اور مجھے نیک بنا دے جس طرح تو نے نیک لوگوں کو نیک بنایا ہے، بے شک نیک لوگوں کو تو ہی نیک بناتا ہے (مصنف ابن ابی شیبہ: 29387)۔“

دشمن کے خلاف مدد مانگنے کی دعا:

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی دعا میں یہ فرماتے تھے:

”رَبِّ أَعِنِّي وَلَا تَعِنِ عَلَيَّ وَالْصُّرْبِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَأَمْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِي وَيَسِّرْ لِي الْهُدَى لِي، وَالْصُّرْبِي عَلَيَّ مَنْ بَغَى عَلَيَّ، رَبِّ اجْعَلْ لِي شَكَارًا لَكَ ذَكَارًا، لَكَ رَهَابًا، لَكَ

مُطِيعًا، إِلَيْكَ مُخْبِتًا، إِلَيْكَ أَوْاهًا مُنِيبًا، رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي  
وَاعْسِلْ حَوْبَتِي وَأَجِبْ دَعْوَتِي وَاهْدِ قَلْبِي وَسَدِّدْ لِسَانِي وَثَبِّتْ  
حُجَّتِي وَاسْلُلْ سَخِيْبَةَ قَلْبِي“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میری مدد فرما اور میرے خلاف (میرے مخالف) کو مدد نہ دے، میری نصرت فرما اور میرے مخالف کو مدد نہ دے، میرے حق میں تدبیر فرما اور میرے خلاف تدبیر نہ فرما، مجھے ہدایت دے اور ہدایت (کے راستے پر چلنے) کو میرے لیے آسان بنا دے، جو میرے خلاف بغاوت کرے ان کے خلاف میری مدد فرما، اے اللہ! مجھے تیرا بہت ذکر کرنے والا، تیرا بہت شکر ادا کرنے والا، تجھ سے بہت ڈرنے والا، تیری بہت فرمانبرداری کرنے والا، عاجزی کرنے والا، تیرے ہاں بہت آہ و زاری کرنے والا اور توبہ کرنے والا بنا دے، اے میرے رب! میری توبہ قبول فرما اور میرے گناہوں کو دھو دے، میری دعا کو قبول فرما، میرے دل کو ہدایت دے، میری زبان کو سیدھا رکھ، میری دلیل کو ثابت رکھ اور میرے سینے سے کیے کو نکال دے، (ابن ماجہ: 3830)۔“

اتفاق و اتحاد مانگنے، فواحش اور بے حیائیوں سے بچنے اور آنکھ، کان، دل اور

اہل و عیال میں برکت کی دعا:

”حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اور وہ ہمیں یہ کلمات اس طرح سکھاتے تھے، جس طرح ہمیں تشہد سکھاتے تھے:

”اللَّهُمَّ أَلْفَ بَيْنَ قُلُوبِنَا وَأُصْدِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ  
السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا  
ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِي أَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا  
وَقُلُوبِنَا وَأَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ  
الرَّحِيمُ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِينَ لِنِعْمَتِكَ مُشْنِينَ بِهَا قَابِلِيْهَا

## وَأَتَبَّهَا عَلَيْنَا“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! ہمارے دلوں میں محبت پیدا کر دے ہماری اصلاح فرما، ہمیں سلامتی کے راستے دکھا اور اندھیروں سے نجات عطا فرما کر روشنی کا راستہ دکھا اور ظاہر و باطن ہر قسم کی بے حیائیوں سے ہمیں دور فرما، ہمارے کانوں ہماری آنکھوں، ہمارے دلوں، ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کو ہمارے لیے بابرکت بنا دے اور ہماری توبہ قبول فرما، بے شک تو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے اور ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر گزار بنا، ان نعمتوں پر تعریف کرنے والا اور قبول کرنے والا بنا اور ان نعمتوں کو ہم پر پورا فرما، (ابوداؤد: 969)۔“

## دل میں ہدایت ڈالنے اور نفس کے شر سے بچنے کی دعا:

”حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے کہا: اے حصین! تم دن میں کتنے معبودوں کی عبادت کرتے ہو، تو اس نے کہا: سات معبودوں کی چھ زمین پر اور ایک آسمان میں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ان میں سے کس کی سب سے زیادہ رغبت دلچسپی، امید اور خوف و ڈر کے ساتھ عبادت کرتے ہو، انہوں نے کہا: اس کی جو آسمان میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حصین! سنو، اگر تم اسلام لے آتے تو میں تمہیں دو کلمے سکھا دیتا، وہ دونوں تمہیں برابر نفع پہنچاتے رہتے، پھر جب حصین اسلام لے آئے تو انہوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے وہ دونوں کلمے سکھا دیجیے جنہیں سکھانے کا آپ نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا، آپ نے فرمایا:

”اللَّهُمَّ اَلْهِنِي رُشْدِيْ وَأَعِزِّيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! تو میرے دل میں ہدایت ڈال دے اور میرے نفس کے شر سے مجھے بچا لے، (ترمذی: 3483)۔“

اللہ کے دیے ہوئے رزق پر قناعت اور اس میں برکت اور حفاظت کی دعا:

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تو یہ فرماتے:

”اللَّهُمَّ قِنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلَيَّ كُلَّ

غَائِبَةً لِّي بِخَيْرٍ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! جو رزق تو نے مجھے دیا ہے مجھے اس پر قناعت عطا فرما اور میرے لیے اس رزق میں برکت عطا فرما اور میرے لیے ہر غائب چیز کا بہتر بدل عطا فرما“۔  
(الْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ: 1878)

قدیم وجدید اور ظاہر و پوشیدہ گناہوں کی مغفرت کی دعا:

”حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ یہ دعا فرما رہے تھے:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ لِمَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ  
وَمَا أَسْرَرْتُ أَنْتَ الْبَقْدِمُ وَأَنْتَ الْبُؤْخِرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ  
قَدِيرٌ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تجھ سے اپنے قدیم وجدید پوشیدہ اور ظاہر تمام گناہوں کی بخشش طلب کرتا ہوں، تو مقدم کرنے والا اور موخر کرنے والا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے“۔

(مسند احمد: 19489)

اعمال خیر کے کرنے، اعمال شر کے ترک کرنے، مساکین سے محبت کرنے  
والوں اور محبت کا سبب بننے والے عمل کی دعا:

”حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ایک لمبی حدیث مروی ہے، جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے میرے رب نے کہا: مانگ تو میں نے یہ دعا کی:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ  
الْمَسَاكِينِ، وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي وَإِذَا أَرَدْتَ فِتْنَةً فِي قَوْمٍ  
فَتَوَقَّعْنِي غَيْرَ مَفْتُونٍ، وَأَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ  
عَمَلٍ يَقْرِبُ إِلَى حُبِّكَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! بے شک میں تجھ سے نیک اعمال کرنے، برے کام چھوڑنے اور مسکین لوگوں کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور یہ کہ تو مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما اور جب تو کسی قوم کو فتنہ میں مبتلا کرنا چاہے، تو مجھے فتنہ سے محفوظ فرماتے ہوئے مجھے موت دے، اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت، تجھ سے محبت کرنے والے کی محبت اور ہر اس عمل کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت کے قریب کر دے، (ترمذی: 3235)۔“

دین دنیا، مال اور اہل میں عافیت، پردے، امن اور حفاظت کی دعا:

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور شام کے وقت ان دعاؤں کا پڑھنا نہیں چھوڑتے تھے:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي، اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے عفو و درگزر کا، اپنے دین و دنیا، اہل و عیال اور مال میں عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میری ستر پوشی فرما، اے اللہ! میری شرمگاہ کی حفاظت فرما، مجھے خوف و خطرات سے مامون و محفوظ رکھ، اے اللہ! تو میرے آگے سے، پیچھے سے، دائیں اور بائیں سے، اور اوپر سے حفاظت فرما اور اس بات سے کہ میں اچانک اپنے نیچے سے پکڑ لیا جاؤں (زمین میں دھسنے سے)، تیری عظمت کی پناہ میں آتا ہوں، (ابوداؤد: 5074)۔“

صحت اور اچھے اخلاق ایمان کی حالت میں مانگنے کی دعا:

(1) ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان الخیر (سلمان فارسی) رضی اللہ عنہ کو وصیت کی تو فرمایا: اے سلمان! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھے کچھ کلمات عطا کرنا چاہتے ہیں، جس کے ساتھ تو رحمن سے سوال کرے گا اور اس سے عاجزی کے ساتھ

مانگے گا اور دن رات اس کے ساتھ دعا مانگے گا، یہ دعا پڑھ:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ صِحَّةً فِي إِيْمَانٍ وَإِيْمَانًا فِي حُسْنِ خُلُقٍ،  
وَنَجَاحًا يَتَّبِعُهُ فَلَا تَمُوتْ وَرَحْمَةً مِنْكَ وَعَافِيَةً وَمَغْفِرَةً مِنْكَ  
وَرِضْوَانًا“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تجھ سے ایمان کی حالت میں صحت، اچھے اخلاق کے ساتھ ایمان اور ایسی کامیابی جس کے بعد تو فلاح عطا فرمائے اور تیری رحمت، عافیت، تیری بخشش اور تیری رضا کا سوال کرتا ہوں، (الْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ: 1919)۔“

(2) ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ دعا سکھائی:  
”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِي خَيْرًا“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تجھ سے ہر قسم کی بھلائی مانگتا ہوں دنیا میں اور آخرت میں جو میرے علم میں ہیں، جو میرے علم میں نہیں ہیں، دنیا اور آخرت دونوں میں ہر قسم کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، مجھے معلوم ہو یا نہ ہو، اے اللہ! میں تجھ سے ہر اس بھلائی کا سوال کرتا ہوں جو تجھ سے تیرے (خاص) بندے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طلب کی اور میں ہر اس برائی سے تیری پناہ میں آتا ہوں، جس سے تیرے (خاص) بندے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی، اے اللہ! میں تجھ سے جنت اور جنت سے قریب کرنے والے عمل کا سوال کرتا ہوں اور میں

دوزخ اور دوزخ سے قریب کرنے والی چیز سے تیری پناہ میں آتا ہوں، اے اللہ میں تجھ سے تقدیر کے ہر فیصلے کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، (ابن ماجہ: 3846)۔“

تمام کاموں کے انجام کے اچھا ہونے اور دنیا کی ذلت اور آخرت کے

عذاب سے بچنے کی دعا:

”حضرت بسر بن ارمات القرشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا:

”اللَّهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! ہمارے تمام کاموں کا انجام اچھا کر اور ہمیں دنیا کی ذلت اور آخرت کے عذاب سے بچا، (مسند احمد: 17628)۔“

خیر کی جامع دعا:

(۱) ”حضرت قیس بن عباد بیان کرتے ہیں: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما نے قوم کو ہلکی نماز پڑھائی تو گویا انہوں نے اس کا انکار کیا، تو انہوں نے کہا: کیا میں نے رکوع اور سجدہ کو پورا نہیں کیا انہوں نے کہا: بے شک، کیا حضرت عمار نے کہا: کیا میں نے اس میں وہ دعا نہیں پڑھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے (وہ دعا یہ ہے):

”اللَّهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبِ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ، أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي، وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَكَلِمَةَ الْإِخْلَاصِ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ وَفُرَّةً عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ، وَأَسْأَلُكَ الرِّضَاءَ بِالتَّقْضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَالشُّوقَ إِلَى لِقَائِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ ضَرَاءِ

مُضَرَّةً وَفِتْنَةً مُضِلَّةً، اَللّٰهُمَّ زَيِّنَا بِزِينَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا  
هٰذَا دَآءًا مُّهْتَدِيْنَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تیرے علم غیب اور تمام مخلوق پر تیری قدرت کے واسطے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک تیرے علم میں زندگی میرے لیے باعث خیر ہے، مجھے موت دیدے جب تیرے علم میں موت میرے لیے بہتر ہے، اے اللہ! میں غیب و حضور دونوں حالتوں میں تجھ سے ڈرنے کا طلب گار ہوں، میں تجھ سے خوشی و ناراضگی دونوں حالتوں میں کلمہ حق کہنے کی توفیق مانگتا ہوں، میں تجھ سے ایسی نعمت مانگتا ہوں جو ختم نہ ہو، میں تجھ سے ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک کا طلب گار ہوں جو منقطع نہ ہو، میں تجھ سے تیری قضاء پر راضی ہونے، موت کے بعد کی راحت اور آسائش، تیرے دیدار کی لذت، تیری ملاقات کے شوق کا سوال کرتا ہوں، اس مصیبت سے جس پر صبر نہ ہو سکے، ایسے فتنے سے جو گمراہ کر دے تیری پناہ میں آتا ہوں، اے اللہ! ہم کو ایمان کے زیور سے آراستہ رکھ، اور ہم کو راہ نما اور ہدایت یافتہ بنادے، (نسائی: 1306)۔“

(۲) ”ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی ﷺ نے فرمایا: یہ وہ دعائیں ہیں جو محمد ﷺ نے اپنے رب سے مانگیں:

”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَیْرَ الْمَسْأَلَةِ وَخَیْرَ الدُّعَاءِ وَخَیْرَ النَّجَاحِ،  
وَخَیْرَ الْعَمَلِ وَخَیْرَ الثَّوَابِ وَخَیْرَ الْحَیَاةِ وَخَیْرَ الْمَبَاتِ،  
وَتَبَتَّنِیْ وَثَقَّلْ مَوَازِیْنِیْ وَحَقِّقْ اِيْمَانِیْ وَارْفَعْ دَرَجَتِیْ،  
وَتَقَبَّلْ صَلَاتِیْ وَاعْفُ خَطِیْئَتِیْ وَاسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ  
الْجَنَّةِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ فَوَاحِ الْخَیْرِ وَخَوَاتِمَهُ وَجَوَامِعَهُ،  
وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَظَاهِرَهُ وَبَاطِنَهُ، وَالدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ  
آمِیْن، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَیْرَ مَا آتٰی وَخَیْرَ مَا أَفْعَلُ وَخَیْرَ مَا



أَعْمَلُ، وَخَيْرُ مَا بَطَنَ وَخَيْرُ مَا ظَهَرَ، وَالذَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ  
الْجَنَّةِ آمِينَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِي وَتَضَعِ  
وِزْرِي وَتُصَدِّحَ أَمْرِي وَتُطَهِّرَ قَلْبِي وَتُحْصِنَ فَرْجِي وَتُنَوِّرَ لِي  
قَلْبِي وَتَغْفِرَ لِي ذَنْبِي وَأَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ  
آمِينَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَبَارِكَ لِي فِي نَفْسِي وَفِي سَبْعِي،  
وَفِي بَصَرِي وَفِي رُوحِي وَفِي خُلُقِي وَفِي خُلُقِي وَفِي أَهْلِي، وَفِي  
مَحْيَايَ وَفِي مَمَاتِي وَفِي عَمَلِي فَتَقْبَلَ حَسَنَاتِي، وَأَسْأَلُكَ  
الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ، آمِينَ۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تجھ سے اچھے سوال، اچھی دعا، اچھی مراد، اچھے عمل، بہتر ثواب، اچھی  
زندگی اور عمدہ موت کا سوال کرتا ہوں، مجھے ثابت قدم رکھ اور میرے نیکیوں کے ترازو کو  
بھاری رکھ، میرے ایمان کو ثابت رکھ، میرا درجہ بلند کر، میری نماز قبول فرما، میری خطاؤں کو  
بخش دے، اے اللہ! میں تجھ سے جنت میں بلند درجات کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میں  
تجھ سے نیکیوں کے آغاز اور اس کے خاتمے، (انجام اور آغاز کے اعتبار سے) جامع نیکی،  
اس کے اول و آخر، ظاہر و باطن میں خیر اور جنت میں بلند درجات کا سوال کرتا ہوں، اے  
اللہ! میری دعا قبول فرما! اے اللہ! میں تجھ سے اس چیز کی بھلائی مانگتا ہوں جو میں لاؤں جو  
کام کروں یا جو بھی عمل کروں، پوشیدہ اور ظاہر بھلائی اور جنت میں بلند درجات کا سوال کرتا  
ہوں، اے اللہ! میری دعا قبول فرما، اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرا ذکر بلند  
فرما، میرا بوجھ اتار دے، میرے کاموں کو درست کر دے، میرا دل پاک کر دے اور میری  
شرم گاہ کی حفاظت فرما، میرا دل روشن کر دے اور میرے گناہ بخش دے، میں تجھ سے جنت  
کے بلند درجات کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میری دعا قبول فرما! اے اللہ! میں تجھ سے  
سوال کرتا ہوں کہ میری جان، میرے کانوں میری آنکھوں، میری روح، میری صورت اور  
میرے اخلاق، میرے اہل و عیال، میری زندگی اور میری موت، میرے عمل میں برکت

عطا فرما اور میرے نیک کاموں کو قبول فرما اور میں تجھ سے جنت میں بلند درجات کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میری دعا قبول فرما!، (الْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ: 1911)۔

اسلام پر قائم رہنے، دشمنوں کے خوش ہونے سے بچنے اور خیر کے سوال اور شر سے پناہ کی دعا:

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے:

”اللَّهُمَّ احْفَظْنِي بِإِسْلَامٍ قَائِمًا وَاحْفَظْنِي بِإِسْلَامٍ قَاعِدًا،  
وَاحْفَظْنِي بِإِسْلَامٍ رَاقِدًا وَلَا تُشَبِّتْ بِي عَدُوًّا حَاسِدًا،  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَائِنُهُ بِيَدِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ  
كُلِّ شَرٍّ خَزَائِنُهُ بِيَدِكَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! کھڑے ہونے کی حالت میں اسلام کے ساتھ میری حفاظت فرما، بیٹھنے کی حالت میں اسلام کے ساتھ میری حفاظت فرما، نیند کی حالت میں اسلام کے ساتھ میری حفاظت فرما، مجھ پر میرے دشمنوں اور حاسدوں کو نہ ہنس، اے اللہ! میں تجھ سے ہر اس بھلائی کا سوال کرتا ہوں جسکے خزانے تیرے پاس ہیں، ہر اس برائی سے پناہ مانگتا ہوں جس کے خزانے تیرے اختیار میں ہیں، (الْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ: 1924)۔“

معفرت، غنیمت، سلامتی اور جنت کی دعا:

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ تھی:

”اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ،  
وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ وَالْغَنِيَّةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ  
وَالنَّجَاتَ بِعَوْنِكَ مِنَ النَّارِ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تجھ سے تیری رحمت کو واجب کرنے والے اور تیری بخشش کو لازم

کرنے والے اعمال، ہر گناہ سے سلامتی، ہر نیکی سے غنیمت (زیادہ حصہ) جنت کے ملنے کے ساتھ کامیابی اور تیری مدد سے جہنم سے نجات کا سوال کرتا ہوں، (اَلْمُسْتَدْرَك لِلْحَاكِمِ: 1925)۔

ایمان کامل، نہ ختم ہونے والی نعمت اور نبی ﷺ کی جنت میں رفاقت کی دعا:

”حضرت ابی عبیدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ سے پوچھا گیا جب نبی ﷺ نے آپ سے کہا: مانگو عطا کیا جائے گا، تو تم نے کونسی دعا کی تھی: انہوں نے کہا: میں نے یہ دعا کی:

”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ اٰیٰمًا لَا یَزْتَدُّ وَنَعِیْمًا لَا یَنْقُذُ وَمُرَافَقَةً نَّبِیِّکَ مُحَمَّدٍ ﷺ فِیْ اَعْلٰی دَرَجَةِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تجھ سے ثابت رہنے والے ایمان، باقی رہنے والی نعمت اور جنت کے اعلیٰ درجہ (جنت الخلد) میں ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کی رفاقت کا سوال کرتا ہوں، (اَلْمُسْتَدْرَك لِلْحَاكِمِ: 1928)۔“

رزق میں وسعت اور سعادت کی دعا (اس کو دعائے نصف شعبان بھی کہتے ہیں):

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو بھی بندہ ان دعاؤں کو پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کی معیشت میں کشادگی عطا فرمائے گا:

”يَا ذَا الْمَنِّ فَلَا يُسَنَّ عَلَیْكَ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، يَا ذَا الطُّوْلِ وَالْاِنْعَامِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، ظَهَرَ اللَّاحِظِیْنَ، وَجَارَ الْمُسْتَحِیْرِیْنَ، وَمَا مَنُ الْخَائِفِیْنَ، اِنْ كَتَبْتَنِیْ عِنْدَكَ فِیْ اَمْرِ الْكِتَابِ شَقِیًّا، فَاَمْحُ عَنِّیْ اسْمَ الشَّقَاءِ وَاثْبِتْنِیْ عِنْدَكَ

سَعِيدًا مُّوَفَّقًا لِّدَعَايِهِ، فَإِنَّكَ تَقُولُ فِي كِتَابِكَ: 'يَسْأَلُ اللَّهَ مَا يَشَاءُ وَيُثَبِّتُ وَعِنْدَكَ أَهْلُ الْكِتَابِ'۔

ترجمہ: ”اے احسان کرنے والے کہ جس پر احسان نہیں کیا جاتا، اے بڑی شان و شوکت والے! اے فضل و انعام والے، تیرے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، تو پریشان حالوں کا مددگار، پناہ مانگنے والوں کو پناہ اور خوفزدہوں کو امان دینے والا ہے، اے اللہ! اگر تو اپنے ہاں ام الکتاب (لوح محفوظ) میں مجھے بد بخت، لکھ چکا ہے تو مجھ سے بد بختی کا نام مٹا دے اور مجھے نیک بخت اور خیر کی توفیق دیا ہوا لکھ دے، پس بے شک تو اپنی کتاب میں فرماتا ہے: ”اللہ جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے باقی رکھتا ہے اور اصل کتاب اسی کے پاس ہے، (الرعد: 39)، (مصنف ابن ابی شیبہ: 29530)۔“

ہر قسم کی آفات سے حفاظت کی دعا:

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے: ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِنُورٍ وَجْهِكَ الَّذِي أَشْرَقَتْ لَهُ السَّلَواتُ وَالْأَرْضُ أَنْ تَجْعَلَنِي فِي حِمَاكَ وَحِفْظِكَ وَجِوَارِكَ وَتَحْتِ كَنَفِكَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تیری ذات کے اس نور کے وسیلے سے جس نے آسمان اور زمین کو منور کر رکھا ہے، سوال کرتا ہوں کہ مجھے اپنی حفاظت، پناہ اور حفظ و امان میں رکھ“۔  
(مصنف ابن ابی شیبہ: 29539)

ذکر، شکر اور حسن عبادت پر مدد کی دعا:

”حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ کو پکڑا اور فرمایا: اے معاذ! اللہ کی قسم! میں تجھ سے محبت کرتا ہوں، اللہ کی قسم! میں تجھ سے محبت کرتا ہوں، پھر فرمایا: اے معاذ میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد اس دعا کو پڑھنا نہیں چھوڑنا:

”اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! اپنے ذکر، شکر اور اچھی عبادت پر میری مدد فرما، (ابوداؤد: 1522)“۔

بڑھاپے میں وسیع رزق کی دعا:

”ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

”اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّي وَانْقِطَاعِ

عُمُرِي“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! تو اپنا فراخ رزق مجھے میرے بڑھاپے اور آخری عمر میں عطا فرما“۔

(الْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ: 1987)

عرش کے خزانوں کا ہدیہ:

”حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اس کے دادا سے روایت کرتے ہیں:

جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خوبصورت ترین شکل میں آئے کہ اس سے پہلے کبھی اس

طرح خوشی کی حالت میں اور خوشخبری دینے کی حالت میں نہیں آئے تھے، پس کہا: اے محمد

صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پر سلامتی ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبرائیل! تم پر بھی اللہ کی سلامتی

ہو، جبرائیل نے کہا: بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کو عرش کے خزانوں سے نوازا ہے اور مجھے وہ

تحفہ دے کر آپ کے پاس بھیجا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبریل وہ تحفہ کیا ہے، تو

جبرائیل نے کہا: یہ دعا پڑھو:

”يَا مَنْ أَظْهَرَ الْجَبِيلَ وَسَتَرَ الْقُبُيْحَ، يَا مَنْ لَا يُؤَاخِذُ

بِالْجَرِيرَةِ وَلَا يَهْتِكُ السِّرَّ يَا عَظِيمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ، يَا

وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ، يَا صَاحِبَ كُلِّ

نَجْوَى وَيَا مُنْتَهَى كُلِّ شَكْوَى، يَا كَرِيمَ الصَّفْحِ، يَا عَظِيمَ

الْبَنِّ، يَا مُبْتَدِئَ النِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا، يَا رَبَّنَا، وَيَا

سَيِّدَنَا وَيَا مَوْلَانَا وَيَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا، أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ! أَنْ لَا تَشْوِي خُلُقِي بِالنَّارِ“۔

ترجمہ: ”اے وہ ذات! جس نے اچھائی کو ظاہر کیا اور برائی کو چھپایا، اے وہ ذات جو جرم پر مواخذہ کرتا ہے اور نہ پردہ دری کرتا ہے، اے بہت بڑے معاف کرنے والے! اے عمدہ درگزر کرنے والے! اے وسیع مغفرت والے! اے خوب رحم کرنے والے! اے سرگوشیوں کو جاننے والے، ہر شکوہ پر پہنچنے والے! اے اچھا درگزر کرنے والے! اے بہت بڑا احسان کرنے والے! اے استحقاق سے پہلے نعمتیں دینے والے! اے ہمارے رب! اے ہمارے سردار! اے ہمارے مولیٰ، اے ہماری رغبت اور خواہش کی انتہا! اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے جسم کو آگ سے نہ جلانا۔“

(اَلْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ: 1998)

خاتمہ بالخیر اور آخری عمر کے اچھا ہونے کی دعا:

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ایک اعرابی کے پاس سے گزرے اور وہ نماز میں ان کلمات کے ساتھ دعا مانگ رہا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو اس اعرابی پر مامور کیا کہ جب یہ نماز پڑھ لے، تو تم اس کو میرے پاس لے آؤ، جب اس نے نماز پڑھ لی تو اس کو آپ ﷺ کے پاس لایا گیا اور آپ ﷺ کو بعض کانوں سے سونا ہدیہ کیا گیا تھا تو جب اعرابی آیا، آپ ﷺ نے اس کو سونا عطا کیا اور آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: اے اعرابی! تم کون ہو، اس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ میں قبیلہ بنو عامر بن صعصعہ سے ہوں، آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں نے تمہیں سونا کیوں دیا، اس نے کہا: ہمارے اور آپ کے درمیان صلہ رحمی کے رشتے کی بنیاد پر تو آپ ﷺ نے فرمایا: صلہ رحمی کا حق ہے، لیکن میں نے تمہیں یہ سونا اللہ تعالیٰ کی بہترین تعریف کرنے پر دیا ہے، (اس نے یہ دعا کی تھی):

”يَا مَنْ لَا تَرَاهُ الْعُيُونُ وَلَا تُخَالِطُهُ الطُّنُونُ، وَلَا يَصِفُهُ

الْوَاصِفُونَ وَلَا تُغَيِّرُهُ الْحَوَادِثُ، وَلَا يَخْشَى الدَّوَائِرَ، يَعْلَمُ  
مَشَاقِيلَ الْجِبَالِ وَمَكَايِلَ الْبَحَارِ، وَعَدَدَ قَطْرِ الْأَمْطَارِ،  
وَعَدَدَ وَرَقِ الْأَشْجَارِ، وَعَدَدَ مَا أَظْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ، وَأَشْرَقَ  
عَلَيْهِ النَّهَارُ، لَا تُؤَارِي مِنْهُ سَبَاءٌ سَبَاءً وَلَا أَرْضٌ أَرْضًا،  
وَلَا بَحْرٌ مَافِي قَعْرِهِ، وَلَا جَبَلٌ مَافِي وَعْرِهِ، اجْعَلْ خَيْرُ عُمْرِي  
آخِرَهُ وَخَيْرُ عَمَلِي خَوَاتِمَهُ، وَخَيْرُ أَيَّامِي يَوْمَ أَلْقَاكَ فِيهِ۔“

ترجمہ: ”اے وہ ذات! جس کو آنکھیں نہیں دیکھ سکتی، نہ اس تک خیالات پہنچتے ہیں، نہ تعریف کرنے والے اس کی تعریف کا حق ادا کر سکتے ہیں، نہ اسے حادثات زمانہ تبدیل کر سکتے ہیں، نہ اسے گردشوں کا ڈر ہے، وہ پہاڑوں کے وزن، دریاؤں کے پانی، بارش کے قطروں (کی تعداد) اور درختوں کے پتوں (کی گنتی) اور وہ چیزیں جن پر رات اندھیرا کرتی ہے یا دن روشن ہوتا ہے، سب کو جانتا ہے اور ایک آسمان دوسرے آسمان کو اور ایک زمین دوسری زمین کو اس سے نہیں چھپا سکتی، نہ سمندر اپنی تہہ کی چیزوں کو اور نہ پہاڑ اپنے اندر کی چیزوں کو اس سے چھپا سکتا ہے، اے اللہ! میری آخری عمر اور میرے اعمال کے خاتمہ کو اچھا کر اور اس دن کو میرے لیے سب سے بہتر بنا جس دن میں تجھ سے ملاقات کروں، (الْمُعْجَمُ الْأَوْسَطُ لِلظَّهْرَانِي: 9448)۔“

### دعائے حاجات:

”اللَّهُمَّ لَا تَدْعُنِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَجْتَهُ وَلَا دِينًا إِلَّا قَضَيْتَهُ وَلَا حَاجَةً مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا قَضَيْتَهَا بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔“

ترجمہ: ”اے اللہ! ہمارا کوئی بھی گناہ بخشش کے بغیر نہ چھوڑ اور کوئی غم دور کیے بغیر نہ چھوڑ (یعنی میرے سب گناہوں کی بخشش فرما اور سب غم دور فرما)، میرے قرض کو ادا فرما اور

میری دنیوی و اخروی حاجات کو اپنی رحمت سے پورا فرما، اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے، (الْمُعْجَمُ الْأَوْسَطُ: 3398)۔

### دعائے ثبات:

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے تھے:

”يَا وَلِيَّ الْإِسْلَامِ وَأَهْلِهِ، ثَبِّتْنِي بِهِ حَتَّى أَلْقَاكَ“۔

ترجمہ: ”اے اسلام اور مسلمانوں کے مددگار! مجھے میری موت تک اسلام پر ثابت قدم رکھ، (الْمُعْجَمُ الْأَوْسَطُ: 661)۔“

### قضاء پر راضی ہونے اور دیدار و لقاء خداوندی مانگنے کی دعا:

”حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ یہ دعا کرتے تھے اور ان کا خیال تھا کہ یہ وہ دعائیں ہیں، جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مانگا کرتے تھے:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَبَرَدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ، وَالشُّوقَ إِلَى لِقَائِكَ مِنْ غَيْرِ ضَرَاءٍ مُضْمَرَةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تجھ سے قضاء پر راضی ہونے، موت کے بعد آرام کی زندگی، تیری زیارت کی لذت اور تیری ملاقات کے شوق کا سوال کرتا ہوں جو تنگ کرنے والی سختی اور گمراہ کرنے والے فتنہ کے بغیر ہو، (الْمُعْجَمُ الْأَوْسَطُ: 825)۔“

### اپنے لیے اور اپنے احباب کے لیے غنی (بے نیازی) مانگنے کی دعا:

”حضرت ابی صرمہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ غِنَايَ وَغِنَى مَوْلَايَ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تجھ سے اپنے لیے اور اپنے احباب کے لیے غنی (مخلوق سے بے پرواہی یا مالداری) کا سوال کرتا ہوں، (مسند احمد: 15756)۔“



شاکر، صابر، اپنی نظر میں چھوٹا اور دوسروں کی نظر میں بڑا بنا دینے کی دعا:

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے:

”اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي شُكُورًا وَاجْعَلْنِي صَبُورًا وَاجْعَلْنِي فِي عَيْنَيَّ صَغِيرًا وَفِي أَعْيُنِ النَّاسِ كَبِيرًا“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! مجھے شکر گزار بنا، مجھے صبر کرنے والا بنا، مجھے میری نظر میں چھوٹا اور لوگوں کی نظر میں بڑا بنا، (مُسْنَدُ الْبُزَّار: 4439)۔“

دین دنیا و آخرت میں برکت اور زندگی و موت میں اچھائی کی دعا:

”حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے:

”اللَّهُمَّ بَارِكْ فِي دِينِي الَّذِي هُوَ عَصَاةُ أَمْرِي، وَفِي آخِرَتِي الَّتِي إِلَيْهَا مَصِيرِي وَفِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا بَلَاغِي، وَاجْعَلْ حَيَاتِي زِيَادَةً فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً مِنْ كُلِّ شَيْءٍ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میرے دین میں برکت ڈال کہ وہ میری آخرت کے کام کا محافظ ہے، میری آخرت میں برکت دے کہ اس کی طرف میری واپسی ہے، میری دنیا کو با برکت بنا کہ اس میں میری روزی اور زندگی ہے، میری زندگی کو میری لیے نیکیوں میں اضافے کا سبب بنا اور میری موت کو ہر شے سے میرے لیے راحت کا سبب بنا، (مُسْنَدُ الْبُزَّار: 986)۔“

زمین (اپنے ملک) کے لیے برکت کی دعا:

”حضرت سمرہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے تھے:

”اللَّهُمَّ ضَعْ فِي أَرْضِنَا بَرَكَتَهَا وَزِينَتَهَا وَسَكَنَهَا“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! ہماری زمین میں اس کی برکتیں اور زینت رکھ دے اور (اس کے باشندوں کو) سکون عطا فرما، (الْمُعْجَمُ الْأَوْسَطُ: 4692)۔“

## دعا کی قبولیت پر اللہ کا شکر:

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب تم میں سے کوئی دعاؤں کی قبولیت کا خود مشاہدہ کرے، یعنی بیماری سے شفا یاب ہو جائے یا سفر سے (خیریت کے ساتھ) واپس آئے تو یہ دعا کرے:

”الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَعَثَنِي فِيْهِ وَجَلَّالِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ“

ترجمہ: ”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جس کی عزت اور جلال کے وسیلے سے تمام نیک کام پورے ہوتے ہیں، (الْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ: 1999)“۔

سحر، نظر اور شیاطین کے شر سے حفاظت کے لیے:

کسی کا بیمار ہونا فطری عمل ہے، بیماری کے دو سبب ہیں: (۱) جسمانی (۲) روحانی۔ جب بھی کوئی شخص بیمار ہو تو اُسے چاہیے کہ بیماری کے علاج کے ممکنہ طبی اور روحانی ذرائع اختیار کرے، اللہ تعالیٰ نے آسمان سے کبھی بھی قرآن سے زیادہ نفع بخش شفا نازل نہیں فرمائی۔

روحانی علاج کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ اشتہاری جادو گروں اور دھوکے باز عالموں کے چکر میں پڑے، بلکہ اس کا مطلب ہے: اللہ تعالیٰ کی ذات، اس کے کلام، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں اور اس کے بندگان صالحین کی طرف رجوع کرنا۔

ہمارے معاشرے میں سحر کی بدگمانی بھی کی جاتی ہے، ہر چند کہ سحر کی تاثیر مسلم ہے، لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ ہر خرابی سحر کے کھاتے میں ڈالی جائے، بلکہ انسان کو اپنے اعمال کا بھی جائزہ لینا چاہیے کہ کہیں یہ مصیبت و نحوست اعمال کی شامت کی وجہ سے تو نہیں ہے۔ اگر کہیں سحر کے اثرات پائے جائیں تو یہ آیات قرآنی اور ماثورہ دعائیں رد سحر کے لیے مجرب ہیں شیاطین کے شر، فریب اور گمراہ کرنے سے بچنے اور نظر بد کے برے اثرات سے بچنے کے لیے بھی ان آیات اور دعاؤں کے اثرات مسلم ہیں۔

## سحر سے حفاظت کی دعائیں

### سورة الفاتحة:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝  
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ  
الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ ۝

### آیۃ الکرسی پڑھنا:

نوٹ: ہر نماز کے بعد اور رات کو سوتے وقت پڑھیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۝ اَلْحَىُّ الْقَيُّوْمُ ۝ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۝ لَهٗ مَا فِى  
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۝ مَنْ ذَا الَّذِىْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۝ يَعْلَمُ مَا  
بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۝ وَلَا يُحِيطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَاءَ ۝  
وَسِعَ كُرْسِيُّهٗ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۝ وَلَا يَـُٔودُهٗ حِفْظُهُمَا ۝ وَهُوَ الْعَلِىُّ  
الْعَظِيْمُ ﴿٢٥٥﴾

### چار قل:

ہر فرض نماز کے بعد اور صبح اور شام تین مرتبہ پڑھ کر ہاتھوں پر پھونک کر اپنے سارے  
جسم پر پھیرنا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ۝ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۝ وَلَا أَنْتُمْ عِبُدُونَ مَا

أَعْبُدْ ۚ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُمْ ۚ وَلَا أَنْتُمْ عِبُدُونَ مَّا أَعْبُدُ ۖ  
لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ۝

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۖ وَلَمْ يُولَدْ ۖ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ  
كُفُوًا أَحَدٌ ۝

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا  
وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ إِلَهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ  
الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ۝ مِنَ  
الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

سورة البقرہ کی آخری آیات:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ  
یَحِاسِبْکُمْ بِهٖ اللّٰهُ ۚ فِیْ غَفُوْرٍ لِّمَنْ یَّشَآءُ وَ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ  
شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ اَمَنْ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ ۚ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۚ کُلٌّ  
اَمِنْ بِاللّٰهِ وَ مَلٰئِکَتِهٖ وَ کُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۚ  
وَقَالُوا سَمِعْنَا وَ اطَعْنَا ۚ غَفَرَ لَکَ رَبُّنَا وَ اِلَیْکَ الْمَصِیْرُ ۚ لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ

نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا  
 إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إَصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى  
 الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا  
 وَاعْفِرْ لَنَا وَإِنَّا حَمَنَّا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿١١٦﴾

سورہ اعراف اور سورہ طہ کی آیات:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ﴿١١٧﴾ فَوَقَّعَ  
 الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١١٨﴾ فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوا صَغِيرِينَ ﴿١١٩﴾ وَ  
 أَلْقَى السَّحَرَةُ سُجُودِينَ ﴿١٢٠﴾ قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٢١﴾ رَبِّ مُوسَى  
 هَارُونَ ﴿١٢٢﴾ (الاعراف: 117-122)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْإِلَٰهَ عَلَىٰ ﴿١٢٠﴾ وَأَلْقِ مَا فِي يَمِينِكَ تَلْقَفُ مَا صَنَعُوا  
 إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدٌ سِحْرٌ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَىٰ ﴿١٢١﴾ فَأَلْقَى السَّحَرَةُ  
 سُجَّدًا قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ هَارُونَ وَمُوسَىٰ ﴿١٢٢﴾ (طہ: 68-70)

سورہ الحشر کی آیات:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا  
 اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨﴾ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ  
 فَأَنسَاهُمْ أَنفُسَهُمْ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿١٩﴾ لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ

وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ ۝ لَوْ أَنَّنَا هَذَا الْقُرْآنَ  
 عَلَى جَبَلٍ لَّرَأَيْنَاهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۖ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ  
 نَضْرِ بِهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۝ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ عَلِيمُ  
 الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۖ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ۝ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ  
 الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيَّمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۖ سُبْحَانَ  
 اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ  
 الْحُسْنَى ۖ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝  
 (الحشر: 24-18)

### سورة الانشراح:

ہر رات سوتے وقت اور صبح کے وقت پڑھیں:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۖ وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ۖ  
 ظَهَرَكَ ۖ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۖ فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۖ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ  
 يُسْرًا ۖ فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ ۖ وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَانْصَبْ ۝

یہ ساری آیات اور دعائیں سحر، نظر، جنات اور شیاطین کے شر سے حفاظت کے لیے  
 مجرب ہیں اور ماثورہ ہونے کی وجہ سے باعث ثواب بھی ہیں، اسی طرح مزید صبح شام کی  
 ماثورہ دعائیں نیند اور بیداری کی دعائیں، گھر سے نکلنے اور داخل ہونے کی دعائیں بھی مفید  
 ہیں۔

## ہر قسم کے وائرس اور وبائی بیماریوں سے حفاظت کے لیے ماثورہ دعائیں

(۱) ”حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی شخص کو کسی مصیبت میں مبتلا دیکھے تو یہ دعا پڑھے، وہ زندگی بھر اُس مصیبت سے محفوظ رہے گا:  
”الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِنْمَا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِيْ عَلَى كَثِيْرٍ مِّنْ خَلْقٍ تَفْضِيْلًا“۔

ترجمہ: ”سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے اس مصیبت سے بچایا جس میں تجھے مبتلا کیا اور مجھے اپنی بہت سی مخلوقات پر فضیلت دی، (ترمذی: 3431)۔“  
(۲) ”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے:  
”اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَيِّئِ الْاَسْقَامِ“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں برص، جنون، کوڑھ اور تمام مہلک بیماریوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں، (ابوداؤد: 1554)۔“  
(۳) ”حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کی شام یہ دعا بکثرت پڑھتے تھے:  
”اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَجِيْ عُرْبِهِ الرِّیْحُ“۔  
ترجمہ: ”اے اللہ! میں (ہر ایسی وبا سے) تیری پناہ میں آتا ہوں، جسے ہوا لے کر آتی ہے، (سنن ترمذی: 3520)۔“

(۴) ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام یہ دعا پڑھتے تھے:  
”اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللّٰهُمَّ اِنِّیْ

أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي، اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي، وَآمِنْ رَوْعَاتِي، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْ وَ مِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي“۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں عافیت کا طلبگار ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے عفو و درگزر، اپنے دین و دنیا، اہل و عیال اور مال میں عافیت کی التجا کرتا ہوں، اے اللہ! ہمارے عیوب پر پردہ فرما، ہماری شرمگاہوں کی حفاظت فرما اور ہمیں خوف و خطرات سے محفوظ اور مامون فرما، اے اللہ! تو ہمارے آگے اور پیچھے سے، دائیں اور بائیں سے، اوپر سے حفاظت فرما اور میں اس بات سے تیری عظمت کی پناہ میں آتا ہوں کہ میں نیچے سے کسی آفت میں مبتلا ہو جاؤں (جیسے دھنس جانا یا زلزلہ وغیرہ)، (ابوداؤد: 5074)۔“

(5) ”خولہ بنت حکیم بیان کرتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کسی مقام پر اترے اور یہ دعا پڑھے تو وہاں سے روانہ ہونے تک اُسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی: ”أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّمَاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ“۔“

ترجمہ: ”میں اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ ہر شے سے اُس کے کامل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں، (صحیح مسلم: 2708)۔“

(۶) ”حضرت عثمان بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دن اور رات کے آغاز میں تین مرتبہ یہ دعا پڑھی تو اس دن اور رات کو اُسے کوئی چیز ضرر نہیں پہنچائے گی: ”بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّبِيحُ الْعَلِيمُ“۔“

ترجمہ: ”اللہ کے نام سے کہ اُس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان میں کوئی چیز ضرر نہیں پہنچا سکتی اور وہ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے، (مسند احمد: 474)۔“



## صلوٰۃ حاجات

(۱) حضرت شاہ عبدالعزیز نے اپنے والد بزرگوار حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہما سے قضائے حاجات کے لیے نفل پڑھنا بیان فرمایا: قارئین کے فائدے کے لیے ان کی ترتیب لکھی جاتی ہے، آپ لکھتے ہیں:

”مجھے میرے والد مرشد نے اجازت فرمائی ہے: انسان مشکلات کی حاجت براری کے لیے چار رکعت نوافل پڑھے، پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ”لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَنَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ، فَاسْتَجِبْنَا لَهُ وَنَجِّنُهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَلِكَ نُخَيِّرُ الْمُؤْمِنِينَ“ سو بار پڑھے، دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد ”رَبِّ اِنِّي مَسْنِي الظُّرِّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ“ سو بار پڑھے، تیسری رکعت میں فاتحہ کے بعد ”وَأَفْوِضْ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ“ سو بار پڑھے، چوتھی رکعت میں فاتحہ کے بعد ”حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ“ سو بار پڑھے، پھر سلام پھیر کر سو بار یہ پڑھے: ”رَبِّ اِنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ“۔

شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ چاروں آیتیں اسم اعظم ہیں، ان کے وسیلے سے جو سوال کیا جائے اور جو دعا کی جائے، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول ہوتی ہے، (ضیاء القرآن ج: 3 ص: 184)۔

(۲) علامہ ابن قیم جوزیہ اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں:

”ابوبکر محمد بن عمر نے کہا: میں ابوبکر بن مجاہد کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اچانک شبلی آ گئے تو ابوبکر بن مجاہد ان کے لیے کھڑے ہوئے، ان سے معافہ کیا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا، میں نے کہا: یا سیدئی! تمام بغداد کے لوگ تو شبلی کو دیوانہ کہتے ہیں اور آپ نے اس کی اس قدر تعظیم کی، انہوں نے کہا: میں نے اس کے ساتھ وہی کیا ہے، جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے ساتھ کرتے ہوئے دیکھا ہے، میں نے ایک دن خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی، شبلی آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لیے کھڑے ہو گئے

اور اس کی پیشانی پر بوسہ دیا، میں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ شبلی کی اس قدر عزت افزائی کر رہے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص ہر نماز کے بعد یہ آیت پڑھتا ہے:

”لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ“۔

ترجمہ: ”بے شک تمہارے پاس تم میں سے ایک عظیم رسول تشریف لائے، ان پر تمہارا مشقت میں پڑنا سخت گراں ہے، وہ تمہاری بہت بھلائی چاہنے والے ہیں اور مومنوں پر نہایت رحیم اور بے حد مہربان ہیں، (التوبہ: 128)۔“

اس آیت کے بعد تین بار مجھ پر درود پڑھتا ہے اور کہتا ہے: ”صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ“، پھر جب میرے پاس شبلی آئے تو میں نے ان سے پوچھا: آپ ہر نماز کے بعد کیا پڑھتے ہیں، تو انہوں نے اسی طرح بیان کیا، (جلاء الأفهام، ص: 434)۔“

## حفاظت کا عمل

امام احمد علی دیربی لکھتے ہیں:

”لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ“، اِنَّ مَنْ قَرَأَ فِي يَوْمٍ لَمْ يَهْتُمْ كَمَا رَوَى عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِي رِوَايَةٍ: لَمْ يَقْتُلْ وَلَمْ يَضْرِبْ بِحَدِيدَةٍ وَإِنْ قَرَأَهَا فِي لَيْلَةٍ فَلَهُ فِي مِثْلِ ذَلِكَ“۔

ترجمہ: ”جس نے دن کو یہ آیت پڑھی تو وہ اس دن نہیں مرے گا، جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے، ایک روایت میں ہے: وہ قتل نہیں ہوگا اور نہ کسی تیز دھار آلے سے اس کو چوٹ لگے گی اور اگر رات کو پڑھے تو بھی اسی طرح ہوگا“۔

”حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ“، مَنْ قَرَأَهَا سَبْعَ مَرَّاتٍ حَصَلَتْ لَهُ الْكَفَايَةُ مِنَ الْهُمُومِ الدُّنْيَوِيَّةِ وَالْآخِرَوِيَّةِ“۔

جو اس آیت کو سات مرتبہ پڑھے گا، اس کو دُنوی اور اُخروی مصیبتوں سے نجات

ملے گی، (مُجَرَّبَاتِ دِيرَبِي، ص: 42)۔

علامہ شُرَنبَلَاہی لکھتے ہیں:

”قَالَ الْإِمَامُ النَّسْفِيُّ فِي الْكَافِي: مَنْ قَرَأَ أَى السَّجْدَةِ كُلِّهَا فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ وَسَجَدَ لِكُلِّ مِنْهَا كَفَّاهُ اللَّهُ مَا أَهَمَّهُ“۔

ترجمہ: ”امام نسفی نے اَلْكَافِي میں لکھا ہے: جو تمام (چودہ) آیاتِ سجدہ کو ایک مجلس میں پڑھے اور ہر آیت کو پڑھتے ہوئے سجدہ تلاوت کرتا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجات کے لیے کافی ہے، (نور الايضاح: ص: 115)۔“

## مفتی اعظم پاکستان مفتی منیب الرحمن۔۔۔ مختصر تعارف

مفتی منیب الرحمن اہلسنت وجماعت کے مُعتمد وثقہ مفتی اور دینی رہنما ہیں ،  
 ”تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان“ کے صدر اور تمام مسالک کے دینی مدارس  
 وجامعات کی تنظیمات کے الائنس ”اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان“ کے جنرل  
 سیکریٹری ہیں۔ دارالعلوم جامعہ نعیمیہ کراچی کے بانی جنرل سیکریٹری اور 1993ء سے  
 مینجنگ ٹرسٹی ہیں۔ 2001ء تا 2020ء بیس سال تک مرکزی رویت ہلال کمیٹی  
 پاکستان کے چیرمین رہے ہیں۔ 2001ء سے 2004ء تک اسلامی نظریاتی کونسل  
 پاکستان کے رکن رہے ہیں۔ آپ مسلم کمرشل بینک لمیٹیڈ اسلامک بینک (MIB) اور  
 داؤد فیملی کافل لمیٹیڈ کے شریعہ بورڈ کے چیرمین ہیں، ایس ای سی پی کے شریعہ بورڈ کے  
 بھی رکن رہے ہیں، آپ ریٹائرڈ پروفیسر آف اسلامک اسٹڈیز ہیں۔ دینی تعلیم کے  
 ساتھ ساتھ ایم اے، ایل ایل بی بھی ہیں۔ آپ کے فتاویٰ کے فتاویٰ کے مجموعے  
 ”تفہیم المسائل“ کی بارہ مجلّات طبع ہو چکی ہیں، دیگر مُتعدد تصانیف بھی ہیں، الحمد للہ  
 اُن کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ امریکہ و یورپ، سینٹرل ایشیاء، شرقِ اوسط  
 اور شرقِ بعید و دیگر ممالک میں عالمی کانفرنسوں، سیمیناروں اور ”بین المذاہب مکالموں“  
 میں شرکت کرتے رہے ہیں، آپ تمام مسالک کے درمیان قابلِ احترام ہیں۔